الحمد للہ

رسالہ مبارکہ مسمی بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۳۱۲

مصنفہ حضرت عالم اہل سنت مدظلہ العالی

جسمین پیشوائے وہابیہ وغیرہ وہابیہ غیر مقلدین کے اقوال ضلال کا کلمات کفریہ ہونا تصریحات ائمہ معتمدین وعلمائے دین سے ثابت فرماکر پھر حکم یہی فرمایا ہے کہ ہم بنظر احتیاط تکفیر نہیں کرتے

سل السیوف الہندیہ مین اونکے سات کفریات ذکر فرمائے تھے اسمین ستر بیان مین آگئے

مع رسالہ مسمے بنام تاریخی

صمصام سنت بگلوی نجدیت

مصنفہ جناب مولانا قاضی حاجی محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی دام بالا یادی

جسمین پیشوائے وہابیہ کے کلمات کفریات سے بعض حضرات وہابیہ کے اعتذار بارد کو رد کیا

حسب فرمایش قاضی صاحب موصوف

مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی میں چھپا

فہرست مضامین رسالہ کوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ

بقیہ فہرست مضامین رسالہ کوکبۃ الشہابیہ علی کفریات ابی الوہابیہ

والذین یؤذون رسول اللہ لہم عذاب الیم

الحمد للہ اثبات ضلالت وہابیہ مین یہ مبارک رسالہ جس مین
اُنکے پیشواؤں کی کتابون سے اُسکے اقوال اور کتب ائمہ علماء سے اونپر
حکم کفر و ضلال بہ نشان صفحات نقل کیے ہین بنام تاریخی

الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ

۱۳۱۲ھ

از تصانیف جلیلہ صاحب تحقیقات زاہرہ و تالیفات قاہرہ
مجدد مائۃ حاضرہ حامی سنن ماحی فتن افضل المحققین حضرت مولانا
مولوی محمد احمد رضا خان صاحب قادری برکاتی بریلوی فیضہم القوی

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی مین طبع ہوا

محمد ارشاد علی لوح نویس [illegible] مطبع اہلسنت بریلی

الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیۃ ۱۳۱۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از بدایون مرسلہ مولانا مولوی محمد فضل المجید صاحب
قادری فاروقی سلمہم اللہ تعالےٰ ۲۲ جمادی الاولیٰ ۱۳۱۲ھ

بخدمت بابرکت مولانا مرجع الفتاویٰ والمفتین ملاذ العلماء المحققین جناب
مولوی احمد رضا خان صاحب اللہم ادم افاضاتہم وافاداتہم۔ السلام علیکم
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ وہابیہ غیر مقلدین جو تقلید ائمہ اربعہ کو
شرک کہتے ہیں جس مسلمان کو مقلد دیکھیں اُسے مشرک بتاتے ہیں دہلی والے اسمٰعیل
مصنف تقویۃ الایمان و صراط المستقیم و ایضاح الحق و یکروزی
و تنویر العینین کو اپنا امام و پیشوا بتاتے اُسکے اقوال کو حق و ہدایت جانتے
اور اُسکے مطابق اعتقاد رکھتے ہیں ہمارے فقہائے کرام پیشوایان مذہب کے نزدیک
اُنپر اور اُنکے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الجواب

الحمد للہ الذی ارسل رسولہ شاہدا ومبشرا ونذیرا لتؤمنوا
باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ بجنانکم ولسانکم فجعل تعظیمہ وتوقیرہ
وتعزیزہ وتعزیرہ ھو الرکن الرکین لدینکم الحق وایمانکم

ف۱ یہ خطبہ قرآنی آیتون اور ایمانی ہدایتون پر مشتمل ہے تعمیم فائدہ کے لیے اُن آیات اور زبان اردو مین اُن ہدایات کے طرف اشارہ سنیے آیت اولیٰ انا ارسلنٰک شاہدا ومبشرا ونذیرا بیشک ہمنے تمھین بھیجا گواہ اور خوشی اور ڈر سناتا کہ جو تمھاری تعظیم کرے اُسے فضل عظیم کی بشارت دو اور جو معاذ اللہ بے تعظیمی سے پیش آئے اُسے عذاب الیم کا ڈر سناؤ۔ اور جب وہ شاہد و گواہ ہوے اور شاہد کو مشاہدہ درکار تو بہت مناسب ہوا کہ امت کے تمام افعال واقوال واعمال واحوال اُنکے سامنے ہون۔ طبرانی کی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ ان اللہ رفع لی الدنیا فانا انظر الیہا والی ما ھو کائن فیہا الی یوم القیٰمۃ کانما انظر الی کفی ہذہ بیشک اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے دنیا اُٹھالی تو مین دیکھ رہا ہون اُسے اور جو کچھ اُس مین قیامت تک ہونے والا ہے جیسے اپنی اس ہتھیلی کو دیکھ رہا ہون صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ مدظلہ

ف۲ آیت ۲ لتؤمنوا باللہ ورسولہ وتعزروہ وتوقروہ ۔ یہ رسول کا بھیجنا کس لیے ہے خود فرماتا ہے اس لیے کہ تم اللہ و رسول پر ایمان لاؤ اور رسول کی تعظیم و توقیر کرو۔ معلوم ہوا کہ دین و ایمان محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم کا نام ہے جو اُنکی تعظیم مین کلام کرے اصل رسالت کو باطل و بیکار کیا چاہتا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ ۱۲

[illegible]

وحرم٥١ علیکم ان ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی او تجهروا له بالقول
کجهر بعضکم لبعض فتحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون بخسرانکم؛ و
جعل٥٢ طاعته طاعته وبیعته٥٣ بیعته فان بایعتم نبیکم فانما فوق
ایدیکم ید رحمانکم؛ وقرن٥٤ اسمه الکریم باسمه العظیم فی الاغناء٥٥

---

٥١ آیت ۳ یاایها الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی
ولا تجهروا له بالقول کجهر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون
اے ایمان والو نہ بلند کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز پر اور اُسکے حضور چلّا کر نہ بولو جیسے آپس میں
ایک دوسرے کے سامنے چلّاتے ہو کہیں تمہارے عمل اکارت نہو جائیں اور تمہیں خبر نہو۔ امیر
المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روضۂ انور کے پاس کسیکو اونچی آواز سے بولتے دیکھا فرمایا کیا اپنی
آواز نبی کی آواز پر بلند کرتا ہے اور یہی آیت تلاوت کی ۱۲ ٥٢ آیت ۴ من یطع
الرسول فقد اطاع اللہ جسنے رسول کی اطاعت کی اوس نے اللہ کی اطاعت کی ۱۲ ٥٣
آیت ۵ ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیهم
بیشک جو لوگ تجھسے بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں اللہ کا ہاتھ ہے اُنکے ہاتھوں پر ۱۲
٥٤ اللہ عزوجل نے بیشمار امور میں اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام پاک اپنے نام اقدس سے ملایا
کہیں اصل شان اپنی تھی اُسمیں حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر بھی شامل فرمایا کہیں اصل معاملہ حبیب
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تھا اُسکے ساتھ اپنے ذکر والا سے اعزاز بڑھایا آئندہ کی آٹھ آیتیں
اسکے بیان میں ہیں مسلمان دیکھے اور ایمان تازہ کرے ۱۲ منہ مدظلہ ٥٥ آیت ٦
اغنٰهم اللہ ورسوله من فضله انہیں دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اپنے فضل ۱۲

الایتاء ورجاء العطاء والتقدیر والقضاء والتماده والارضاء

له آیت ۷ ولو انهم رضوا ما اٰتٰهم الله ورسوله وقالوا حسبنا
الله سیؤتینا الله من فضله ورسوله اور کیا خوب تھا اگر وہ راضی ہوتے
اسپر جو انھین دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے اور کہتے ہمین اللہ کافی ہے اب دیتا ہی ہمین اللہ اپنے
فضل سے اور اسکا رسول ۱۲ سله آیت ۸ یا یها الذین اٰمنوا لا تقدموا بین
یدی الله ورسوله ای ایمان والو اللہ و رسول سے آگے نہ بڑھو ۱۲ سله آیت ۹
ما کان لمؤمن ولا مؤمنة اذا قضی الله ورسوله امرا ان یکون لهم الخیرة
من امرهم ومن یعص الله ورسوله فقد ضل ضلالا مبینا ۰ نہین پہونچتا
کسی مسلمان مرد نہ عورت کو کہ جب اللہ و رسول کوئی بات اُنکے معاملے مین ٹھہرا دین تو انھین
اپنے کام کا کچھ اختیار باقی رہے اور جو حکم نمانے اللہ اور رسول کا وہ صریح گمراہ ہوا بہک کر ۱۲
عه آیت ۱۰ لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الاٰخر یوادون
من حاد الله ورسوله ولو کانوا اٰباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم
تو نپائیگا انھین جو ایمان لاتے ہین اللہ اور پچھلے دن پر کہ دوستی کرین اللہ و رسول کے مخالف سے چاہے
وہ اپنے باپ یا بیٹے یا بھائی یا عزیز ہی ہون ۱۲ هه آیت ۱۱ والله ورسوله احق
ان یرضوه ان کانوا مؤمنین ۰ الم یعلموا انه من یحادد الله ورسوله
فان له نار جهنم خالدا فیها ذٰلك الخزی العظیم ۰ اللہ و رسول زیادہ مستحق ہین
اسکے کہ یہ لوگ اُنھین راضی کرین اگر ایمان رکھتے ہین کیا انھین خبر نہین کہ جو مقابلہ کرے اللہ
و رسول سے تو اُسکے لیے دوزخ کی آگ ہے جسمین ہمیشہ رہیگا اور وہی بڑی رسوائی ہے ۱۲

والنصح عه والایذاء فی قرانکم۔ ورفع شانه وعظم مکانه فمیزامره
عن امور من عداه فما کان لیوزن بمیزانکم
تجعلون عه الحصی کالدرر اوالدم کالمسك ام تجعلون
العصف کریحانکم۔ فقد هداکم ربکم ان لا عه تجعلوا دعاء
الرسول بینکم کدعاء بعضکم بعضا من اب او مولی او
سلطانکم۔ وقال للذین ارسلوا السنتهم فی شانه العظیم

عه آیت ۱۲ اذا نصحوا للّٰه ورسوله جب خلوص رکھین اللہ ورسول کیساتھ

عه آیت ۱۳ ان الذین یؤذون اللّٰه ورسوله لعنهم اللّٰه فی الدنیا والاخرة واعد لهم عذابا مهینا ۵ بیشک جولوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور رسول کو اللہ نے اُنپر لعنت کی دنیا و آخرت مین اور اُنکے لیے طیار کر رکھی ذلت کی مار۔ یہ معاملہ خاص حبیب کا ہی اللہ کو کون ایذا دیسکتا ہی مگر وہان تو جو معاملہ رسول کیساتھ برتا جاے اپنے ہی ساتھ قرار پایا ۱۲

عه یعنی جب تم خود کنکر کو موتی خون کو مشک بھُس کو پھول کی طرح نہین سمجھتے تو رسول کے معاملے کا اورون پر کیا قیاس کرتے ہو یہان تو کوئی نسبت ہی نہین ہو سکتی جب اُنکے ابن اکرم حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین۔ لاتقیسونی باحد ولا تقیسوا علی احدا مجھے کسی پر قیاس نکرو نہ کسیکو مجھسے نسبت دو تو خود حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہی واللہ اکبر ۱۲

عه یہ آیت ۱۴ ہی کہ رسول کا پکارنا اپنے مین ایسا نہ ٹھہرالو جیسے ایک دوسرے کو پکارتے ہو اب ایک دوسرے مین باپ اور مولیٰ اور بادشاہ سب آگئے۔ اسیلیے علما فرماتے ہین نام پاک لیکر ندا کرنا حرام ہی اگر روایت مین مثلاً یا محمد آیا ہو تو اوسکی جگہ بھی یا رسول اللہ کہے اس مسئلہ کا بیان عظیم الشان فقیر کے رسالہ تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین مین دیکھیے ۱۲ منہ

۱۳۰۵ھ

ابالله وايته ورسوله كنتم تستهزءون ٥ لا تعتذروا قد

ف۔ یہ آیت ۱۵ ھ غزوہ تبوک کو جاتے منافقون نے تخلیہ مین نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے خلاف شان کچھ کہا جب سوال ہوا عذر کرنے لگے اور بولے ہم تو یونہی آپس مین ہنستے تھے اللہ تعالیٰ نے فرمایا قل اباللہ وایتہ ورسولہ الآیہ ای نبی انسے فرمادے کیا اللہ اور اسکی آیتون اور اُسکے رسول کے معاملہ مین ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوچکے ایمان لاکر۔ **اقول** اس آیت سے تین فائدے حاصل ہوئے **اول** یہ کہ جو رسول کی شان مین گستاخی کرے وہ کافر ہوجاتا ہے اگرچہ کیسا ہی کلمہ پڑھتا اور ایمان کا دعویٰ رکھتا ہو کلمہ گوئی اُسے ہرگز کفر سے نہ بچائیگی **دوم** یہ جو بعض جاہل کہنے لگتے ہین کہ کفر تو دل سے متعلق ہے نہ زبان سے جب وہ کلمہ پڑھتا ہے اور اُسکے دلمین کفر ہونا معلوم نہین تو ہم کسی بات کے سبب اُسے کیونکر کافر کہین محض خبط اور نری جھوٹی بات ہے جسطرح کفر دل سے متعلق ہے یونہین ایمان بھی زبان سے کلمہ پڑھنے پر مسلمان کیسے کہا یونہین زبان سے گستاخی کرنے پر کافر کہا جائیگا اور جب بغیر اکراہ شرعی کے ہے تو اللہ کے نزدیک بھی کافر ہوجائیگا اگرچہ دل مین اس گستاخی کا معتقد نہو کہ بے اعتقاد کہنا ہزل و مسخرہ ہے اور اسی پر رب العزۃ فرماچکا تم کافر ہوگئے۔ اپنے ایمان کے بعد۔ اسکی تحقیق ہمارے رسالہ **البارقۃ اللمعاء علی سامد نطق بالکفر طوعا** ۱۳۰۴ھ مین ہے **سوم** کھلے ہوئے لفظون مین عذر و تاویل مسموع نہین آیت فرماچکی کہ حیلے نہ گڑھو تم کافر ہوگئے **تنبیہ** یہان اللہ عزوجل نے انہین کلمات گستاخی کو وجہ کفر بتایا اور اُنکے مقابل کلمہ گوئی و عذر جوئی کو مردود ٹھہرایا یہان اُنکے کفر سابق مخفی کی بحث نہین کہ قد کفرتم بعد ایمانکم فرمایا ہے تم مسلمان ہوکر کافر ہوگئے نہ کہ قد کنتم کافرین تم پہلے ہی سے کافر تھے۔ یہ فائدے خوب یاد رکھنے کے ہین وباللہ التوفیق ۱۲ منہ مدظلہ

كفرتم بعد ايمانكم - فيا ايها المنافقون المردة الفاسقون الخزاعم كبير كمران ٢

مدح الرسول كمدح بعضكم بعضا بل اقل منه في حسبانكم - قد بدت ٣ البغضاء

ف١ نفاق دو قسم ہے عقدی و عملی نفاق عملی کے بیان مین فقیر نے ایک رسالہ حافلہ مسمی بہ
انبار الحذاق بمسالک النفاق ١٣٠٣ھ لکھا اور آیات و احادیث کثیرہ غزیرہ سے اسکی وجوہ
وصور کو ظاہر کیا جو اس رسالے کے غیر مین مجموعاً نملینگی وہان سے ان حضرات کے نفاق کا ثبوت لیجیے ١٢ منہ

ف٢ اللہ تو فرمائے رسول کے حضور چلا کر نہ بولو جیسے ایک دوسرے کے سامنے چلا لیتے ہو اور فرمائے رسول کا
پکارنا آپس مین ایک دوسرے کا سا پکارنا نہ ٹھہرالو اور **تقویۃ الایمان** والا کہے رسول
کی ایسی ہی تعریف کرو جیسے باہم ایک دوسرے کی کرتے ہو بلکہ اسمین بھی کمی کرو انا للہ
وانا الیہ راجعون ۰ ف٣ قال اللہ تعالی قد بدت البغضاء من افواههم
وما تخفی صدورهم اكبر قد بينا لكم الايت ان كنتم تعقلون ۰ ها انتم
اولاء تحبونهم ولا يحبونكم وتؤمنون بالكتب كله واذا لقوكم قالوا
امنا واذا خلوا عضوا عليكم الانامل من الغيظ قل موتوا بغيظكم
ان اللہ عليم بذات الصدور ۰ ظاہر ہو چکی ہے دشمنی انکی باتون سے اور وہ
جو انکے دلون مین دبی ہے اس سے بھی زیادہ ہے ہمنے صاف بیان فرما دین تمہارے لیے نشانیان
اگر تمہین سمجھ ہو - دیکھو یہ جو تم ہو تم تو انہین چاہتے ہو اور وہ تمہین نہین چاہتے اور تم پوری
کتاب پر ایمان لاتے ہو اور جب وہ تم سے ملتے ہین تو کہتے ہین ہم مسلمان ہین اور جب تنہا
ہوتے ہین تو تم پر غصے مین اپنی انگلیان چباتے ہین تو فرما دے مر جاؤ گھٹ گھٹ کر خدا
خوب جانتا ہے دلونکی بات **اقول** اس آیت سے بھی دو فائدے ملے ایک یہ کہ دل کے بخار
کیساتھ زبانی اقرار کلمہ گوئی کی پکار کوئی چیز نہین دوسرے یہ کہ دل کا بخار زبانی باتون سے بے ظاہر ہو جاتا ہے ١٢ منہ

من افواههكم وما تخفی صدورکم اکبر والله مخرج اضغانکم. استحوذ
علیکم الشیطن فانساکم ذکر الله وتعظیم الرسول وقد نطق
القرآن بخذلانکم. زادفاءکم الشیطن نقطا من شینه
وناءکم التدویر من دائرة نونه فاراکم **تقویة الایمان**
فی تفویت ایمانکم. ما کان الله لیذر المؤمنین
علی ما انتم علیه حتی یمیز الخبیث من الطیب وما الله
بغافل عن کفرانکم. فلا ورب محمد لا تؤمنون حتی یکون احب
الیکم من والدکم وولدکم والناس اجمعین والروح الذی بین
جسمانکم. صلی الله تعالی وبارک وسلم علیه وعلی آله الکرام
وصحبه العظام وخادمی سنته القیام بردزیغکم وطغیانکم.
ورزقنا حبه الصادق فی غایة الاعظام وادامة ذکره الی
یوم القیام وان کان فیه رغم انوفکم واسخان اعیانکم
امین یا ارحم الرحمین والحمد لله رب العلمین وصلی الله
تعالی علی سیدنا ومولانا محمد وآله وصحبه اجمعین

له قال الله تعالی استحوذ علیهم الشیطن فانساهم ذکر الله اولئک
حزب الشیطن الا ان حزب الشیطن هم الخسرون ٥ غالب آگیا انپر شیطان سو
بھلا دی انہیں خدا کی یاد وہ شیطان کے گروہ ہیں سن لو شیطان ہی کے گروہ نقصان میں ہیں علماء مدینہ
طیبہ نے وہابیہ کے حق میں یہی آیت لکھی اور خود حدیث **صحیح بخاری** سے انکا قرن الشیطان ہونا ثابت ہے ۱۲

بلاشبہہ وہابیہ مذکورین اور اونکے پیشوائے مسطور پر بوجوہ کثیرہ قطعًا یقینًا کفر لازم اور
حسب تصریحات جماہیر فقہاے کرام اصحاب فتاوی اکابر واعلام رحمہم اللہ الملک
المنعام اُنپر حکم کفر ثابت وقائم اور بظاہر اُنکا کلمہ پڑھنا اُس حکم کا نافی اور اُنکو نافع نہین
ہوسکتا آدمی فقط زبان سے کلمہ پڑھنے یا اپنے آپکو مسلمان کہنے سے مسلمان نہین ہوتا
جبکہ اُسکا قول یا فعل اُسکے اس دعوے کا مکذب ہو کیا اگر کوئی شخص اپنے آپکو مسلمان کہے
کلمہ پڑھے بلکہ نماز روزہ حج زکوٰۃ بھی ادا کرے باایںہمہ خدا اور رسول کی باتین جھٹلائے یا خدا
ورسول و قرآن کی جناب مین گستاخیان کرے یا زنار باندھے بت کے لیے سجدے مین
گرے تو وہ مسلمان قرار پاسکتا یا عادت کے طور پر وہ کلمہ پڑھنا اُسکے کام آسکتا ہے ہرگز نہین
ہم ابھی حاشیۂ خطبہ مین یہ مضمون آیات قرآنیہ سے ثابت کرچکے **درمختار** مطبع
ہاشمی صہ٣١٨ لواتے بھما علی وجہ العادۃ لم ینفعہ مالم یتبرأ ترجمہ
اگر عادت کے طور پر کلمہ پڑھا تو نفع نہ دیگا جب تک اپنی اُس کفری بات سے توبہ نہ کرے
انکے مذہبی عقیدون اور انکے پیشوائے مذہب کی کتابون مین بکثرت کلمات کفریہ ہین جنکی تفصیل کو
دفتر درکار اور خود انکے پیشوا نے اپنی کتاب تقویۃ الایمان مین (جسے یہ لوگ معاذ اللہ کتاب
آسمانی کی مثل جانتے اور اپنی مذہب کی مقدس کتاب مانتے ہین) اپنے اور اپنے سب
پیرودان کے کھلم کھلا کافر ہونیکا صاف اقرار کیا ہے مین پہلے ان کا وہ **اقراری کفر** نقل
کرون پھر بطور نمونہ صرف ستر کفریات انکے اور لکھون **رسول اللہ**
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک حدیث مین ختم دنیا کا حال ارشاد فرمایا ہے کہ زمانہ فنا
نہوگا جبتک لات و عزی کی پھر پرستش نہو اور وہ یون ہوگی کہ اللہ تعالے ایک پاکیزہ
ہوا بھیجیگا جو ساری دنیا سے مسلمانون کو اُٹھا لیگی جسکے دلمین رائی برابر بھی ایمان ہوگا

امام وہابیہ کا خود اپنے اقرار سے کافر ہونا

نیز وہابیہ کا اپنے امام کی تصریح سے کافر ٹھیرنا

وہ اٹھالیا جائیگا جب زمین مین نرے کافر رہجائینگے پھر بتون کی پوجا بدستور جاری ہوجائیگی
تقویۃ الایمان مطبع فاروقی دہلی سنہ ۱۲۹۳ھ صفحہ ۴۴ پر یہ حدیث بحوالہ مشکوۃ نقل کی
اور خود اسکا ترجمہ کیا کہ پھر بھیجیگا اللہ ایک باو اچھی سو جان نکال لیگی جسکے دل مین ہوگا ایک
رائی کے دانے بھر ایمان سو رہجائینگے وہی لوگ کہ جنمین کچھ بھلائی نہین سو پھر جاوینگے اپنے باپ
دادون کے دین پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ بھی صراحۃً ارشاد فرمادیا تھا کہ وہ ہوا
خروج دجال لعین ونزول عیسی مسیح علیہ الصلاۃ والتسلیم کے بعد آئیگی **تقویۃ الایمان** مین حدیث
کے یہ لفظ بھی خود ہی نقل کیے اور اسکا ترجمہ کیا صفحہ ۴۵ نکلیگا دجال سو بھیجیگا اللہ عیسے بیٹے
مریم کو سو وہ ڈھونڈیگا اسکو پھر تباہ کردیگا اسکو پھر بھیجیگا اللہ ایک باو ٹھنڈی شام کیطرف سے
سو نہ باقی رہیگا زمین پر کوئی کہ اوسکے دلمین ذرہ بھر ایمان ہو مگر کہ مار ڈالیگی اسکو باینہمہ حدیث
مذکور لکھکر اسی صفحہ پر صاف لکھدیا سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا اب نہ خروج دجال
کی حاجت رہی نہ نزول مسیح کی ضرورت بلکہ انکے نصیبون وہ ہوا ابھی چلگئی تمام مسلمانون کے
کافر مشرک بنانے کے لیے ختم دنیا کی حدیث صاف صاف اپنے زمانۂ موجودہ پر جمادی اور کچھ
پرواہ نہ کی کہ جب یہ وہی زمانہ ہے جسکی اس حدیث نے خبر دی اور وہ ہوا چل چکی اور جسکے دلمین
رائی برابر بھی ایمان تھا مر گیا اب تمام دنیا مین نرے کافر ہی کافر رہگئے ہین تو یہ شخص خود اور اسکے
سارے پیرو کیا دنیا کے پردے سے کہین الگ بستے ہین یہ خود اپنے اقرار سے ٹھیٹ کافر ہوگئے بت پرست ہوئے
یہ خود انکا اقراری کفر تھا اب گنئیے کہ علمائے کرام فقہائے عظام کی صریح تصریحون سے انپر کتنی وجہ کفر لازم
(کفر نمبر ۱) یہی اقرار کفر کہ جو اپنے کفر کا اقرار کرے وہ سچ کافر ہے **نوازل** فقیہ ابو اللیث
پھر **خلاصہ** پھر **تکملہ لسان الحکام** مطبوعہ مصر صفحہ ۵۷ رجل قال انا ملحد یکفر
ترجمہ جو اپنے الحاد کا اقرار کرے کافر ہو **اشباہ** فن ثانی کتاب السیر باب الردۃ قیل لہا انت

کافرۃ فقالت انا کافرۃ کفرت ترجمہ کسی نے کہا تو کافرہ ہے کہا مین کافرہ ہون کافرہ ہوگئی فتاوی
عالمگیری مصری ج ۲ صفحہ ۲۷۹ مطبع سنہ ۱۳۱۰ مسلم قال انا ملحد یکفر ولو قال ما علمت انہ کفر لایعذر بہذا ترجمہ ایک
مسلمان اپنے ملحد ہونیکا اقرار کرے کافر ہوجائیگا اور اگر کہے کہ مین نجانتا تھا کہ اسمین مجھپر کفر عائد ہوگا
تو یہ عذر نہ سنا جائیگا (کفریہ ۲) اسی قول مین تمام امت کو کافر مانا یہ خود کفر ہے شفا شریف
امام قاضی عیاض صفحہ ۳۶۲ و صفحہ ۳۶۳ نقطع بتکفیر کل قائل قال قولا یتوصل بہ الی تضلیل الامۃ
ترجمہ جو کوئی ایسی بات کہے جس سے تمام امت کو گمراہ ٹھہرانے کیطرف راہ نکلے وہ یقینا کافر ہے
(کفریہ ۳) تقویۃ الایمان صفحہ ۲۰ غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب
چاہے کر لیجیے یہ اللہ صاحب کی ہی شان ہے یہان اللہ سبحنہ کے علم کو لازم وضروری نجانا۔
اور معاذ اللہ اسکا جہل ممکن مانا کہ غیب کا دریافت کرنا اسکے اختیار مین ہے چاہے دریافت کریگی
چاہے جاہل رہے یہ صریح کلمہ کفر ہے علمگیری ج ۲ صفحہ ۲۵۸ یکفر اذا وصف اللہ تعالی بما لا یلیق
بہ او نسبہ الی الجہل او العجز او النقص اھ مختصرا ترجمہ جو شخص اللہ تعالی کی ایسی شان بیان کرے
جو اسکے لائق نہین یا اسے جہل یا عجز یا کسی ناقص بات کیطرف نسبت کرے وہ کافر ہے
بحر الرائق طابع مصر ج ۵ صفحہ ۱۲۹ بزازیہ مطبع مصر ج ۳ صفحہ ۳۲۳ جامع الفصولین
مطبع مصر ج ۲ صفحہ ۲۹۵ لو وصف اللہ تعالی بما لا یلیق بہ کفر ترجمہ اگر اللہ تعالی کی شان مین
ایسی بات کہے جو اسکے لائق نہین کافر ہوگیا (کفریہ ۴) جب چاہے دریافت
کرنے کا صاف یہ مطلب کہ ابھی تک دریافت ہوا نہین ہان اختیار ہے کہ جب چاہے دریافت
کرلے تو علم الہی قدیم نہوا اور یہ کھلا کلمۂ کفر ہے علمگیری ج ۲ صفحہ ۲۶۲ لو قال علم خدا ے
قدیم نیست یکفر کذا فی التتارخانیۃ اھ ملخصا ترجمہ جو علم خدا کو قدیم نمانے کافر ہے ایسا
ہی تاتارخانیہ مین ہے (کفریہ ۵) ایضاح الحق مطبع فاروقی دہلی سنہ ۱۲۹۷

ص ۳۵ و ص ۳۶ تنزیہ او تعالیٰ از زمان و مکان و جہۃ و اثبات رویت بلا جہت فی محاذات (الیٰ قولہ) ہمہ از قبیل بدعات حقیقیہ ست اگر صاحب آن اعتقادات مذکورہ را از جنس عقاید دینیہ می شمارد اھ ملخصًا اسمین صاف تصریح ہی کہ اللہ تعالیٰ کو زمان و مکان و جہت سے پاک جاننا اور اُسکا دیدار بلا کیف ماننا بدعت و ضلالت ہی اسمین اُسنے تمام ائمہ کرام و پیشوایان مذہب اسلام کو معاذ اللہ بدعتی گمراہ بتایا شاہ عبد العزیز صاحب **تحفہ اثنا عشریہ** مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۲۴۳ھ ص ۲۵۵ مین فرماتے ہین عقیدہ سیزدہم آنکہ حق تعالیٰ را مکان نسبت و او را جہتے از فوق و تحت متصور نیست دلیلش است مذہب اہلسنت و جماعت **بحر الرائق** ج ۵ ص ۱۲۹ **علمگیری** ج ۲ ص ۲۵۹ یکفر باثبات المکان للہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کے لیے مکان ثابت کرنے سے آدمی کافر ہوجاتا ہی **فتاویٰ قاضی خان** مخر المطابع ج ۴ ص ۴۳۰ رجل قال خدائی برآسمان میداند کہ من چیزی ندارم یکون کفرا لان اللہ تعالیٰ منزہ عن المکان ترجمہ کسی نے کہا کہ خدا آسمان پر جانتا ہی کہ میرے پاس کچھ نہین کافر ہوگیا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ مکان سے پاک ہی **خلاصہ** کتاب الفاظ الکفر فصل ۲ جنس ۲ لو قال نردبان بنہ و بآسمان برائی و با خدای جنگ کن یکفر لانہ اثبت المکان للہ تعالیٰ ترجمہ یون کہنے والا کافر ہوگیا اسلیے کہ اُسنے اللہ تعالیٰ کے لیے مکان مانا (**کفریہ ۶**)

رسالہ یکروزی مطبع فاروقی ص ۱۴۴ بعد اخبار ممکن ست کہ ایشان را فراموش گردانیدہ شود پس قول بامکان وجود مثل اصلا منجر بتکذیب نصی از نصوص نگردد و سلب قرآن مجید بعد انزال ممکن است اہل حق نے کہا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مثل یعنی تمام صفات کمالیہ مین حضور کا شریک و ہمسر محال ہی اور بعض علما اُسپر دلیل لائے تھے کہ اللہ عزوجل نے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین فرمایا اگر حضور کا مثل یعنی دوسرا

ممکن ہو تو معاذ اللہ کذب الٰہی لازم آئے اسکے جواب مین شخص مذکور نے وہ کفری بول بولا
کہ اگر اللہ تعالیٰ قرآن مجید دلون سے بھلا کر ایسا کرے تو کس نص کی تکذیب ہوگی یہان صاف
اقرار کر دیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع مین جھوٹی ہو جانے مین تو حرج نہین حرج اسمین ہے
کہ بندے اُسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر انھین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کر دے تو تکذیب
کہان سے آئیگی کہ اب کسیکو وہ نص یاد ہی نہین جو جھوٹ ہو جانا بتائے غرض سارا ڈر
بندون کا ہے جب انکی مت ماردی پھر پرواہ کیا ہے تعالی اللہ عما یقول الظلمون
علوا کبیرا ہ **شفا شریف صفحہ ۳۶۱** من دان بالوحدانیة وصحة النبوة ونبوة
نبینا صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ولکن جوز علی الانبیاء الکذب فیما اتوا بہ ادعی فی ذلک المصلحة
بزعمہ اولم یدعہا فہو کافر باجماع **ترجمہ** جو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت نبوت کی حقانیت ہمارے
نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نبوت کا اعتقاد رکھتا ہو با اینہمہ انبیا علیہم الصلاۃ
والسلام پر اُن باتون مین کہ وہ اپنے رب کے پاس سے لائے کذب جائز مانے خواہ بزعم
خود اُس مین کسی مصلحت کا ادعا کرے یا نکرے ہر طرح بالاتفاق کافر ہے) حضرات انبیا
علیہم افضل الصلاۃ والثنا کا کذب جائز ماننے والا بالاتفاق کافر ہوا اللہ عزوجل کا کذب
جائز ماننے والا کیونکر بالاجماع کافر و مرتد نہوگا۔ اس مسئلہ مین شخص مذکور اور اُسکے کاسہ
لیسون کے اقوال سخت ہولناک و بیباک و ناپاک ہین جنکی تفصیل و تشریح اور انکے رد بلیغ
کی تنقیح ہماری کتاب سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح سے روشن (**کفریہ ۷**)
یکروزی صفحہ ۱۴۵ ۱۳۰۷ھ لا نسلم کہ کذب مذکور بمعنی مسطور باشد چہ عقد قضیۂ غیر مطابقہ للواقع
والقائے آن بر ملئکہ وانبیا خارج از قدرت الٰہیہ نیست والا لازم آید کہ قدرت انسانی ازید
از قدرت ربانی باشد اسمین صاف تصریح ہے کہ جو کچھ آدمی اپنے لیے کر سکتا ہے وہ سب

خدائے پاک کی ذات پر بھی روا ہو جسمین کھانا پینا سونا پاخانہ پھرنا پیشاب کرنا جلنا ڈوبنا مرنا
سب کچھ داخل لہٰذا اس قول خبیث کے کفریات حد شمار سے خارج (کفریہ ۸) **یکروزی**
صہ۱۴۵ عدم کذب را از کمالات حضرت حق سبحنہ می شمارند و اور اجل شانہ بآن مدح می کنند
برخلاف اخرس و جماد و صفت کمال ہمین ست کہ شخصے قدرت بر تکلم بکلام کاذب دارد بنا بر
رعایت مصلحت و مقتضائے حکمت بتنزہ از شوب کذب تکلم بکلام کاذب نماید ہمان شخص
ممدوح میگردد بخلاف کسیکہ لسان او ماؤف شدہ یا ہرگاہ ارادۂ تکلم بکلام کاذب نماید
آواز او بند گردد یا کسے دہن او را بند نماید این اشخاص نزد عقلا قابل مدح نیستند بالجملہ عدم
تکلم بکلام کاذب ترفعا عن عیب الکذب و تنزہا عن التلوث بہ از صفات مدح ست اھ ملخصا
اس مین صاف اقرار ہے کہ اللہ عزوجل کا جھوٹ بولنا ممتنع بالغیر بلکہ محال عادی بھی نہین کہ
گونگے کا بولنا ہرگز نہ محال بالذات نہ ممتنع بالغیر نہ ممتنع عقلی نہ محال شرعی صرف محال عادی
ہے اور وہ تصریح کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ایسا ہی نہین جیسا گونگے کا بولنا
کہ اللہ تعالیٰ کی تو اُس سے مدح کرتے ہین اور گونگے کی نہین تو ضرور ہوا کہ کذب الٰہی محال
عادی بھی نہو یہ صریح کفر ہے اور ساتھ ہی ایمان و دین و شرائع سب کا ابطال کہ جب خدا پر جھوٹ ہر طرح
روا ہی تو اُسکی کسی بات پر اطمینان کیا ہے (کفریہ ۹) اسی قول مین صراحۃً مان لیا کہ اللہ تعالیٰ
مین عیب و آلائش کا آنا جائز ہے مگر مصلحۃً ترفع کے لیے اُس سے بچتا ہے یہ صراحۃً اللہ عزوجل
کو قابل ہر گونہ نقص و عیب و آلودگی ماننا ہو کہ یہ بھی مثل کفریہ ہفتم ہزارون کفریات کا خمیرہ ہے
علمگیری قول مذکور در کفریہ ۱۳ **اعلام بقواطع الاسلام** مطبوعہ مصر سنہ ۱۲۹۳ صہ۱۵
من نفی او اثبت ما ہو صریح فی النقص کفر ترجمہ جو اللہ تعالیٰ کی شان مین کوئی ایسی بات نہ یا ہان
کہے جس مین کھلی منقصت ہو کافر ہو جائے (کفریہ ۱۰) اسی قول مین صدق الٰہی بلکہ اسکی

سب صفات کمال کو اختیاری مانا کہ معلوم عیب و آلائش سے بچنے کو انہیں اختیار کیا ہے
جسطرح کفریہ ۳ مین صفت علم غیب کو صراحۃً اختیاری کہا تھا اور جو چیز اختیاری ہو ضرور
حادث و نو پیدا ہوگی **شرح عقاید نسفی** طابع قدیم صـ۲۱ الصادر عن الشئی بالقصد
والاختیار یکون حادثًا بالضرورۃ ترجمہ جو کسی سے اُسکے قصد و اختیار سے صادر ہو وہ
بالبداہۃ حادث ہوگا) اور صفات الٰہی کو حادث ٹھہرانا کلمہ کفر ہے **فقہ اکبر** حضرت امام اعظم
ابو حنیفہ و **شرح فقہ اکبر** ملا علی قاری مطبع حنفی ۱۲۶۹ھ صـ۲۹ صفاتہ فی الازل غیر محدثۃ
ولا مخلوقۃ او محدثۃ او وقف فیہا او شک فیہا فہو کافر باللہ تعالیٰ ترجمہ اللہ تعالیٰ کی سب
صفتیں ازلی ہین نہ وہ نو پیدا ہین نہ مخلوق تو جو انہیں مخلوق یا حادث بتائے یا انمین توقف
یا شک کرے وہ کافر ہے (کفریہ ۱۱ تا ۱۹) اسی قول مین صاف بتایا کہ جن چیزون کی نفی
سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہے وہ سب باتین اللہ عزوجل کے لیے ہو سکتی ہین ورنہ تعریف
نہوتی تو اللہ تعالیٰ کے لیے سونا[11] اونگھنا[12] بہکنا[13] بھولنا[14] جورو[15] بیٹا[16] بندون سے ڈرنا[17] کسیکو[18]
اپنی بادشاہی کا شریک کر لینا ذلت[19] وخواری کے باعث دوسرے کو اپنا بازو بنانا
وغیرہ وغیرہ سب کچھ روا ٹھہرا کہ ان سب باتون کی نفی سے اللہ تعالیٰ کی مدح کیجاتی ہے
آیت لا تاخذہ سنۃ ولا نوم ترجمہ نہ اُسے اونگھ آتی ہے نہ نیند
آیت لا یضل ربی ولا ینسی ترجمہ میرا رب بہکے نہ بھولے **آیت** ما اتخذ
صاحبۃ ولا ولدا ترجمہ اللہ نے نہ کسیکو اپنی جورو بنایا نہ بیٹا **آیت** ولا یخاف
عقباہا ترجمہ اللہ کو ثمود کے پیچھا کرنے کا خوف نہین **آیت** لم یکن لہ شریک
فی الملک ولم یکن لہ ولی من الذل ترجمہ کوئی بادشاہی مین اُسکا ساجھی
نہ کوئی دباؤ کے سبب اُسکا حمایتی یہ سب صریح کفر ہین (کفریہ ۲۰ و ۲۱) صراط مستقیم

مطبع ضیائی ش۱۲۸۵ۃ صفحہ۱۷۱ نسبت پیر خود تا اینکہ روزے حضرت جل و علا دست راست

ایشان را بدست قدرت خاص خود گرفتہ و چیزے را از امور قدسیہ کہ بس رفیع و بدیع بود پیش روئے

حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا این چنین دادہ ام و چیزہاے دیگر خواہم داد ص۱۳ مکالمہ

ومسامرہ بدست می آید ص۱۵۲ گاہے کلام حقیقی ہم می شود **شفا شریف** مطلقہ

ص۳۶۲ من اعترف بالٰہیۃ اللہ تعالیٰ و وحدانیتہ ولکنہ ادعے لہ ولدا او صاحبۃ فذلک کفر

باجماع المسلمین وکذلک من ادعے مجالسۃ اللہ تعالیٰ والعروج الیہ ومکالمتہ اھ ملخصاً ترجمہ

جو اللہ تعالیٰ کی الوہیت و توحید کا تو قائل ہو مگر اُسکے لیے جورو یا بچہ ٹھہراتے وہ باجماع مسلمین

کافر ہی اسیطرح جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمنشینی اُس تک صعود اُس سے باتین کرنیکا مدعی ہو)

ص۳۶۳ وکذلک من ادعی منہم انہ یوحی الیہ وان لم یدع النبوۃ او انہ یصعد الی السماء ویدخل الجنۃ

ویاکل من ثمارہا ویعانق الحور العین وہولاء کلہم کفار مکذبون للنبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ترجمہ اسیطرح جو جھوٹا متصوف دعوے کرے کہ اللہ تعالےٰ اُسے وحی کرتا ہے اگرچہ

نبوت کا مدعی نہو یا یہ کہ وہ آسمان تک چڑھتا ہے جنت مین جاتا اُسکے پھل کھاتا حورون کو

گلے لگاتا ہے یہ سب کافر ہین اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب کرنیوالی

حورون سے اس معانقہ کے دعوے پر تو یہ حکم ہے خود رب العزۃ سے ہاتھ ملاکر مصافحہ

پر کیا حکم ہوگا **تحفہ اثنا عشریہ** ص۲۹۹ درحین بعثت بلکہ درحین مناجات و مکالمہ کہ

اعلاے مراتب قرب بشری با جناب خداوندی ست اس ترقی سے صاف ظاہر کہ مکالمہ

کا مرتبہ نفس نبوت سے خاص تر ہے تو دنیا مین کسیکے لیے اللہ عزوجل سے کلام حقیقی

کا دعویٰ صراحۃً اسکی نبوت کا دعوے ہے **تفسیر عزیزی** سورۂ بقرہ مطبع کلکتہ

۱۲۴۹ھ ص۴۲۳ زیر قولہ تعالیٰ وقال الذین لا یعلمون لولا یکلمنا اللہ

منشا این گفتگوی ایشان جہل ست زیراکہ نمی فہمند کہ رتبہ ہم کلامی با خدای عزوجل بس
بلند ست ایشان ہنوز بپایہ اولین آن کہ ایمان ست نرسیدہ اند وآن رتبہ مختص ست
بملئکہ وانبیا علیہم الصلاۃ والسلام وغیر ایشان را ہرگز میسر نمیشود پس فرمایش ہمکلامی
باخدا گویا فرمایش آنست کہ ما ہمہ را پیغمبران یا فرشتہہا سازد شرح عقائد جلالی
مطبع مصر صفحہ ۱۰۶ اس مسئلہ کی دلیل مین کہ جو شخص دنیا مین اللہ عزوجل سے کلام حقیقی
کا مدعی ہو کافر ہے فرمایا الکالمۃ شفاہا منصب النبوۃ بل اعلی مراتبہا وفیہ مخالفۃ لما ہو من
ضروریات الدین من ہواہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم خاتم النبیین علیہ افضل صلاۃ المصلین
ترجمہ اللہ عزوجل سے کلام حقیقی منصب نبوت بلکہ اسکے مراتب مین اعلی مرتبہ ہے تو اسکے
دعوے کرنے مین بعض ضروریات دین یعنی نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے خاتم النبیین
ہونے کا انکار ہے (کفریہ ۲۲) صراط مستقیم صفحہ ۱۲ از جملہ آن رشد ست
تعلق قلب ست بمرشد خود استقلالاً یعنی زبان ملاحظہ کہ این شخص ناودان فیض جضرت
حق و واسطہ ہدایت او ست بلکہ بحیثیتیکہ تعلق عشق ہمان می گردد چنانکہ یکے از اکابر این طریق
فرمودہ کہ اگر حق جل وعلا در غیر کسوت مرشد من تجلی فرماید ہرآئینہ مرا با و التفات در کار
نیست شخص مذکور کے پیرووں سے استفسار ہے کہ اپنے اصول پر اس کلمہ کا حکم بتائین
یا خود اسی سے پوچھین کہ وہ ہمیشہ ایک جگہ ایک بات کہکے دوسری جگہ آپ ہی اسکو
کفر وضلالت بنادینے کا عادی ہے تقویۃ الایمان صفحہ ۶۰ اشرف المخلوقات
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تو اسکے دربار مین یہ حالت ہے کہ ایک
گنوار کے مونہہ سے اتنی بات سنتی ہی مارے دہشت کے بیحواس ہو گئے بیخبر کیا کیے
ان لوگون کو کہ اس مالک الملک سے ایک جھائی بندی کا رشتہ یا دوستی آشنائی کا سا

علاقہ سمجھکر کیا بڑھ بڑھکر باتیں مارتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ اگر میرا رب میرے پیر کے سوا
کسی اور صورت میں ظاہر ہو تو ہرگز اسکو نہ دیکھوں اللہ پناہ میں رکھے ایسی ایسی باتوں سے
ع بے ادب محروم ماند از فضل رب ۱۲ مختصًا میں کہتا ہوں ہاتھ میں ہاتھ ملا کر یا تین
ہونا تو بھائی بندی یا آشنائی کا سا علاقہ نہیں ع بے ادب محروم ماند از فضل رب ۱۲
(کفریہ ۲۳) تقویۃ الایمان صـ۱ جتنے پیغمبر آئے ہیں سو وہ اللہ کیطرف سے
یہی حکم لائے ہیں کہ اللہ کو مانئے اور اسکے سوا کسیکو نہ مانئے صـ۱۶ و ۱۷
اللہ صاحب نے فرمایا کسیکو میرے سوا نہ مانو صـ۱۸ اللہ کے سوا کسیکو نہ مان صـ۲
اور ونکو ماننا محض خبط ہے یہاں انبیاء و ملئکہ و قیامت و جنت و نار وغیرہا تمام ایمانیات
کے ماننے سے صاف انکار کیا اور اسکا افترا اللہ تعالیٰ اور اسکے رسولوں پر رکھدیا یہ کفریہ
بھی صدہا کفریات کا مجموعہ ہے مسلمانوں کے مذہب میں جسطرح اللہ عزوجل کا ماننا
ضرور ہے یونہیں ان سبکا ماننا جزو ایمان ہے انمیں سے جسے نہ مانیگا کافر ہے ہر اردو
زبان والا جانتا ہے کہ ماننا تسلیم و قبول و اعتقاد کو کہتے ہیں و لہٰذا اہل زبان ایمان کا
ترجمہ ماننا اور کفر کا ترجمہ نہ ماننا کرتے ہیں آیت بقرہ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ
تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ترجمہ شاہ عبد القادر صاحب
تو ڈراوے یا نہ ڈراوے وے نہ مانینگے آیت یٰس لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰى
اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ موضح القرآن ثابت ہو چکی ہے بات ان
بہتوں پر سو وے نہ مانینگے آیت نساء يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
موضح القرآن مانتے ہیں جو اترا تجکو آیت اعراف وَقَطَعْنَا دَابِرَ الَّذِيْنَ
كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَا وَمَا كَانُوْا مُؤْمِنِيْنَ ○ موضح اور پیچھا ڈی کاٹی انکی جو جھٹلاتے تھے

ہماری آیتین اور نہ تھے ماننے والے آیت انعام واذا جاءك الذین یؤمنون فقل سلم علیکم موضح اور جب آوین تیرے پاس ہماری آیتین ماننے والے تو کہہ سلام ہے تم پر آیت بقرہ امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ موضح مانا رسول نے جو کچھ اترا اسکو اسکے رب کیطرف سے اور مسلمانون نے سب نے مانا اللہ کو اور اسکے فرشتون کو اور کتابون کو اور رسولون کو دیکھو اللہ تعالیٰ تو یہ فرماتا ہے کہ ایمان والون نے اللہ اور اسکے فرشتون کتابون رسولون سبکو مانا یہ شخص کہتا ہے اللہ نے فرمایا میرے سوا کسیکو نہ مانو آیت اعراف قال الذین استکبروا انا بالذی امنتم بہ کفرون ٥ موضح القرآن کہنے لگے بڑائی والے جو تمنے یقین کیا سو ہم نہین مانتے تو اقوال مذکورہ کے صاف یہ معنی ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا انبیا ملٰئکہ کسی پر ایمان نہ لائے سبکے ساتھ کفر کرے اس سے بڑھکر اور کفر کیا ہوگا لطف یہ ہے کہ اسی تقویۃ الایمان کے دوسرے حصہ تذکیر الاخوان مترجمہ سلطان خان مطبع فاروقی صـ۳ مین ہے

اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے جو انکو نمانے اسکا ٹھکانا دوزخ ہے سبحٰن اللہ دوسرے حصے والا کہتا ہے جو صحابہ کو نمانے وہ بدعتی جہنمی پہلے والا کہتا ہے صحابہ تو صحابہ جو انبیا کو مانے وہ بھی مشرک دوزخی کفی اللہ المؤمنین القتال

(کفریہ ۲۴) صراط مستقیم صـ۳۸ صدیق من وجہ مقلد انبیا می باشد و من وجہ محقق در شرائع پس اگر صدیق ذکی القلب ست رضا و کراہیت حضرت حق در افعال و اقوال مخصوصہ و صحت و بطلان در عقائد خاصہ و محمودیت و مذمومیت در اخلاق و ملکات شخصیہ بنور جبلی خود دریافت می نماید صـ۳۹ پس احکام این امور مذکورہ او را بدو وجہ معلوم

میشود یکی بشہادت قلب خود خصوصاً و دیگر بسبب اندراج او در کلیات شرع عموماً و علم

کہ بوجہ اول حاصل شدہ تحقیقی ست و ثانی تقلیدی و اگر ذکی العقل ست نور جبلی او بسوی

کلیات او را رہنمونی میفرماید پس علوم کلیہ و شرعیہ او را بہ وعا سطہ میرسد بوساطت نور جبلی

و بوساطت انبیا علیہم الصلاۃ و السلام پس در کلیات شریعت و علم و احکام ملت او را

شاگرد انبیا ہم میتوان گفت و ہم استاذ انبیا ہم و نیز طریق اخذ انہم شعبہ ایست از شعب

وحی کہ آنرا در عرف شرع بنفث فی الروع تعبیر می فرمایند و بعضے اہل کمال آنرا بوحی باطنی

می نامند صـ۴ ہمین معنی را بامامت و وصایت تعبیر می کنند و علم ایشان را کہ بعینہ علم

انبیا ست لیکن بوحی ظاہری متلقی نشدہ بہ حکمت می نامند صـ۴۱ لابراو را بہ محافظتی مثل

محافظت انبیا کہ مسمے بہ عصمت ست فائز میکنند صـ۴۲ ندانی کہ اثبات وحی باطن

و حکمت و وجاہت و عصمت مر غیر انبیا را مخالف سنت و از جنس اختراع بدعت ست

و ندانی کہ ارباب این کمال از عالم منقطع شدہ اند اھ ملخصاً اس قول ناپاک مین اُس قائل

بیباک نے بے پردہ و حجاب صاف صاف تصریحین کین کہ بعض لوگون کو احکام شرعیہ

جزئیہ و کلیہ بے وساطت انبیا اپنے نور قلب سے بھی پہونچتی ہین خاص احکام شرعیہ مین

انہین وحی آتی ہے۔ ایک طرح وہ انبیا کے مقلد ہین اور ایک طرح تقلید انبیا سے آزاد

احکام شرعیہ مین خود محقق وہ انبیا کے شاگرد بھی ہین اور ہم استاذ بھی تحقیقی علم وہی ہے

جو انہین بے توسط انبیا خود اپنی قلبی وحی سے حاصل ہوتا ہے انبیا کے ذریعہ سے جو ملتا ہی

وہ تقلیدی بات ہے وہ علم مین انبیا کے برابر و ہمسر ہوتے ہین فرق اتنا ہے کہ انبیا کو

ظاہری وحی آتی ہے انہین باطنی وہ انبیا کی مانند معصوم ہوتے ہین اسی مرتبہ کا نام حکمت ہے

یہ کھُلم کھُلا غیر نبی کو نبی بنانا ہے جب ایک معصوم کو اعمال و عقائد و غیرہا امور شرعیہ مین

احکام الٰہیہ بے توسط انبیا خود بذریعۂ وحی آئے پھر نبوت اور کس شئے کا نام ہے فقط وحی باطنی ہونا کچھ منافی نہیں بہت انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کو وحی الٰہی باطنی طور پر آتی کہا جاتا ہے

کہ سید نا داؤد علیہ الصلاۃ والسلام کی وحی اسی طرح کی تھی کما نقلہ الامام البدر محمود فی عمدۃ القاری خود حضور اقدس سید الانبیا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو بہت احکام اسی وحی باطنی سے آئے جسے نفث فی الروع کہتے ہیں علما نے جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر وحی آنے کی ساتھ صورتیں گنیں ان میں یہ بھی ذکر فرمائی کما فی العمدۃ والارشاد وغیرہما تو حقیقت نبوت مع لازم عصمت پوری پوری صادق اگر صرف وحی باطنی کی بنا پر نفی نبوت ممکن نہیں مشکوۃ شریف

مطبع انصاری سنہ ۱۲۹۶ صفحہ ۴۵۲ عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم (فذکر الحدیث الی ان قال) وان روح القدس نفث فی روعی ان نفسا لن تموت حتی تستکمل رزقہا الحدیث ترجمہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نمریگا جبتک اپنا رزق پورا نکرلے رواہ البغوی فی شرح السنۃ قلت وبنحوہ رواہ الحاکم عنہ والبزار فی مسندہ عن حذیفۃ والطبرانی فی الکبیر عن الحسن بن علی غیر انہ لم یذکر جبریل کالبیہقی فی شعب الایمان عن ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شفا شریف سے ذیر کفریہ ۱۲ گزرا کہ صرف وحی کا مدعی کافر ہے اگرچہ نبوت کا دعوی نکرے تفسیر عزیزی صفحہ ۴۴۳ معرفت احکام شرعیہ بدون توسیط نبی ممکن نیست تحفہ اثنا عشریہ صفحہ ۱۴۱ انچہ گفتہ ہست کہ فاطمہ بنت اسد را وحی آمد کہ در خانہ کعبہ بردہ وضع حمل نماید محض بے سند پر بیہودہ زیرا کہ کسے از فرق اسلامیہ وغیر اسلامیہ قائل بہ نبوت فاطمہ بنت اسد نشدہ حجاج چہ قسم ایں را مسلم میداشت غرض اس ناپاک کلمہ کے کلمۂ کفر ہونے میں اصلا شک نہیں اور لیکن

اور جو خباثتین ہین مثلاً غیر نبی کو تقلید انبیا سے من وجہ آزاد اور احکام شرعیہ مین خود
محقق اور علوم مین حضرات انبیا کا ہمسر و ہم استاد و رتقلید و افضل مثل انبیا معصوم ماننا
انکی شناعتین ہر سچے مسلمان پر ظاہر ہین یہان صرف ایک عبارت **شاہ ولی اللہ**
پر اختصار کرون **الدر الثمین** شاہ صاحب مطبوع مطبع احمدی صفحہ ۵ و ۶ سالتہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سوالا روحانیا عن الشیعۃ فاومی الی ان مذہبہم باطل وبطلان مذہبہم یعرف
من لفظ الامام ولما افقت عرفت ان الامام عندہم ہو المعصوم المفترض طاعۃ الموحی الیہ
وحیا باطنیا وہذا ہو معنی النبی فمذہبہم یستلزم انکار ختم النبوۃ قبحہم اللہ تعالی ترجمہ
مین نے نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے رافضیون کے بارہ مین روحانی سوال کیا
حضور نے اشارہ فرمایا کہ انکا مذہب باطل ہے اور اسکا بطلان لفظ امام سے ظاہر ہی
جب مجھے ہوش آیا مین نے پہچانا کہ اُنکے نزدیک امام وہ ہے جو معصوم ہو اور اُسکی
اطاعت فرض اور اُسکی طرف وحی باطنی آتی ہو اور یہی معنی نبی کے ہین تو اُنکے مذہب سے
ختم نبوت کا انکار لازم آتا ہے اللہ انکا برا کرے) دیکھو یہ وہی امامت اور وہی عصمت
اور وہی وحی باطنی ہے جسے شاہ صاحب ختم نبوت کے انکار کو مستلزم بتاتے ہین،
کیون صاحب اُن رافضیون کو تو کہا گیا کہ اللہ انکا برا کرے کیا اسے نہ کہا جائیگا کہ اُنکی
طرح اسکا بھی برا کرے اور اسے اُنکے ساتھ ایک زنجیر مین باندھے آمین غالباً اصل مقصود
اپنے پیر اُسی بریلی کے سید احمد کو کہ نواب امیر خان کے یہان سوارون مین نوکر اور بیچارے
نرے جاہل سادہ لوح تھے نبی بنانا تھا اُسکی یہ تمہید ین اُٹھائی گئی تہین کہ بعض اولیا
اس اس طرح کے بھی ہوتے ہین ادھر یہ وحی وعصمت وغیرہ سب کچھ بگھار نبوت کا پورا خاکہ
اوتار ا خیر مین یہ بھی جما دی کہ اس مرتبہ کے لوگون کو دنیا سے معدوم سمجھا تو قیامت تک

ہوتے رہینگے پھر یہان تو یہ بتادیا کہ اس مرتبہ کو حکمت کہتے ہین اودھر ختم کتاب مین
اپنے پیر کا خدا سے مکالمہ و مصافحہ اور بے تکلفی کی گفت گو مین لکھکر پچھلا نتیجہ دکھادیا

کہ امثال این وقایع واشباہ این معاملات صدہا درپیش آمد تا اینکہ کمالات طریق نبوت

بذروہ علیائے خود رسید و الہام و کشف بعلوم حکمت انجامید بس کھل گیا کہ اس
زمانہ کے وہ وحی والے معصوم انبیا کے ہم اُستاد تقلید انبیا سے آزاد بے واسطہ
انبیا احکام شریعت خدا سے پلنے والے یہ پیر جی ہین مین تو اس عیاری کا قائل ہون کہ
ابتداءً یون نہ کہدیا کہ پیر جی معصوم ہین پیر جی پر وحی اُترتی ہے بلکہ یون پانی باندھا کہ
صدر کتاب مین بیغرضانہ بعض اولیا کے لیے ان منصبون کا ثبوت مانا اور بنام حکمت
مسمّٰی کیا پھر جما دیا کہ خبردار یہ سمجھنا کہ اس زمانہ مین ایسے کہان۔ نہین بلکہ ہمیشہ رہینگے
پھر آخر کتاب مین پیر جی کے لیے درجۂ حکمت ثابت کر دیا یعنی بس سمجھ جاؤ یہ وہی منصب ہے
جسکا ہم نام و حال سب کچھ اوپر بتا آئے ہین غرض یونتو ساری جم چکی مگر تین کھٹکے
رہگئے تھے ایک سب مین بڑا یہ کہ آیۂ کریمۂ خاتم النبیین کا کیا جواب ہوگا اُسکی
فکر کو وہ مسئلہ گڑھا کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا کچھ دشوار نہین ظاہر ہے کہ جب
کلام الٰہی کا واجب الصدق ہونا قلوب عوام سے نکل جائیگا اُسکی بات جھوٹی بھی
جائز و روا سمجھنے لگینگے تو پھر آیت سے اعتراض کا محل نہ رہیگا دوسرا خدشہ پیر جی الف کے
نام بے نہین جانتے اسپر کوئی طعن کر بیٹھا کہ نبی اور بے علم یہ کیسا خبط بے ربط
تو اسکا یہ سامان کر لیا کہ پیر جی رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کمال

مشابہت پر پیدا ہوے ہین اسی لیے نرے اُمّی رہے ص ۲ از بسکہ نفس عالی

حضرت ایشان بکمال مشابہت جناب رسالت مآب علیہ افضل الصلوات والتسلیمات

دربد وفطرت مخلوق شدہ بناءً علیہ لوح فطرت الشان از نقوش علوم رسمیہ وراہ دانشمندان

کلام وتحریر وتقریر مصطفےٰ ماندہ بود افسوس پیرجی کا عیب چھپانے کو رسول اللہ صلی اللہ

تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی تشبیہ، شفا شریف مین ایسی تشبیہ دینے والے کی

نسبت فرمایا صـ ۲۳۶ ما وقر النبوۃ ولا عظم الرسالۃ ولا عزر حرمۃ المصطفےٰ (الیٰ قولہ) فحق ہذا

ان ودری عنہ القتل بالادب والسجن الخ صـ ۲۳ کون النبی امیا آیۃ لہ وکون ہذا امیا نقیصۃ فیہ وجہالۃ

ترجمہ اُسنے نہ نبوت کی توقیر کی نہ رسالت کی تعظیم نہ حرمت مصطفےٰ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

کی عزت کی اگر اُس سے قتل دفع کرین تو اُسکی سزا تعزیر وقید ہے نبی صلے اللہ تعالےٰ

علیہ وسلم کا امی ہونا حضور کے لیے معجزہ ہے اور اُس شخص کا امی ہونا اُسمین عیب جہالت)

تیسرا بڑا اندیشہ یہ تھا کہ جاہل لوگ یہ سب کچھ گوارا کر کے اگر براہ جہالت کوئی معجزہ مانگ

بیٹھے یا کسی ذی علم ہی نے بقصد تفضیح وتعجیز فرمایش کر دی تو کیسی بنیگی اسکی یون

بھاری پیش بندی کر لی گئی تقویۃ الایمان حصہ دوم ترجمہ سلطان خان صـ ۱۶ و ۱۷

جس شخص سے کچھ معجزہ نہوا اُسکو پیغمبر نہ سمجھنا یہ عادتین یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور منافقون

اور مکہ والے اگلے مشرکون کی ہین پیغمبر خدا ایسی ہی باتون کے مٹانے کو آئے پھر جو

شخص ایسی عادتین اختیار کرے اور مسلمانون مین جاری کرے وہ اللہ تعالےٰ کیطرف

سے مغضوب ہے راندا گیا خدا کے غضب مین گرفتار اور خدا کے دشمنون مین شمار ام منھدگ

ظاہر ہے کہ عوام بیچارے اتنے بھاری بھاری ڈراوے موٹے موٹے لغت سنکر

کانپ جائینگے پھر کوئی معجزہ طلبی کا نام بھی زبان پر نہ لائیگا بہیش خویش ان سب کا رستا یون

سے کام پورا کر لیا تھا پیرجی کی مہر کا کندہ اسمہ احمد قرار پایا تھا خطبون مین

پیرجی کے نام پر صلے اللہ علیہ وسلم کہنا شروع ہو گیا تھا مگر قہر الٰہی سے مجبورین غیبی کوڑے نے

سب نے کھیل بگاڑ دیے پٹھانون کے خنجر موذی کُش نے چُنے سور پچھاڑ دیے ہے
جی کی جی ہی مین رہی بات نہونے پائی ☼ وحی وعصمت کی کرامات نہونے پائی
فقطع دابر القوم الذین ظلموا وقیل الحمد للہ رب العٰلمین٥

کفریہ ۲۵) تقویۃ الایمان صفحہ حدیث تو یہ لکھی ارایت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ خود ہی اسکا ترجمہ یون کیا کہ بھلا خیال تو کر جو تو گزرے میری قبر پہ کیا سجدہ کرے تو اوسکو۔ آگے جو گستاخی کی رگ اوچھلے جھٹ آفت کی (ف) لکھکر فائدہ یہ جڑ دیا۔ یعنی مین بھی ایک دن مرکر مٹی مین ملنے والا ہون اسکے حامی اُسکے پیروایمان سے بتائین یہ حدیث کے کس لفظ کا مطلب ہے کہان تو وہ لفظ حدیث کہ اگر تو میری قبر پر گزرے کہان وہ خارج خبیث کہ مرکر مٹی مین ملنے والا ہون کیون یہ کیسا کھلا افترا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار ترجمہ جو دانستہ مجھپر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانا دوزخ مین بنالی وہابی صاحبو ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد پر اپنے پیشوا کا ٹھکانا بتاؤ ہمارے نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین۔ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء ترجمہ بیشک اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کیا ہے کہ پیغمبرون کے بدن کھائے) فائدہ یہ حدیث ابوداود و نسائی و ابن ماجہ و امام احمد و ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی و حاکم و ابونعیم وغیرہم ائمہ حدیث نے حضرت اوس بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی امام الائمہ ابن خزیمہ و ابن حبان و دارقطنی نے اسکی تصحیح اور امام عبد الغنی و امام عبد العظیم منذری نے تحسین کی حاکم نے کہا برشرط بخاری صحیح ہے ابن دحیہ نے کہا صحیح ہے محفوظ ہے ثقات عدول کے سلسلے سے آئی ہے) وہابی صاحبو

تمہارے پیشوا نے یہ ہمارے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جناب مین کیسی صریح گستاخی کی

زرقانی شرح مواہب مطبع مصر ج ۱ صفحہ ۲ فی الکامل للمبرد وما کفر بہ

الفقہاء الحجاج انہ رای الناس یطوفون حول حجرتہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال انما

یطوفون باعواد ورمۃ قال الدمیری کفروہ بہذا لانہ تکذیب لقولہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء رواہ ابوداود ترجمہ ابو العباس مبرد نے

کامل مین لکھا کہ اون باتون مین سے جنکے سبب علمائے کرام نے حجاج ظالم کو کافر

کہا ایک یہ ہے کہ اُسنے لوگون کو روضۂ اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

کا طواف کرتے دیکھا بولا کچھ لکڑیون اور گلے ہوے جسم کا طواف کر رہے ہین علامہ

کمال الدین دمیری نے فرمایا علما نے اس قول پر اس وجہ سے اُسکی تکفیر کی کہ اسمین

اُس ارشاد حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تکذیب ہے کہ بیشک اللہ عزوجل نے

زمین پر انبیا کا جسم کھانا حرام کیا ہے) فائدہ یہ روضۂ اقدس کا طواف کرنیوالا

تابعین یا اقل درجہ تبع تابعین تو ضرور تھا کفریہ (۲۶) تقویۃ الایمان کی ابتدا

مین شرک کی کچھ قسمین اور اُنکا اجمالی بیان گڑھا کہ یہ باتین فلان فلان قسم شرک سے

ہین اس بیان کے بعد اسی اجمال کی تفصیل کو پانچ فصلین مقرر کین ان فصلون مین جو کچھ

ہے وہ اُسی اجمالی بیان کی شرح ہے صفحہ پر اُسی بیان اجمالی مین لکھا جاتین

بر لانی اللہ ہی کی شان ہے کسی انبیا اولیا کی یہ شان نہین جو کوئی کسیکو مصیبت کے

وقت پکارے وہ مشرک ہوجاتا ہے۔ اسی مین لکھا صفحہ جو کوئی کسی انبیا اولیا کی

اس قسم کی تعظیم کرے مشکل کے وقت اُنکو پکارے ان باتون سے شرک ثابت ہوتا ہے

ان چارون طرح کے شرک کا صریح قرآن وحدیث مین ذکر ہے اس لیے اس باب مین پانچ

فصلین کہین اہم تخمینین غرض یہ اجمالی بیان ایک دعویٰ ہے اور آگے ساری کتاب اُسی
دعوے کا بیان و ثبوت اب یہ دعویٰ تو یاد رکھیے کہ جو کوئی کسی انبیا و اولیا کو پکارے وہ
مشرک ہے آگے ثبوت کی فصلون مین اسکا بیان سُنیے صـ۲۹ اللہ سے زبردست
کے ہوتے ایسے عاجز لوگون کو پکارنا کہ کچھ فائدہ اور نقصان نہین پہونچا سکتے محض بے انصافی
ہے کہ ایسے بڑے شخص کا مرتبہ ایسے ناکارہ لوگون کو ثابت کیجیے یہ حضرات اولیا
و انبیا علیہم افضل الصلاۃ والسلام والثنا کو ناکارے لوگ کہا گیا یہ اُنکی جناب مین
کھلی گستاخی نہین کیا انبیا علیہم الصلاۃ والسلام کی شان مین گستاخی کفر خالص نہین جسکی
تفصیل شفا شریف اور اُسکی شروح وغیرہا کتب ائمہ مین ہے (کفریہ ۲۷)
تقویت الایمان دوسری فصل مین اُس دعوے کا کہ (انبیا و اولیا کو پکارنا
شرک ہے) ثبوت سُنیے صـ۱۹ ہمارا جب خالق اللہ ہے اور اُسنے ہمکو پیدا کیا تو
ہمکو بھی چاہیے کہ اپنے ہر کامون پر اُسکو پکارین اور کسی سے ہمکو کیا کام جیسے جو
کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ اپنے ہر کام کا علاقہ اُسی سے رکھتا ہے دوسری
بادشاہ سے بھی نہین رکھتا اور کسی چوہڑے چمار کا تو کیا ذکر ہے۔ مسلمانو ایمان سے کہنا
حضرات انبیا و اولیا علیہم الصلاۃ والسلام کی نسبت ایسے ناپاک ملعون الفاظ کسی ایسے
کی زبان سے نکل سکتے ہین جسکے دل مین رائی برابر ایمان ہو شاید اس شخص نے اپنے اور
اپنے طائفہ کی نسبت سچ ہی کہا تھا کہ پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق جو اکا انمین کوئی
ایسا بھی نہ رہا جسکے دل مین دانہ خردل کی برابر ایمان ہو اور حضرات انبیا سے اُسے
کچھ کام نہو نہایت ٹھیک ہے کہ جب اسکے اس میلے گندے مذہب مین اُنکا ماننا ہی
روا نہین بلکہ کفر ہے تو دین تو یون گیا اور دنیا جو ایسون کی غایت مرام و مبلغ علم ہے

اسمین کسی نبی کی سرکار سے تکا مہینہ جمعہ کی روٹی ہضم کی بھی امید نہین تو زال دنیا کے
ایسے کمالی والی پوتون کو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام سے کام ہونے کا کیا باعث
(کفریہ ۲۸ و ۲۹) یہ کفریہ اٹھائیس سے ہے بد ترخبیث صراط نامستقیم صفحہ ۹۵

بمقتضائے ظلمات بعضہا فوق بعض از وسوسہ زنا خیال مجامعت زوجہ خود
بہتر ست و صرف ہمت بسوئے شیخ و امثال آن از معظمین گو جناب رسالت مآب باشند
بچندین مرتبہ بدتر از استغراق در صورت گاؤ خر خود ست کہ خیال آن با تعظیم و اجلال
بسویدائے دل انسان می چسپد بخلاف خیال گاؤ و خر کہ نہ آن قدر چسپیدگی می بود
و نہ تعظیم بلکہ مہان و محقر می بود و این تعظیم و اجلال غیر کہ در نماز ملحوظ و مقصود می شود
بشرک میکشد مسلمانو مسلمانو خدارا ان ناپاک شیطانی ملعون کلمون کو غور کرو
کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیطرف نماز مین خیال لیجانا ظلمت بالائے
ظلمت ہے کسی فاحشہ رنڈی کے تصور اور اوسکے ساتھ زنا کے خیال کرنے سے بھی بُرا
ہے اپنے بیل یا گدھے کے تصور مین ہمہ تن ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے ہان
واقعی رنڈی نے تو دل نہ کھایا گدھے نے تو کوئی اندرونی صدمہ نہ پہونچایا تو محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دکھایا کہ قرآن عظیم مین وخاتم النبیین
پڑھکر نمازی ہوتون کا دم جلایا انکا خیال آنا کیون نہ تہر ہوا انکیطرف سے دل مین کیون
نہ زہر ہو مسلمانو للہ انصاف کیا ایسا کلمہ کسی اسلامی زبان قلم سے نکلنے کا ہے
حاشا للہ پادریون پنڈتون وغیرہم کھلے کافرون مشرکون کی کتابین دیکھو جو انہون نے
بزعم خود اسلام جیسے روشن چاند پر خاک ڈالنے کو لکھی ہین شاید انمین بھی اسکی نظیر نیاؤ گے
کہ ایسے کھلے ناپاک لفظ تمہارے پیارے نبی تمہارے سچے رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے

نسبت لکھے ہون کہ انہین مواخذہ دنیا کا اندیشہ ہے مگر اس مدعی اسلام بلکہ مدعی
امامت کا کلیجہ چیر کر دیکھیے کہ اُسنے کس جگرے سے محمد رسول اللہ صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کے نسبت بے دھڑک یہ صریح سب و دشنام کے لفظ لکھدیے
اور روز آخر اللہ عزیز غالب قہار جبار کے غضب عظیم و عذاب الیم کا اصلا اندیشہ
نکیا مسلمانو کیا ان گالیون کی محمد رسول اللہ کو اطلاع نہوئی یا مطلع ہوکر انسے
انہین ایذا نہ پہونچی ہان ہان قسم اللہ انہین اطلاع ہوئی واللہ واللہ انہین ایذا پہونچی
واللہ واللہ جو انہین ایذا دے اُسپر دنیا و آخرت مین اللہ جبار قہار کی لعنت اُسکے
لیے کٹھنی کا عذاب شدت کی عقوبت آیت اِنَّ الذین یؤذون اللہ ورسولہ
لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا ترجمہ
بیشک جو لوگ ایذا دیتے ہین اللہ اور اُسکے رسول کو انپر اللہ نے لعنت فرمائی دنیا
و آخرت مین اور اُنکے لیے بنا رکھا ہے ذلت والا عذاب) آیت والذین یؤذون
رسول اللہ لھم عذاب الیم ۝ ترجمہ جو ایذا دیتے ہین اللہ کے رسول کو
اُنکے لیے دکھ کی مار ہے) مسلمانو پھر ان مقتدیون کا ایمان دیکھیے ایمان کی آنکھ پر
ٹھیکری رکھکر اسلام کے کان مین اُنگلیان دیکر یہ کچھ دیکھتے یہ کچھ سنتے ہین اور پھر وہ
ویسا ہی امام کا امام یہ اُسکے چیلے بے دام کے غلام سبحان اللہ یہ حرکات اور اسلام کا
نام مسلمان وہ ہین جنھین قرآن عظیم فرماتا ہے آیت لاتجد قوما یومنون
باللہ والیوم الاخر یوادون من حاد اللہ ورسولہ ولو کانوا اباءھم
او ابناءھم او اخوانھم او عشیرتھم اولئک کتب فی قلوبھم
الایمان وایدھم بروح منہ ترجمہ تو نپائیگا ان لوگون کو جو مانتے ہین

اللہ اور پچھلے دن کو کہ محبت رکھین اُس سے جسنے ضد باندھی اللہ اور اسکے رسول سے
اگرچہ وہ اُنکے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے والے ہون یہ لوگ ہین کہ نقش کر دیا اللہ نے
اُنکے دلون مین ایمان اور مدد فرمائی اُنکی اپنی طرف کی روح سے) وہابی صاحبو
مسلمان بننا چاہتے ہو تو حضور پر نور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کی عظمت سویداے دل کے اندر جماؤ جو اُنکی جناب عالم مآب مین گستاخی کرے اگر تمہارا
باپ بھی ہو الگ ہو جاؤ جگر کا ٹکڑا ہو دشمن بناؤ بہزار زبان وصد ہزار دل اُس سے تبری و
تحاشی کرو اُسکے سایہ سے نفرت کرو اُسکے نام محبت پر لعنت کرو ورنہ اگر دوسرا تمہین
اللہ و رسول سے زیادہ عزیز ہے تو اسلام کا نام لیے جاؤ حقیقت اور چیز ہے واہ کی
بے انصافی اگر کوئی تمہارے باپ کو گالی دے تو اُسکے خون کے پیاسے رہو
صورت دیکھنے کے روادار نہو بس پاؤ تو کچا نگلجاؤ دہان نہ تاویلین نکالو نہ سیدھی بات
ہیر پھیر مین ڈالو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی نسبت وہ
کچھ سنو اور آنکھ میلی نکرو بلکہ اُسکی امامت پیشوائی کا دم بھرو ولی جانو امام مانو جو اُسے
بُرا کہے اُلٹی اُسی سے دشمنی ٹھانو بدلگام کی بات مین سو سو طرح کے پیچ نکالو تنگ تنگ
کی تاویلین ڈھالو جیسے بنے اُسکی بگڑی سنبھالو اُسکی حمایت مین عظمت مصطفےٰ صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کو پس پشت ڈالو یہ کیا ایمان ہے کیسا اسلام ہے کیا اسلام اسیکا نام ہے
ع اے راہرو پشت بمنزل ہشدار ۔ مزہ یہ ہے کہ وہ تمہاری خود ساری بنا ڈالی تاویلون
کا وبال چلا گیا تقویۃ الایمان صفحہ ۵۶ یہ بات محض بیجا ہے کہ ظاہر مین لفظ بے ادبی
کا بولیے اور اُس سے کچھ اور معنی مراد لیجیے معما اور پہیلی بولنے کی اور جگہ ہین کوئی شخص
اپنے باپ یا بادشاہ سے جگت نہین بولتا اُسکے واسطے دوست آشنا ہین نہ باپ

اے بادشاہ اور انصاف کیجیے تو اس کھلی گستاخی میں کوئی تاویل کی جگہ بھی نہیں۔ میں جانتا ہوں تم یوں نہ سمجھو گے ذرا اپنے کلیجے پر ہاتھ رکھکر دیکھو اور آنکھیں بند کر کے بنگاہ انصاف غور کرو اگر کوئی وہابی اپنے باپ کی نسبت کہے کہ تیرے کان گدھے کے سے ہیں تیری ناک بجو کی سی ہے تو کیا اُسنے اپنے باپ کو گالی نہ دی یا کوئی سعادتمند نجدی اُٹھکر اپنے بدلگام مصنوعی امام کی نسبت کہے کہ ذکر اور لطیف کتے کے بھونکنے سے مشابہ تھی اور نگاہ دہن شریف سور کی تھوتھنی سے ملتا تھا تم اُسے کیسا سمجھو گے کیا اپنے طائفہ میں داخل رکھو گے یا بسبب گستاخی پیشوا ذات سے باہر کرو گے اب تمھیں ظاہر ہو گا کہ اس خبیث بددین نے ہمارے عزت والے رسول دوجہان کے

[illegible]

بادشاہ عرش بارگاہ عالم پناہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نسبت یہ لعنتی کلمات

لکھے انہون نے ہمارے اسلامی دلون پر تیر و خنجر سے زیادہ کام کیا پھر ہم اسے اپنے

سچے پکے اسلامی گروہ مین کیونکر داخل مان سکتے ہین ذرا یہ فرق بھی دیکھتے جاؤ کہ ہمنے جو نظیرین

دین انھین صرف تشبیہ پر قناعت کی کہ تم جانو جب نری تشبیہ ایسی ہے تو بدرجہا بدتر بتانے

مین مسلمانون کا کیا حال ہوا ہوگا۔ الا لعنۃ اللہ علی اعداء رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ

علیٰ رسولہ وآلہ وبارک وسلم مسلمانو اور ذرا اس ناپاک وجہ کو تو خیال کرو (خاکش بدہن)

یہ بدرجہا بدتر ہونا اسلیے ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آیا تو عظمت

کے ساتھ آئیگا اور گدھے کا حقارت سے تو نماز مین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا تصور آنا

س شرک پسند کے نزدیک شرک تک پہونچائیگا **اقول** الحمد للہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وسلم کی عظمت تو رفیع الدرجات ذو العرش جل وعلا کی بنائی ہوئی ہے کسی کافر یا کافر

منش کے مٹائے نہ مٹیگی چودھوین رات کے چاند کا چمکتا نور کہین کتون کے بھونکنے سے کم ہوا ہے:

[illegible]

مہ فشاند نور و سگ عو عو کند ☆ ہر کسے بر خلقت خود می تند ☆ اس شخص کے نزدیک
نماز مین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خیال آنا موجب شرک ہے کہ وہ جب
آئیگا عظمت کے ساتھ آئیگا مگر واللہ العظیم کہ شریعت رب العرش الکریم مین نماز دُانکے
خیال با عظمت وجلال کے ناقص ہے اس سے کہو کہ اپنے شریکون کو جمع کرے اور قہر والی
عرش کے مالک سے لڑائی لے کر تو نے کیون ایسی شریعت بھیجی جسنے نماز کی ہر دو رکعت پر
التحیات واجب کی اور اُس مین السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اشہد ان
محمداً عبدہٗ ورسولہٗ پڑھنا عرض کرنا لازم کیا مسلمانو کیا انکے پڑھنے کا حکم محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیطرف خیال کرنیکا حکم نہوا بیشک ہوا اور واقعی انکا خیال مسلمان کے
دل مین جب آ کا عظمت وجلال ہی کے ساتھ آئیگا کہ اسکا تصور انکے پاک مبارک
تصور کو لازم ہے بالمعنی الاخص ہے اور غرض سلام تو خاص بغرض ذکر واکرام ہی ہے تو یہان
نہ صرف انکے خیال بلکہ خاص نماز مین انکے ذکر وتکریم کا حکم صریح ہے ولکن المنافقین
لا یعلمون احیاء العلوم مطبع لکھنؤ ج ۱ ص ۹۹ احضر فی قلبک النبی صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم وشخصہ الکریم وقل سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ترجمہ التحیات مین نبی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنے دل مین حاضر کر اور حضور کی صورت پاک کا تصور باندھ اور
عرض کر السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ میزان امام شعرانی مطبوع مصر
ج ۱ ص ۱۳۹ ومنہ اسمعت سیدی علیا الخواص رحمہ اللہ تعالیٰ یقول انما امر الشارع
المصلی بالصلاۃ والسلام علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی التشہد لینبہ الغافلین
فی جلوسہم بین یدی اللہ عزوجل علی شہود نبیہم فی تلک الحضرۃ فانہ لا یفارق حضرۃ اللہ تعالیٰ
ابدا فیخاطبونہ بالسلام مشافہۃ ترجمہ مین نے اپنے سردار علی خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ کو

فرماتے سُنا کہ شارع نے نمازی کو تشہد مین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود وسلام عرض کرنے کا اسلیے حکم دیا کہ جو لوگ اللہ عزوجل کے دربار مین غفلت کے ساتھ بیٹھتے ہین اُنھین آگاہ فرمادے کہ اس حاضری مین اپنے نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھین اسلیے کہ حضور کبھی اللہ تعالیٰ کے دربار سے جدا نہین ہوتے پس بالمشافہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام عرض کرین حجۃ اللہ البالغہ شاہ ولی اللہ صاحب مطبع صدیقی صنا۲ ثم اختار بعدہ السلام علی النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تنویہا بذکرہ واثباتا للاقرار برسالتہ واداء لبعض حقوقہ ترجمہ پھر اسکے بعد التحیات مین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سلام اختیار کیا اُنکا ذکر پاک بلند کرنے اور اُنکی رسالت کا اقرار ثابت اور اُنکے حقوق سے ایک ذرہ ادا کرنے کے لیے) اولیائے عظام وعلمائے کرام نے اس عرض سلام کی جو حکمت ارشاد فرمائی ہے مین اُسے مواہب لدنیہ وغیرہا اپنے ائمہ کی کتب سے نقل کرون اس سے یہ بہتر کہ ان غیر مقلدون کے امام آخر زمان نواب صدیق حسن خان بھوپالی کی کتاب سے سُناؤن کہ تاثیر اشد وسخت تر ہے مسک الختام نواب بھوپال مقام صنا۲ نیز آنحضرت ہمیشہ نصب العین مومنان وقرۃ العین عابدان ست در جمیع احوال واوقات خصوصاً در حالت عبادات ونورانیت وانکشاف درین محل بیشتر وقوی ترست وبعضی از عرفا قدس سرہم گفتہ اند کہ این خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ ست علیہ الصلاۃ والسلام در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذات مصلیان موجود وحاضرست پس مصلی باید کہ ازین معنی آگاہ باشد وازین شہود غافل نبود تا بانوار قرب واسرار معرفت منور وفائز گردد اری

ع در راہ عشق مرحلہ قرب وبعد نیست جہ می بینمت عیان ودعا می فرستمت

اس عبادت مین تو نواب بہادر فرمائشی شرکون کے انبار لگا گئے نبی صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم ہر عبادت مین مسلمانون کے پیش نظر ہین ایک شرک۔ نبی صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم ہر نمازی کی ذات بلکہ ہر ذرۂ ممکنات مین موجود وحاضر ہین دو شرک۔ نمازی نماز مین
نبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے مشاہدے سے ہرگز غافل نہو تاکہ قرب الٰہی پائے تین شرک
مگر یہ کہیے کہ اگلی سلطنتون مین بڑے لوگون کو تین خون معاف ہوتے تھے گورنمنٹ
وہابیت سے نواب بہادر کو تین شرک معاف ہین ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی
العظیم۔ اسیطرح وعلی عباد اللہ الصلحین کیا شرک سے بچ رہیگا کہ امثال آن از
معظمین سبکو شامل مسلمانو کیا ہر نماز کے ختم پر درود شریف پڑھنا سنت نہین
اور حضرت امام شافعی وامام احمد رضی اللہ تعالی عنہما کے نزدیک تو فرض ہے پھر درود
محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی یاد وتکریم نہین تو کیا ہے درود کو محمد رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے خیال باعظمت وجلال سے انفکاک کیونکر ممکن مسلمانو
ہر رکعت مین الحمد شریف پڑھنا ہمارے نزدیک امام ومنفرد پر واجب اور ان غیر مقلد
وہابیون کے یہان سب پر فرض ہے انسے کہو اسمین سے صراط الذین انعمت علیہم
نکال ڈالین یعنی راہ انکی جنپر تونے انعام کیا۔ جانتے ہو وہ کون ہین ہان قرآن سے پوچھو
وہ کون ہین اولئک الذین انعم اللہ علیہم من النبیین
والصدیقین والشہداء والصالحین ترجمہ جنپر خدا نے انعام کیا وہ
انبیا اور صدیق اور شہدا اور نیک لوگ ہین) جب صراط الذین انعمت
علیہم پڑھکر انکی راہ مانگی جائیگی ضرور عظمت کے ساتھ انکا خیال آئیگا اور وہ انکے
نزدیک شرک ہے تو الحمد مین سے اس شرک کے دور کرنیکی کوشش کرین حرف ب

غیر المغضوب علیہم ولا الضالین رکھین کہ انبیا و صدیقین کی جگہہ نماز مین فقط
یہوُد و نصاریٰ کی یادگاری رہے بلکہ اھدنا الصراط المستقیم بھی رکھنے کے قابل
نہین کہ حدیث مین اُس سے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ
تعالی عنہما مراد لیے گئے ہین فتح الخبیر شاہ ولی اللہ دہلوی مطبوعہ مصر ۱۲۹۵ھ ص ۳

الصراط المستقیم کتاب اللہ وقیل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صاحباہ
مسلمانو مین فقط الحمد کو کہتا ہون نہین نہین شاید دو ایک کے سوا قرآن عظیم کی کسی سورت
کا نماز مین تلاوت کرنا اس وہابی شرک سے نہ بچیگا جن سورتون مین حضور پر نور محمد
رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یا دیگر انبیائے کرام یا ملئکۂ عظام یا صحابہ کبار یا مہاجرین
وانصار یا متقین ومحسنین و عباد اللہ الصالحین کی صریح تعریفین ہین اُنکا تو کہنا ہی کیا ہی
یہانتک وہ بھی جنہین حضرات انبیا علیہم الصلاۃ والثنا کے قصص مذکور ہین کہ اُنکا تصور جب
آئیگا عظمت ہی سے آئیگا جسکا اس شخص کو خود اقرار ہے اُنکے سوا گنتی ہی کے سورتین
حضور اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ذکر صریح سے خالی ہونگی اور کچھہ
نہو تو کم سے کم حضو سے خطاب ہونگے جیسے چارون قل تبت مین کھلا ہوا حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ذکر لگا ہوا ہے کہ اُسکی تلاوت مین ضرور خیال جائیگا کہ یہ بھاری
انتقام اللہ عزوجل کسکی طرف سے ہو رہا ہے یہ سخت غضب الہی کسکی جناب مین
گستاخی کرنے پر اوتر رہا ہے لایلٰف شریف مین اگر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا صراحۃً ذکر نہین تو کعبہ معظمہ کا ذکر ہے اور وہ بھی کمال تعظیم کیساتھہ کہ اپنی ربوبیت کو
اُسکی طرف اضافت فرمایا اُسکا تصور کب بے عظمت آئیگا ہان بنظر ظاہر صرف سورہ
تکاثر اس عالمگیر وبا سے بچیگی باقی تمام و کمال ہر سورت کی تلاوت شرک مین ڈالیگی

پھر تکا تر بھی بچی تو صرف شرک سے معصیت کراہیت سے اُسے بھی نجات نہین کہ مقابر و جحیم و اموال و نعیم کا خیال اُسمین بھی رکھا ہوا ہی یہ عظمت کے ساتھہ نہ اگر خیال انبیا و اولیا کے شرک مین نہ ملا تو خیال گاو خر کی قباحت مین تو شریک ہوگا تف ہزار تف ایسے ناپاک اختراع پر **مسلمانو** مین صرف نماز ہی مین گفتگو کرتا ہون خمین نہین اسکے نزدیک بیرون نماز بھی قرآن عظیم کی تلاوت شرک ہی کیا فقط نماز ہی عبادت ہے نفس تلاوت عبادت نہین کیا اس عبادت مین شرک روا ہی حاشا کسی عبادت مین روا نہین اور قرآن کی سورتین محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعت اُنکے ذکر اُنکی یاد اُنکی تعظیم اُنکی تکریم سے گونج رہی ہین تو عبادت تلاوت بے تصور عظمت سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیونکر متصور تو اس چوبائی شرک سے کدھر مفر غرض اس دشنام صریح سے قطع نظریہ وجہ قبیح خود اقبح القبائح و مجموعہ صدہا کفریات و فضائح ہے **مسلمانو** تمنے دیکھا کیسی خبیث و ناپاک وجہ کے حیلے سے اس شخص نے تمہارے پیارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو گالی دی اور ہنوز دعوی اسلام باقی ہی۔ سبحن اللہ یہ مونہہ اور یہ دعوی۔ اللھم انی اعوذ بك من ھمزات الشیطین و اعوذ بك رب ان یحضرون تنبیہ مین نے اس کفریہ ملعونہ کی تفضیح و تقبیح مین ذرا اپنے قلم کو وسعت دی ہے کہ یہ مقام اُس شخص کے اشد شقاوت کا تھا اور مین نے نہ دیکھا کہ ہمارے علما نے یہان کلام کو کامل رنگ تفصیل دیا ہو اب اس قول خبیث اخبث الاقوال بلکہ ارجس الابوال کے بعد مجھے اُسکے کفریات جزئیہ زیادہ گنانے کی حاجت نہین کہ طول وجہ ملال ہے مگر اجمالاً اتنا اور سن لیجیے کہ اُسکے حصہ مین جزئیات کثیرہ کے علاوہ بعد و ابواب جہنم **شاخ کلیہ کفریات** کے ہین (۱) جابجا قرآن عظیم کی تکذیب قرآن عظیم ایک بات فرمائے اور یہ صاف اُسے

غلط و باطل کہہ جاے **شفا شریف ص۳۶۳ معین الاحکام** امام علاء الدین
علی طرابلسی حنفی مطبع مصر ص۲۲۹ من استخف بالقرآن او بشئ منه او جحده او کذب بشئ منه

او اثبت ما نفاه او نفی ما اثبته علی علم منه بذلک او شک فی شئ من ذلک فهو کافر عند
اہل العلم بالاجماع ترجمہ جو شخص قرآن مجید یا اُسکے کسی حرف سے گستاخی یا اُسکا انکار
یا اُسکی کسی بات کی تکذیب یا جس بات کی قرآن نے نفی فرمائی اُسکا اثبات یا جسکا اثبات
فرمایا اُسکی نفی کرے دانستہ یا اُسمین کسیطرح کا شک لاے وہ باجماع تمام علما کے
کافر ہے (۲) اسکے طور پر قرآن عظیم مین جابجا شرک موجود (۳) اسکے نزدیک
انبیاے کرام علیہم الصلاۃ والسلام سے شرک صادر ہوے (۴) یونہین حضرات
ملئکہ عظام علیہم الصلاۃ والسلام سے (۵) یہی خیال خبیث حضور پر نور سید عالم
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی نسبت (۶) جن باتون کو یہ صاف صاف شرک بتاتا ہے وہ اسکے
اکابر جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی اور اُنکے والد ماجد شاہ ولی اللہ اور اُنکے
والد شاہ عبد الرحیم اور ان سب کے پیر سلسلہ جناب شیخ مجدد صاحب کی تصنیفات
و تحریرات مین اہلی گہلی پہر رہی ہین تو اسکے نزدیک معاذ اللہ وہ سب مشرک تھے پہر انہین
امام و پیشوا و ولی خدا کہتا اور بڑی لنبی چوڑی تعریفون سے یاد کرتا ہے اور جو مشرکون کو
ایسا جانے خود کافر ہے تو یہ اسکا نیم اقراری کفریہ ہوا (۷) کہلے شرکون کے بہاری
تودے خود اسکے کلام مین برساتی حشرات الارض کیطرح پہیلے ہین ایک بات اس
کتاب مین کفر دوسرے مین ایمان یہان شرک وہان عرفان تو یہ پورا اقراری کفریہ ہے
مین ان سب کی پوری تفصیل کرون تو بلا مبالغہ ایک مجلد ضخیم لکھون دوسرے سے پانچوین
تک چار کیلیے کے بکثرت جزئیات فقیر نے اپنے رسالہ **اکمال الطامہ علے**

شرک سوم[۱۳] بالامور العامہ[۱۴] مین جمع کیے ثلثہ باقیہ کے جزئیات پر ہمارے بہت
رسائل مین کلام ملیگا اور خود اسی رسالے کی تقریرات سابقہ سے بعض کا پتا چلیگا یہان
بطور نمونہ ساتون کلیے کی صرف ایک ایک مثال لکھون (کفریہ ۳۰) اللہ عزوجل فرماتا ہے
تلک الامثال نضربها للناس وما یعقلها الا العٰلمون ۝ ترجمہ ہم یہ
کہاوتین بیان کرتے ہین لوگون کے لیے اور انکی سمجھ نہین مگر عالمون کو) یہ شخص غیر مقلدی اور
دین الٰہی مین ہر گونہ آزادی کا پھاٹک کھولنے کے لیے کہتا ہے کہ یہ بالکل غلط ہے قرآن
سمجھنے کو علم ہرگز درکار نہین تقویۃ الایمان صـ۳ عوام الناس مین مشہور ہے کہ اللہ
ورسول کا کلام سمجھنا بہت مشکل ہے اسکو بڑا علم چاہیے سو یہ بات بہت غلط ہے
اھ ملخصاً لطف یہ کہ اپنے اس گڑھے مطلب پر دلیل لایا آیہ کریمہ ۝ والذی بعث
فی الامیین رسولا منهم یتلوا علیهم اٰیته ویزکیهم ویعلمهم
الکتٰب والحکمة ۔ اور خود ہی اسکا ترجمہ کیا کہ وہ اللہ ایسا ہے کہ جسنے کھڑا کیا
ناوانون مین ایک رسول انہین سے پڑھتا ہے انپر آیتین اسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور
سکھاتا ہے انکو کتاب اور عقل کی باتین کیون حضرت جب قرآن کے سمجھنے کو علم درکار
نہین ہر جاہل نادان سمجھ سکتا ہے تو نبی کے سکھانے کی کیا حاجت تھی سبحن اللہ رد و اسد وا
تو خود سمجھ لین اور صحابہ کرام سکھانے کے محتاج ۔ (کفریہ ۳۱ و ۳۲) تقویۃ الایمان
صـ۱ روزی کی کشایش اور تنگی کرنی اور تندرست اور بیمار کر دینا اقبال و ادبار
دینا حاجتین بر لانی بلائین ٹالنی مشکل مین دستگیری کرنی یہ سب اللہ ہی کی شان ہے
اور کسی انبیا اولیا بھوت پری کی یہ شان نہین جو کسیکو ایسا تصرف ثابت کرے اور
اس سے مرادین مانگے اور مصیبت کے وقت اسکو پکارے سو وہ مشرک ہو جاتا ہے

پھر خواہ یون سمجھے کہ ان کامونکی طاقت انکو خودبخود ہے خواہ یون سمجھے کہ اللہ نے انکو قدرت
بخشی ہے ہر طرح شرک ہے ام ملخصًا کاش یہ ظالم صرف اسقدر کہتا کہ جو کسیکو قادر بالذات
و متصرف بالاستقلال سمجھے شرک ہے تو بیشک حق تھا مگر یون مطلب کیا نکلتا کہ یہ معنی تو
کسیکی نسبت کسی مسلمان کے خیال مین ہرگز نہین تو تمام مسلمانون کو مشرک کیونکر بنایا جاتا

اور وہ کیونکر صادق آتا کہ صٓ۵ شرک لوگون مین بہت پھیل رہا ہے اور اصل توحید نایاب
صٓ۴۵ سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا کہ تمام دنیا مین کوئی مسلمان نرہا لہٰذا یہ عام جبروتی

حکم لگایا کہ پھر خواہ یون سمجھے خواہ یون کہے کہ اللہ نے انکو ایسی قدرت بخشی ہے ہر طرح شرک
ہے اب غور کیجیے کہ اس ناپاک وملعون قول پر انبیاء و ملٰئکہ سے لیکر اللہ ورسول تک اور اُسکے
پیشواؤن سے لیکر خود اُس ظلوم وجہول تک کوئی بھی حکم شرک سے بچا **آیت**
اغنٰھم اللہ ورسولہ من فضلہ **ترجمہ** انہین دولتمند کر دیا اللہ اور اللہ کے رسول نے
اپنے فضل سے **آیت** وتبرئ الاکمہ والابرص باذنی **ترجمہ** اے عیسٰے تو
تندرست کرتا ہے مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے) یہ معاذ اللہ قرآن عظیم
کے شرک ہین اور میرے حکم سے کا لفظ بڑھا دینا شرک سے نجات ندیگا کہ تندرست کر دینے
کی قدرت اللہ ہی کے حکم سے سمجھے جب بھی تو اس شرک پسند کے نزدیک شرک ہے
(کفریہ ۳۳) **آیت** ابرئ الاکمہ والابرص واحی الموتٰی باذن اللہ **ترجمہ**
عیسٰی علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا مین مادرزاد اندھے اور کوڑھی کو تندرست کرتا ہون
اور مین مردے جلاتا ہون اللہ کے حکم سے) یہ معاذ اللہ عیسٰی مسیح کلمۃ اللہ علیہ الصلاۃ والسلام
کا شرک ہوا (کفریہ ۳۴ تا ۳۶) **آیت** واذ قلنا للملٰئکۃ اسجدوا لاٰدم
فسجدوا الا ابلیس **ترجمہ** اور جب ہمنے فرشتون سے فرمایا آدم کو سجدہ کرو سب

سجدے مین گرے سوا ابلیس کے آیت ورفع ابویه علی العرش
وخروا له سجدا ترجمه یوسف نے اپنے مان باپ کو تخت پر بلند کیا اور وہ سب یوسف
کے لیے سجدے مین گرے) یہ (خاک بر سر گستاخان) الله تعالیٰ اور ملٰئکہ وآدم ویعقوب
ویوسف علیهم الصلاة والسلام سب کا شرک ہوا الله نے حکم دیا ملٰئکہ نے سجدہ کیا
آدم راضی ہوئے یعقوب ساجد یوسف رضامند تقویۃ الایمان ص۱۱ جو کوئی کسی پیغمبر
کو سجدہ کرے اُسپر شرک ثابت ہے خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون
سمجھے کہ انکی اسطرح کی تعظیم سے الله خوش ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے اھ ملخصاً ص۹ شرک
جیسے سجدہ کرنا گو کہ پھر اُسکو الله سے چھوٹا ہی سمجھے اور اُسیکا مخلوق اور بندہ اور اس بات
مین انبیا اور شیطان اور بھوت مین کچھ فرق نہین اھ ملخصاً یون تو اس گمراہ کا استاذ شفیق
شیطان لعین ہی اچھا رہا کہ خدا بہتیرا فرمایا کیا مگر وہ شرک کے پاس نہ گیا اور یہان نسخ کا جھگڑا پیش
کرنا محض جہالت ہے شرک کسی شریعت مین حلال نہین ہو سکتا کبھی ممکن نہین کہ الله تعالیٰ شرک کے
کا حکم دے اگرچہ اُسے پھر کبھی منسوخ بھی فرما دے (کفریہ ۳۹ و ۴۰) حدیث
حضور پرنور سید المرسلین صلے الله تعالیٰ علیه وسلم فرماتے ہین انه کان فقیرا فاغناه
الله ورسوله ترجمه ابن جمیل فقیر تھا اُسے الله اور رسول الله کے رسول نے غنی کر دیا) یہ حدیث
صحیح بخاری مطبع احمدی قدیم ج ۱ ص۱۹۸ مین ابوہریرہ رضی الله تعالیٰ عنه سے ہے
حدیث رسول الله صلی الله علیه وسلم اپنے رب جل وعلا سے عرض کرتے ہین اللهم
انی احرم ما بین جبلیها مثل ما حرم به ابرٰهیم علیه الصلاة والسلام مکة ترجمه الٰہی مین دونون
کوہ مدینہ کے درمیان کو حرم بناتا ہون مثل اُسکے جیسے ابرٰهیم علیه الصلاة والسلام نے
مکہ کو حرم بنایا) صحیح بخاری ج ۱ ص۲۵۱ صحیح مسلم ج ۱ ص۴۴۲ واللفظ له عن انس رضی الله تعالیٰ عنه

حدیث حضور سید عالم صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہین ان ابرہیم حرم مکۃ
وانی حرمت المدینۃ ما بین لابتیہا لا یقطع عضاہہا ولا یصاد صیدہا ترجمہ بیشک ابرہیم
نے مکہ کو حرم بنایا اور مین نے مدینے کو حرم کیا نہ کاٹی جائین اُسکی ببولین اور نہ پکڑا جائے
اُسکا شکار صحیح مسلم ج ۱ صفحہ ۴۴۰ عن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اس مطلب
کی حدیثین صحاح و سنن و مسانید وغیرہا مین بکثرت ہین جنمین حضور سید العٰلمین صلے اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف صریح حکم فرمایا کہ مدینہ طیبہ اور اُسکے گرد و پیش کے جنگل کا وہی
ادب کیا جائے جو مکہ معظمہ اور اُسکے جنگل کا ہے یہی مذہب ائمہ مالکیہ و شافعیۃ
حنبلیہ اور بکثرت ائمہ صحابہ و تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ہے ائمہ حنفیہ اگرچہ اس
باب مین اور احادیث پر عمل فرماتے ہیں جو شرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہ مین
مع نظر مذکور مگر ترجیح یا تطبیق یا نسخ دوسری چیز ہے کلام اسمین ہے کہ حضور اقدس
صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو صراحۃً مدینہ طیبہ کے جنگل کا یہ ادب ارشاد فرمایا اب
اس شخص کی سنیے تقویۃ الایمان صفہ گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرنا یعنی وہان
شکار نکرنا درخت نہ کاٹنا یہ کام اللہ نے اپنے عبادت کے لیے بتائے ہین پھر جو کوئی
کسی پیغمبر یا بھوت کے مکانون کے گرد و پیش کے جنگل کا ادب کرے اُسپر شرک ثابت ہے
پھر خواہ یون سمجھے کہ یہ آپ ہی اس تعظیم کے لائق ہین یا یون کہ انکی اس تعظیم سے اللہ خوش
ہوتا ہے ہر طرح شرک ہے الٰہی ملخصاً جان برادر تو نے دیکھا کہ اس شخص کی ساری کوشش
اسی مین تھی کہ اللہ و رسول کو بھی مشرک کہنے سے نہ چھوڑے تف ہزار تف بر بدی سیر بنان
(کفریہ ۱۴ تا ۴۶) تفسیر عزیزی پارہ عم شاہ عبد العزیز صاحب
مطبوعہ بمبئی صفحہ ۱۸۲ بعضے از اولیاء اللہ را کہ آلہ جارحہ تکمیل و ارشاد بنی نوع خود گردانیدہ

درین حالت ہم تصرف در دنیا دادہ و استغراق آنہا بجہت کمال وسعت مدارک آنہا مانع توجہ

باین سمت نمیگردد و اویسیان تحصیل کمالات باطنی از انہا می نمایند و ارباب حاجات و مطالب

حل مشکلات خود از آنہا می طلبند و می یابند و زبان حال آنہا در انوقت ہم مترنم باین مقال ست

ع من آیم بجان گر تو آئی بتن ۔ یہ عبارت سراپا بشارت اس شخص کے مذہب ہمہ تن شرارت

پر معاذ اللہ سرتاپا شرک جلی سے ملوث ہے اولیائے کرام کا دنیا مین تصرف بعد انتقال بھی انکا

تصرف باقی رہنا انکے علوم کی وسعت کہ ادہر بھی مستغرق رہین اور ادہر کی بھی خبر رکھین اولیا

کا بعد وصال بھی فیض دینا مریدون کو مناصب عالیہ تکمیل تک پہونچانا حاجتمندون کا اپنی

حاجتین انکی پاک روحون سے طلب کرنا انکا حل مشکل فرمانا نواب بہادر کی عبارت مین تو تین

ہی شرک تھے حضرت شاہ صاحب کے کلام مین المضاعف ہین ہان ہونا ہی چاہیے کہ وہ

نواب تھے یہ شاہ ہین کلام الملک ملک الکلام (کفریہ ۴۷ تا ۴۹) تحفہ

اثنا عشریہ حضرت ممدوح صہ ۳۹۶ و صہ ۳۹۷ حضرت امیر و ذریۂ طاہرہ او را تمام امت

بر مثال مریدان و مرشدان می پرستند و امور تکوینیہ را بایشان وابستہ می دانند فاتحہ و درود

و صدقات و نذر بنام ایشان رائج و معمول گردیدہ چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است

وہابی صاحبو یہ بھی اکھٹے تین شرک ہین ہر ایک ڈھائی من پختہ کا شاہ صاحب کو دیکھیے کتنے

بڑے مشرک پسند مشرک دوست علی پرست پیر پرست اولیا پرست ہین کہ کاروبار عالم کو

دامن ہمت حضرت مولی المشکلکشا و اہلبیت کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے وابستہ مانتے اور پیرون

کیطرح ان سبکی پرستش اور انکے اور تمام اولیا کے نام کی نذر و منت جائز جانتے اور نہ آپ ہی

تنہا بلکہ تمام امت مرحومہ کو استغفر اللہ انہین بلاؤن مین سانتے ہین اب تو عجب نہین کہ روافض کیطرح

امت مرحومہ کو معاذ اللہ امت ملعونہ لقب دیجیے تقویۃ الایمان صہ ۹ پیغمبر خدا کے وقت

مین کافر بھی اپنے بتون کو اللہ کے برابر نہین جانتے تھے بلکہ اُسیکا مخلوق اور اُسکا بندہ سمجھے
تھے اور انکو اُسکے مقابل کی طاقت ثابت نہین کرتے تھے مگر یہی پکارنا اور منتین ماننی اور
نذر و نیاز کرنی اور انکو اپنا وکیل و سفارشی سمجھنا یہی اُنکا کفر و شرک تھا سو جو کوئی کسی سے
یہ معاملہ کرے گو کہ اُسکو اللہ کا بندہ و مخلوق ہی سمجھے سو ابوجہل اور وہ شرک مین برابر ہی پانچوین
فصل شرک فی العادۃ کی بُرائی کے بیان مین لکھا ص ۶۱ پیر پرست اپنے تئین کہلوانا محض بیجا
ہے اور نہایت بے ادبی (الکفریہ ۵۰ تا ۵۲) شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب
انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ سے ظاہر کہ وہ خود اور اُنکے بارہ اساتذۂ حدیث و پیران سلسلہ
نادِ علیاً مظہر العجائب ٭ تجدہ عوناً لک فی النوائب ٭ کل ہم و غم سینجلی ٭ بولایتک
یا علی یا علی یا علی کی سندین لیتے اجازتین دیتے وظیفہ کرتے ترجمہ پکار علی کو جنکی
ذات پاک سے وہ خوارق و فیوض ظاہر ہوتے ہین جنھین دیکھکر عقلین اچنبھے مین ہین جب تو
اُنھین ندا کریگا تو انھین مصائب و آفات مین اپنا مددگار پائیگا ہر پریشانی و رنج اب دور ہوتا
ہے آپکی ولایت سے یا علی یا علی یا علی) الحمد للہ ان شاہ صاحب اور انکے پیرون
استاذون نے تو شرک کا پانی سر سے تیر کر دیا یہان بھی مثل سابق تین پہاڑ شرک کے ہین
مصیبت مین مولی علی کے پکارنے کا حکم ایک شرک اونھین مصیبتون مین مددگار ماننا دو شرک
یا علی یا علی کے لئے باندھ دینا تین شرک۔ جیسے اس نفیس و جانفزا کلام کی تفصیل
دیکھنی ہو فقیر کے رسائل انہار الانوار من یم صلاۃ الاسرار ۱۳۰۵
وحیاۃ الموات فی بیان سماع الاموات ۱۳۰۵ و انوار
الانتباہ فی حل نداء یا رسول اللہ ۱۳۰۴ و الامن
والعلی لناعتی المصطفی بدافع البلا ۱۳۱۱ وغیرہا مطالعہ کرے۔

کفریہ ۵۳ تا ۵۵

(کفریہ ۵۳ تا ۵۵) تمام خاندان دہلی کے آقائے نعمت وخداوند دولت

ومرجع دنتہٰے ومفزع وملجا وسید ومولی جناب شیخ مجدد صاحب کے مکتوبات

مطبوعہ لکھنؤ جلد دوم مکتوب سیم ۳ صہ ۴۶ خواجہ محمد اشرف در زش نسبت رابطہ را نوشتہ بودند

کہ بجدے استیلا یافتہ ہست کہ در صلوات انرا مسجود خود میدانند ومی بینند واگر فرضا نفی کنند

منتفی نمیگردد محبت اطوارا این دولت متمنائے طلاب ہست از ہزاران یکے رامگر بدہند

صاحب این معاملہ مستعد تام المناسبۃ ہست یحتمل کہ باندک صحبت شیخ مقتدا جمیع

کمالات اورا جذب نماید رابطہ راچرا نفی کنند کہ او مسجود الیہ ہست نہ مسجود لہ چرا محاریب

ومساجد را نفی نکنند ظہور این قسم دولت سعادتمندان را میسر ست تا در جمیع احوال

صاحب رابطہ را متوسط خود دانند ودر جمیع اوقات متوجہ او باشند نہ در رنگ جماعۂ

بیدولت کہ خود را مستغنی دانند وقبلہ توجہ را از شیخ خود منحرف سازند ومعاملہ خود را برہم

زنند۔ یہان بھی تین ڈبل شرک ہین ہر ایک اگلے باتون سے ہزار ہزار من کا مرید نے

لکھا کہ تصور شیخ اسقدر غالب ہے کہ نمازون مین اُسکو اپنا مسجود جانتا ہے صورت شیخ ہی

کو سجدہ کرتا ہے جناب شیخ مجدد نے فرمایا کہ یہ دولت سعادتمندون کو ملتی ہے طالبان

حق کو اس دولت کی تمنا ہوتی ہے ایک شرک اور کتنا بھاری شرک تمام احوال مین

شیخ کو اپنا متوسط جانو دو شرک ہے نماز وغیرہ ہر حال وہر وقت مین پیر کی طرف متوجہ ہو

مین شرک ایسا یاد کر اپنا وہ کفری بول کہ نماز مین پیر وغیرہ یہان تک کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم کی طرف خیال لیجانا چنین وچنان ہے اور منجر بشرک ناظرین آپ نے جانا

کہ وہ بے سعادت کون ہے جیسے جناب مجدد صاحب بے دولت وتباہ کار بتارہے ہیں

ہان وہی بیدولت ہے صراط مستقیم مین کہتا ہے صہ ۱۳۰ از جملہ اشغال

مبتدعہ شغل برزخ ست اُسمین ہے صٹ صاف صورت پرستی ست فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ
نے خاص اس مسئلہ مین ایک نفیس رسالہ مسمّٰی بہ الیاقوتۃ الواسطہ ۱۳۰۹ھ
فی قلب عقد الرابطہ لکھا اُسمین جناب شاہ عبدالعزیز صاحب و شاہ
ولی اللہ صاحب و شاہ عبدالرحیم صاحب وغیرہم کے بہت کلمات اور ائمہ کرام و علماے
عظام کے تیس ۳۰ ارشادات سے اس شغل کا جواز ثابت کیا اس بیدولت کے نزدیک وہ
سب معاذ اللہ بدعتی تصویر پرست ہین جب تو جناب شیخ مجدد نے تبہ کار و منحرف بتایا
(کفریہ ۵۶) مکتوبات جناب موصوف ج المکتوب ۳۱۲ صـ ۴۲۶ مخدوما احادیث
نبوی علیٰ مصدرہا الصلاۃ والسلام درباب جواز اشارت لسبابہ بسیار وارد شدہ اند
وبعضے از روایات فقہیہ حنفیہ نیز درین باب آمدہ صـ ۴۲۹ وغیر ظاہر مذہب ست وانچہ امام
محمد شیبانی گفتہ کان رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشیر ونصنع کما یصنع النبی
علیہ وعلیٰ آلہ الصلاۃ والسلام ثم قال ہذا قولی وقول ابی حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما از روایات
نوادرست نہ روایات اصول وفی المحیط اختلف المشائخ فیہ منہم من قال لایشیر ومنہم من
قال یشیر ۔ فقد قیل سنۃ وقیل مستحب والصحیح حرام ہرگاہ در روایات معتبرہ حرمت اشارت
واقع شدہ باشد و بر کراہت اشارت فتویٰ دادہ باشند ما مقلدان رانمی رسد کہ بمقتضاے
احادیث عمل نمودہ جرأت در اشارت نمائیم مرتکب این امر از حنفیہ یا علماے مجتہدین
را علم احادیث معروفہ جواز اشارت اثبات نماید یا انکار دکہ اینہا بمقتضاے آراے خود
برخلاف احادیث حکم کردہ اند ہر دو شق فاسد ست تجویز نکنند آنرا مگر سفیہ یا معاند ظاہر
اصول اصحاب ما عدم اشارت ست پس عدم اشارت سنت علماے ماتقدم شدہ صـ ۴۲۵
احادیث را این اکابر بیشتر از ما می شناختند البتہ وجہ موجہ داشتہ باشند در ترک عمل بمقتضاے

احادیث علی صاحبہا الصلاۃ والسلام صہ۲۵۱ اگر گویند کہ علمائے حنفیہ برجواز اشارت

نیز فتوی دادہ اند گوئیم ترجیح عدم جواز راست اھ ملخصاً اب ذرا حضرات غیر مقلدین کانون

سے ٹینٹ آنکھون سے جالے ہٹا کر یہ دھوم دھامی عبارت سنین اور اُسکے تیور دیکھین

جناب شیخ سلسلہ کو صاف اقرار ہے کہ دربارۂ اشارہ احادیث حضور سید عالم صلی اللہ

تعالی علیہ وسلم بکثرت آئی ہین اور وہ حدیثین معروف ومشہور ہین مگر ہمارے یہان

اصول مذہب مین اشارہ کا ذکر نہین اور ہمارے علما کی سنت عدم اشارہ ہے

ہماری فقہ مین مکروہ ٹھہرا ہے لہذا ہمین احادیث کے مطابق عمل کرنا جائز نہین معاذ اللہ

اس بھاری شرک تقلیدی کو کچھ کہیے کہ مذہب کے مقابل احادیث صحیحہ مشہورہ کو نہین

مانتے اور سنت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے جواب مین اپنے مولویون

کی سنت پیش کرتے ہین اور جو حنفی مذہب حنفی کے خلاف کسی حدیث پر عمل کرے

اُسے بیعقل ہٹ دھرم بتاتے ہین مزہ یہ کہ یہ مسئلہ خود مذہب حنفی مین متفق علیہا نہین

آپ ہی اقرار فرماتے ہین کہ مشایخ مذہب کو اختلاف ہے جواز واستحباب وسنیت

اشارہ کے بھی قایل ہوئے یہان تک کہ ائمہ کا فتوی بھی حدیثون کے موافق موجود

حتی کہ خود امام مذہب امام محمد نے تصریح فرمائی کہ رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم

اشارہ فرمایا کرتے اور ہم وہی کرینگے جو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کرتے تھے

اور فرماتے ہین یہی مذہب میرا اور امام ابوحنیفہ کا ہے مگر ازانجا کہ یہ روایت نوادر کی

ہوا سپر بھی نظر نہوگی نہ اختلاف مشایخ وفتوی پر لحاظ ہوگا صرف اسلیے کہ ظاہر الروایۃ مین

ذکر نہ آیا حرمت اشارہ مرجح اور اُسکے خلاف صحیح ومشہور حدیثون پر ہمین عمل نہین پہونچتا

ایمان سے کہنا ایمان ترک تقلید کا کہین تسمہ بھی لگا رہا اب شخص مذکور کے جبروتی احکام

سنیے کہ خاص اپنے پیر سلسلہ حضرت شیخ مجدد کو بمقابلہ مذہب احادیث چھوڑنے اور سنت
نبوی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کے مقابل سنت علما کی سند پکڑنے پر کیا کیا چلی کٹی
بے نقط سُناتا ہے تقویۃ الایمان صـ ۴۲ جو کوئی کسی امام یا مجتہد کی بات کو رسول
کے فرمانے سے مقدم سمجھے حدیث کے مقابل قول کی سند پکڑے سو ایسی باتون
سے شرک ثابت ہوتا ہے صـ ۲و۳ اس زمانے مین دین کی باتمین لوگ کتنی راہین چلے
ہین کوئی پہلون کے رسمون کو کوئی مولویون کی باتون کو جو اُنہون نے اپنے ذہن کی تیزی
سے نکالین سند پکڑتے ہین صـ ۴ رسول کو رسول سمجھنا اسطرح ہوتا ہے کہ اُسکے سوا
کسیکی راہ نہ پکڑے صـ ۶ اسیطرح کی خرافاتین بکتے ہین سبب یہ کہ خدا اور رسول کے
کلام کو چھوڑکر غلط غلط رسمونکی سند پکڑی پیغمبر خدا کے سامنے بھی کافر لوگ ایسی ہی باتین
کرتے تھے تنویر العینین لیت شعری کیف یجوز التزام تقلید شخص معین مع تمکن الرجوع
الی الروایات المنقولۃ عن النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم الصریحۃ الدالۃ علی خلاف قول الامام
المقلد فان لم یترک قول امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین کیسے جانون کہ ایک شخص
کی تقلید کو لیے رہنا کیونکر حلال ہوگا جبکہ اپنے امام کے خلاف مذہب پر صریح حدیثین
پاسکے اسپر بھی امام کا قول نچھوڑے تو اسمین شرک کا میل ہے تنویر العینین اتباع
شخص معین بحیث یتمسک بقولہ وان ثبت علی خلافہ دلائل من السنۃ والکتاب ویأول
الی قولہ شوب من النصرانیۃ وحظ من الشرک والعجب من القوم لا یخافون من مثل ہذا الاتباع
بل یخوفون تارکہ فما احق ہذہ الآیۃ فی جوابہم وکیف اخاف ما اشرکتم
ولا تخافون انکم اشرکتم باللہ ترجمہ ایک امام کی پیروی کہ اُسکی بات کی سند
پکڑے اگرچہ اُسکے خلاف حدیث وکتاب سے دلیلین ثابت ہون اور انھین اُس قول کیطرف

پھیرے یہ نصرانی ہونیکا میل ہے اور شرک مین کا حصہ اور تعجب یہ کہ لوگ آپ تو اس تقلید سے ڈرتے نہین بلکہ اسکے چھوڑنے والے کو ڈراتے ہین تو کتنی ٹھیک ہے یہ آیت اُنکے جواب مین کہ مین کیونکر ڈرون اوس سے جسے تم نے اللہ کا شریک بتایا حالانکہ تم نہین ڈرتے کہ تمنے اورون کو اللہ کا شریک ٹھہرایا افسوس حضرت شیخ مجدد صاحب کو کیا خبر تھی کہ ہمارے سلسلہ مین ایسے فرزند دلبند سعادتمند ہونے والے ہین جو ہماری معرفت وولایت بالائے طاق سرے سے اصل ایمان مین خلل بتائینگے معاذ اللہ کافر مشرک نصرانی بنائینگے شاہ ولی اللہ و شاہ عبد العزیز صاحب کیا جانتے تھے کہ ہماری نسل مین وہ ہونہار سپوت اُٹھنے کو ہین جو ہماری پیری پدری استادی درکنار عیاذ باللہ کفر و شرک سے قبر پاٹینگے ہمین سے پیدا ہوکر ہماری ہی مسلمانی کی جڑ کاٹینگے از ماست کہ بر ماست اللہ تعالی گندا کرنے والی مچھلی سے بچائے ع بدنام کنندۂ نکو نامے چند ؎ زنان باردار گر مار زایند ✤ بہ از طفلے کہ ناہنجار زایند ✤ غرض کہان تک گنیئے انبیا و مرسلین و ملئکہ و صحابہ و ائمہ و سائر مسلمین و تمام جہان و خود رب العلمین تک جو شرک کے پھینٹے پہونچے تھے خاندان دہلی کا ایک ایک بزرگ عالم صوفی پیشوا بوڑھا سب اسی ہولی کی پچکاریون مین رنگا ہوا ہو حضرات وہابیہ سے استفسار کہ اپنے امام کا ساتھ دیکر شاہ عبد العزیز صاحب شاہ ولی اللہ صاحب جناب شیخ مجدد صاحب سب کو کھلم کھلا مشرک مان لوگے یا کچھ ایمان دھرم کا خیال کرکے اس مصنوعی امام کو گمراہ بددین و مکفر مسلمین و مورد لزوم ہزاران کفر جانوگے مین عبث تشقیق کرتا ہون بلکہ شق ثانی ہر طرح لازم اگر اسکو اختیار کیجیے اور خدا ایسا ہی کرے جب تو ظاہر ورنہ شق اول پر جب وہ حضرات معاذ اللہ سب مشرک ٹھہرے اور یہ اُنکا مداح

اُنکا معتقد اُنکا مرید اُنکا مقلد اُنہین امام سمجھے پیشوا مانے ولی کہے مقبول خدا جانے تو آپ لزوم کفر سے کب محفوظ رہسکتا ہے کہ جو شخص مشرکین کو ایسا سمجھے خود کافر ہے اس شخص پر کفر ہر طرح لازم رہا اگرچہ وہ کہ نیافت یہ اُسکی جزا ہو کہ مسلمانون کو محض بیوجہ ناحق نا روا بات بات پر مشرک کہا تھا۔ سے دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را * چندان امان نداد کہ شب را سحر کند * (کفریہ ۵۷ تا ۶۱) صراط مستقیم ص۳۶ ائمہ این طریق واکابر این فریق در زمرہ ملٰئکہ مدبرات الامر کہ در تدبیر امور از جانب ملاء اعلی ملہم شدہ در اجراے آن میکوشند معدود * ند پس احوال این کرام بر احوال ملٰئکہ عظام قیاس باید کرد ص۶۶ قطبیت وغوثیت وابدالیت وغیرہا ہمہ از عہد کرامت مہد حضرت مرتضیٰ تا انقراض دنیا ہمہ بواسطہ ایشان ست و در سلطنت سلاطین وامارت امرا ہمت ایشان را دخلے ہست کہ بر سیاحین عالم ملکوت مخفی نیست ص۱۱۲ ارباب این مناصب رفیعہ ماذون مطلق در تصرف عالم مثال وشہادت می باشند واین کبار اولی الایدی والابصار را میرسد کہ تمامی کلیات را بسوے خود نسبت نمایند مثلاً ایشان را میرسد کہ بگویند از عرش تا فرش سلطنت ماست ص۱۵۵) درین مقام بعضے خلیفۃ الانبیا شدند خلیفۃ الانبیا کسے ست کہ براے انصرام جمیع مہام اورا مقرر کردہ ماتحت نائب سازند ص۱۳۵ اورا در کنف ولایت خود گرفتہ و زیر سایہ کفالت تربیت خود آوردہ و چارہ تدبیر تکوینی وتشریعی خود میسازد ان پانچ شرکیات مین صاف صاف تصریحین ہین کہ ملٰئکہ واولیا کاروبار عالم کے مدبر ہین اولیا عالم کے کام جاری کرتے ہین اولیا کو تمام عالم مین تصرف کا اختیار کلی دیا جاتا ہو تمام کام اُنکے ہاتھ سے انصرام پاتے ہین بادشاہون کے بادشاہ بننے امیرون کی امیری پانے مین مولی علی کی ہمت کو دخل ہے اب تقویۃ الایمان کی سنیے اسکی ایک عبارت شروع کفریہ ۲۲ مین سن چکو بعض اور لیجیے

ص۷ اللہ صاحب نے کسیکو عالم مین تصرف کرنیکی قدرت نہین دی ص۲۲ جسکا نام محمد یا علی ہی وہ کسی چیز کا مختار نہین ص۲۹ کسی کام مین نہ بالفعل انکو دخل ہی نہ اسکی طاقت رکھتے ہین ص۲۸ جو کوئی کسی مخلوق کو عالم مین تصرف ثابت کرے اور اپنا وکیل ہی سمجھکر اُسکو مانے سو اوسپر شرک ثابت ہوتا ہی گو کہ اللہ کی برابر نہ سمجھے اور اُسکے مقابلے کی طاقت اُسکو نہ ثابت کرے (کفریہ ۶۲ تا ۶۸) صراط مستقیم ص۱۲۱ درین حالت اطلاع بر امکنۂ افلاک و سیر بعضے مقامات زمین کہ دور و دراز جائے وے بود بطور کشف حاصل می آید و آن کشفش مطابق واقع می باشد ص۱۲۴ برائے انکشاف حالات سموات و ملاقات ارواح و ملئکہ و سیر جنت و نار و اطلاع بر حقائق آنمقام و دریافت امکنۂ آنجا و انکشاف امری از لوح محفوظ ذکر یا حیّ یا قیوم ست (الی قولہ) و در سیر و دو مختار ست بالائے عرش نماید یا زیر آن و در مواضع آسمان نماید یا بقاع زمین الخ ص۱۲۵ برائے کشف قبور سبوح قدوس رب الملئکۃ والروح مقرر ست ص۱۲۶ برائے کشف ارواح و ملائکہ و مقامات آنہا و سیر امکنۂ زمین و آسمان و جنت و نار و اطلاع بر لوح محفوظ شغل دورہ کنند و باستعانت ہمان شغل بہر مقامیکہ از زمین و آسمان و بہشت و دوزخ خواہد متوجہ شدہ بسیر آنمقام احوال آنجا دریافت کنند و با اہل آنمقام ملاقات سازد الخ ص۱۲۹ برائے کشف وقائع آیندہ اکابر این طریقہ طرق متعددہ نوشتہ اند ص۱۵۸ آن عزیز با وجود وجاہت عند اللہ کامل النفس قوی التاثیر صاحب کشف صحیح باشد ص۱۶۶ اپنے پیر کو لکھا کشف بعلوم حکمت انجامیدان ساشت شرکیات مین صاف صاف کشف کی صحت کا اقرار ہے وہ بھی ایسا کہ اولیا کو زمین کے دور و دراز مقامات ظاہر ہوتے ہین بلکہ زمین کیا آسمانون کے مکانات اور ملائکہ و ارواح اور اُنکے مقامات اور جنت و دوزخ اور قبرون کے اندر کا حال اور آنے والے واقعات کھلجاتے ہین یہانتک

کہ عرش فرش سب مین اُنکی رسائی ہوتی ہے حتی کہ لوح محفوظ پر اطلاع پاتے ہین وہ اپنے اختیار سے زمین وآسمان مین جہان کا حال چاہین دریافت کرلین اور ان سب باتون کے حاصل کرنیکے طریقے خود ہی اس شخص نے بتائے کہ یون کرو تو یہ رتبے ملجائینگے یہ کشف یہ اختیار ہاتھ آئینگے اب تقویۃ الایمان کی پوچھیے صـ۲۰ جو کچھ کہ اللہ اپنے بندون سے معاملہ کریگا خواہ دنیا مین خواہ قبر مین خواہ آخرت مین سو اُنکی حقیقت کسیکو معلوم نہین نہ نبی کو نہ ولی کو نہ اپنا حال نہ دوسرے کا صـ۲۵ ان باتون مین سب بندے بڑے ہون یا چھوٹے سب یکسان بیخبر ہین اور نادان صـ۵۷ و ۵۸ جو کہ اللہ کی شان ہے اور اسمین کسی مخلوق کو دخل نہین سو اسمین اللہ کے ساتھ کسیکو نہ ملاوے مثلاً کوئی شخص کہے فلانی درخت مین کتنے پتے ہین یا آسمان مین کتنے تارے ہین تو اُسکے جواب مین یہ نہ کہے کہ اللہ ورسول جانے کیونکہ غیب کی بات اللہ ہی جانتا ہے رسول کو کیا خبر۔ سبحٰن اللہ وہان تو پیر جی کے ایک ایک مرید کو زمین وآسمان جنت و دوزخ حتّٰی کہ قبر کے حالات آئندہ کے واقعات لوح محفوظ و عرش اعظم غرض تین تلوک روشن تھے عرش و فرش مین ہر جگہہ کے حالات کا جان لینا اپنے اختیار مین تھا خود ان پیر جی کو وہ طریقے معلوم تھے کہ یون کرو تو یہ سب باتین روشن ہو جائینگی مگر معاذ اللہ محمد ﷺ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی انجانی یہان تک ہے کہ آسمان کے تارے تو ورکنار کیا دخل کہ ایک پیڑ کے پتے جان لین اگر کوئی انہین کہے کہ وہ کسی درخت کے پتون کی گنتی جانتے ہین تو اُس نے انہین اللہ کی شان مین ملادیا وہان تو بندگی کو وہ وسعت تھی یہان اگر خدائی اتنی تنگ ہوئی کہ ایک پیڑ کے پتے جاننے پر رہگئی حق فرمایا اللہ عزوجل نے ماقدروا اللہ حق قدرہ اللہ ہی کی قدر نہ کی جیسی چاہیے تھی

تقویۃ الایمان صـ۵۲ شرک سب عبادت کا نور کھو دیتا ہے کشف کا دعوے
کرنے والے اُسمین داخل ہین یعنی جیسے یہ شخص اور اسکے پیر کہ وہ اپنے اور یہ اُنکے
لیے کشف کا دعوی کرکے شرک مین ڈوبے کذلک العذاب ولعذاب
الاخرۃ اکبر لوکانوا یعلمون ٥ (کفریہ ۶۹) یہ نمونہ کفریات امام کفریہ ۶۹
الطائفہ تھا اتباع واذناب کہ اُسکے عقائد کو صحیح وحق جانتے اور اُسے امام وپیشوا
مانتے ہین لزوم کفر سے کیونکر محفوظ رہسکتے ہین شرح فقہ اکبر صـ۲۰۱
مجمع الفتاوے سے من تکلم بکلمۃ الکفر وضحک بہ غیرہ کفر ولو تکلم بہ مذکر وقبل
القوم ذلک کفروا الخ ترجمہ جو کلمہ کفر کہے اور دوسرا اُسپر ہنسے (یعنی راضی ہو اور
انکار نکرے) دونون کافر ہو جائین اور اگر کوئی واعظ کلمۂ کفر بولے اور لوگ اُسے
قبول کرین تو سب کافر ہون اعلام مین ہمارے علماے اعلام سے
کفر متفق علیہ کی فصل مین منقول ہے صـ۳۱ من تلفظ بلفظ الکفر یکفر (الی قولہ) وکذا کل من
ضحک علیہ اواستحسنہ اورضی بہ یکفر ترجمہ جو کفر کا لفظ بولے کافر ہو اسیطرح جو
اُسپر ہنسے یا اُسے اچھا سمجھے یا اُسپر راضی ہو کافر ہوجائے بحر الرائق ج ۵
صـ۱۲۳ من حسن کلام اہل الاہواء اوقال معنوی او کلام لہ معنی صحیح ان کان ذلک کفرا
من القائل کفر المحسن ترجمہ جو بد مذہبون کے کلام کو اچھا جانے یا کہے بامعنی ہے یا یہ
کلام کوئی معنی صحیح رکھتا ہے اگر وہ اُس قائل سے کلمہ کفر تھا تو یہ اچھا بتانیوالا کافر ہوگیا
(کفریہ ۷۰) ان صاحبون کی قدیمی عادت دائمی خصلت کہ جس مسلمان کو کسی امام کفریہ ۷۰
کا مقلد پائین بے دھڑک اُسے مشرک بتائین بحکم ظواہر احادیث کثیرہ صحیحہ وروایات
فقہیہ معتمدہ رجیحہ انپر حکم کفر عائد ہونیکو بس ہے طرفہ یہ کہ اس فرقہ ظاہریہ کو ظاہر احادیث

ہی پر عمل کا بڑا دعوی ہے صحیح بخاری ج ۲ ص ۹۰۱ صحیح مسلم ج ۱ ص ۵۷
عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کا ارشاد ایما امرئ قال لاخیہ کافر فقد باء بہا احدہما ان کان کما قال والا رجعت الیہ ترجمہ
یعنی جو کسی کلمہ گو کو کافر کہے ان دونون مین ایک پر یہ بلا ضرور پڑے اگر جسے کہا وہ سچ
کافر تھا جب تو خیر ورنہ یہ لفظ اسی کہنے والے پر پلٹ آئیگا صحیح بخاری ص ۸۹۳ صحیح مسلم
ص ۵۷ ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ کی تحدیث حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم
کی حدیث۔ لیس من دعا رجلا بالکفر او قال عدو اللہ ولیس کذلک الا حار علیہ ترجمہ
جو کسیکو کفر پر پکارے یا خدا کا دشمن کہے اور وہ حقیقت مین ایسا نہو تو اسکا یہ کہنا
اسی پر پلٹ آئے حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ مطبوعہ مصر ۱۲۷۶ھ ج ۲ ص ۱۵۶
کذلک یا مشرک ونحوہ ترجمہ اسیطرح کسیکو مشرک یا اسکے مثل کوئی لفظ کہنا کہ وہ
مشرک نہ تھا تو کہنے والا خود مشرک ہوگیا) مین کہتا ہون یہ معنی خود انھین حدیثون سے
ثابت کہ ہر مشرک دشمن خدا ہے۔ تقویۃ الایمان ص ۴۴ مشرک ہین اللہ سے
پھرے ہوئے رسول کے دشمن تو مشرک کہنا خدا کا دشمن کہنا ہوا اور اسکا پلٹنا خود
حدیث مین فرمایا بلکہ اسی حدیث مین ارشاد ہوا کہ فاسق کہنا بھی پلٹتا ہے تو مشرک
تو کہین بدتر ہے شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمعیل النابلسی پھر حدیقہ ندیہ
ج ۲ ص ۱۴۰ و ص ۱۵۶ لو قال المسلم کافر کان الفقیہ ابوبکر الاعمش یقول کفر وقال غیرہ
من مشایخ بلخ لا یکفر واتفقت ہذہ المسئلۃ ببخارا فاجاب بعض ائمۃ بخارا انہ یکفر فرجع
الجواب الی بلخ انہ یکفر فمن افتے بخلاف قول الفقیہ ابی بکر رجع الی قولہ اھ ملتقطاً ترجمہ
جو کسی مسلمان کو کافر کہے امام ابوبکر اعمش فرماتے تھے کافر ہوگیا اور دیگر مشایخ بلخ

فرماتے کافر نہوا پھر یہ مسئلہ بخارا مین واقع ہوا بعض ائمہ بخارا شریف نے حکم کفر دیا یہ جواب پلٹ کر بلخ مین آیا تو جو پہلے امام ابوبکر کے خلاف فتوی دیتے تھے انھون نے بھی اسیطرف رجوع فرمائی شرح فقہ اکبر صنہ ۲۲۰ رجع الکل الی فتوی ابی بکر البلخی وقالوا کفر الشاتم ترجمہ سب ائمہ اُسی فتوے کی طرف پلٹ آئے اور فرمایا مسلمان کو ایسی گالی دینے والا خود کافر ہے عالمگیری ج ۲ صنہ ۲۸۰ ذخیرہ سے برجندی شرح نقایہ مطبع لکھنؤ ج ۴ صنہ ۲۵ فصول عمادی سے حدیقہ صنہ ۱۴۱ وصنہ ۱۵۶ احکام حاشیہ درر سے خزانۃ المفتین ج ۱ کتاب السیر اخر فصل الفاظ الکفر جامع الفصولین ج ۲ صنہ ۳۱۱ قاضی خان سے بزازیہ ج ۳ صنہ ۳۳۲ رد المحتار مطبع استنبول ج ۳ صنہ ۲۸۳ نہر الفائق وغیرہ سے المختار للفتوی فی جنس ہذہ المسائل ان القائل بمثل ہذہ المقالات ان کان اراد الشتم ولا یعتقدہ کافرا لا یکفر وان کان یعتقدہ کافرا فخاطبہ بہذا بناء علی اعتقادہ انہ کافر یکفر ترجمہ اس قسم مسائل مین فتوی کے لیے مختار یہ ہے کہ مسلمان کو اسطرحکا کوئی لفظ کہنے والا اگر صرف دشنام ہی کا ارادہ کرے اور دل مین کافر نجانے تو کافر نہوگا اور اگر اپنے مذہب کی رو سے اُسے کافر سمجھتا ہے اس بنا پر یون کہا تو کافر ہو جائیگا) درمختار صنہ ۲۹۱ شرح وہبانیہ سے یکفر ان اعتقد المسلم کافرا بہ یفتے ترجمہ مسلمان کو کافر سمجھے تو خود کافر ہے اسی پر فتوی ہے) جامع الرموز مطبع کلکتہ ۱۲۷۴ھ ج ۴ صنہ ۶۵۱ المختار انہ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ مختار یہ ہے کہ اُسے اپنے مذہب مین کافر جانکر کہا تو کافر ہو گیا مجمع الانہر طبع استنبول ج ۱ صنہ ۵۶۶ لو اعتقد المخاطب کافرا کفر ترجمہ اپنے عقیدے مین ایسا سمجھکر کہے تو کافر ہے) اس مذہب مختار و ماخوذ للفتوی و مفتی بہ

نقول علماء ہر سہ مسلک

پر بھی اس طائفہ تالفہ پر صراحۃً کفر لازم کہ وہ قطعاً یقیناً اپنے اعتقاد سے مسلمانون کو
مشرک کہتے ہین اُنکا یہ عقیدہ اُنکی کتب مذہب مین صاف مصرح ہے تو
باتفاق مذاہب مذکورہ فقہائے کرام انھین لزوم کفر سے مفر نہین کذلک
العذاب ولعذاب الآخرۃ اکبر لو کانوا یعلمون ○ تذییل
جلیل یہ بطور نمونہ طائفہ حائفہ اور اُسکے امام کے کفری اقوال اور اُنپر کتب ائمہ دین
سے احکام کفر واشد الضلال تھے جسکا شمار بظاہر ستر کفریات
تک پہونچا اور حقیقۃً دیکھیے تو بیشمار ہین کہ سات سے گیارہ تک پانچ کفریون
کے کلمات مین ہر کلمہ صد ہزار کفریہ کا خمیرہ ہے یوہین کفریہ ۲۳ و ۲۹ بھی مجمع
کفریات کثیرہ ہے ستر کیا ان مین سے جس ایک کو چاہیے ستر کر دکھایئے تو
اب ان کفریات کو خواہ ستر کہیے خواہ ستر ہزار کفریات ٹھہرایئے
اور کیون نہ ہو کہ وہان عمر بھر یہی کمایا تھا پڑھا لکھا سب اِسمین گنوایا تھا مشقین چڑھی
تھین مہارتین بڑھی تھین ایک ایک قول مین ہزار ہزار کفریے بول جانا وہان کیا
بات تھی یہان قصد استیعاب آب دریا پیمودن وذرات ریگ شمردن کے
قبیل سے ہے لہذا اس طرف سے عطف عنان کیجیے اور انکے اقوال خاصہ پر
خاک ذلت ڈالکر بہت مشائخ کرام کے نزدیک اس سارے فرقہ متفرقہ اور اسکے
تمام طوائف سابقہ ولاحقہ کا ایک کفریۂ عامہ متعدیہ سن لیجیے کہ انھین کافر کہنا
واجب ہے واضح ہو کہ وہابیہ منسوب بہ عبدالوہاب نجدی ہین یہ ابن عبدالوہاب انکا معلم
اول تھا اُس نے کتاب التوحید لکھی جسمین اپنے فرقہ خبیثہ کے سوا تمام اہل اسلام کو کھلم
کھلا مشرک بنایا اور حرمین طیبین زادہما اللہ شرفا وتکریما پر چڑھائی کرکے کوئی دقیقہ

مختلف صفحہ ٥ [illegible]

[illegible] الایمان [illegible] العطایا [illegible]

[illegible] سیف الجبار [illegible] الصوارم [illegible]

[illegible] علما کی [illegible] علی الوہابیہ [illegible]

[illegible] فتاوی [illegible] الحرمین [illegible]

[illegible] کتاب [illegible] رسالہ [illegible] علمای [illegible]

[illegible] الملحدہ [illegible] المکفرہ [illegible]

[illegible] نجدی [illegible] الاسلام [illegible]

[illegible] سبیل السداد [illegible]

تصنیف المصنف العلامہ [illegible] العالی

گستاخی و بے ادبی و شرارت و ظلم و قتل و غارت کا اٹھا نہ رکھا تقویۃ الایمان اسی کتاب التوحید کا ترجمہ ہے اسکا حال کتاب مستطاب سیف الجبار کے مطالعہ سے کھلتا ہے یہ فرقۂ حادثہ گروہ خوارج کی ایک شاخ ہے جنھون نے سب مین پہلے حضرت امیر المومنین مولی المسلمین سیدنا مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم پر خروج کیا اور اسد اللہ القہار کی ذو الفقار کافر شکار سے دار البوار کا رستہ لیا جنکی نسبت حدیث مین آیا کہ وہ قیامت تک منقطع نہونگے جب انکا ایک گروہ ہلاک ہوگا دوسرا سر اٹھائیگا یہان تک کہ انکا پچھلا طائفہ دجال لعین کے ساتھ نکلیگا بموجب اس وعدۂ صادقہ کے یہ قوم مغضوب ہمیشہ فتنے اٹھایا کی تیرہ صدی کے شروع مین اسنے دیار نجد سے خروج کیا اور بنام نجدیہ مشہور ہوئے جنکا پیشوا الشیخ نجدی تھا اسکا مذہب میان اسمعیل دہلوی نے قبول کیا اور اسکی کتاب کا ترجمہ بنام تقویۃ الایمان کہ حقیقۃً تفویت الایمان ہے ان دیار مین پھیلایا اور بلحاظ معلم اول وہابیہ و بنظر معلم ثانی اسمعیلیہ لقب پایا اس طائفہ طائفہ کا ہمیشہ سے یہی مذہب رہا ہے کہ دنیا مین وہی موحد و مسلم ہین باقی سب معاذ اللہ مشرک کافر

رد المحتار ج ۳ ص ۳۰۹ قولہ ویکفرون اصحاب نبینا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم علمت ان ہذا غیر شرط فی مسمی الخوارج بل ہو بیان لمن خرجوا علی سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہ والا فیکفی فیہم اعتقادہم کفر من خرجوا علیہ کما وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوہاب الذین خرجوا من نجد و تغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم اعتقدوا انہم ہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون واستباحوا بذلک قتل اہل السنۃ وقتل علمائہم حتی کسر اللہ تعالی شوکتہم وخرب بلادہم وظفر بہم عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین والف ترجمہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو معاذ اللہ کافر کہنا

کچھ خارجیون کے لیے ضروری نہین بلکہ خاص یہ اُن خارجیون کا بیان حال ہے جنھون نے
ہمارے آقا مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم پر خروج کیا تھا خارجی ہونیکو اتنا کافی ہے
کہ جنپر خروج کرین انھین اپنے عقیدے مین کافر جانین جیسا ہمارے زمانے مین عبدالوہاب
کے پیرون سے واقع ہوا جنھون نے نجد سے نکلکر حرمین شریفین پر ظلماً قبضہ کیا اپنے آپکو حنبلی
بتاتے تھے مگر اُنکا مذہب یہ کہ صرف وہی مسلمان ہین اور جو اُنکے خلاف مذہب ہین مشرک
ہین اسی بنا پر اُنھون نے اہلسنت و علمائے اہلسنت کا شہید کرنا حلال ٹھہرالیا یہانتک
کہ اللہ عزوجل نے اُنکی شوکت توڑی اُنکے شہر ویران کیے مسلمانون کے لشکر کو
اُنپر فتح دی سنہ ۱۲۳۳ بارہ سو تینتیس ہجری مین) یہان سے توانکی اصل نسل و مذہب
و مشرب معلوم ہو لیے اب علمائے کرام سے انکا حکم سُنیے بزازیہ ج ۳ ص ۳۱۸
یجب اکفار الخوارج فی اکفارہم جمیع الامۃ سواہم ترجمہ خارجیون کو کافر کہنا واجب ہے
اس بنا پر کہ وہ اپنے سوا تمام امت کو کافر کہتے ہین) ظاہر ہوا کہ یہ خصلت خبیثہ انھین آجکل ہین
بلکہ ہمیشہ سے انکے اگلے پچھلے سب اسی مرض مین گرفتار تھے جسپر مشایخ مذہب رحمہم اللہ
تعالیٰ نے انھین کافر جانا اور اُنکی تکفیر کو فرض واجب مانا لطف یہ کہ جناب شاہ
عبدالعزیز صاحب بھی انھین مشایخ کرام کے موافقت فرماتے بلکہ تکفیر خوارج کو مجمع
علیہ بتاتے ہین تحفہ اثنا عشریہ ص ۳۲۷ محارب حضرت مرتضیٰ اگر از راہ عداوت و بغض
ست نزد اہلسنت کافر ست بالاجماع و ہمین ست مذہب ایشان در حق خوارج بالجملہ ماہ
نیم ماہ و مہر نیم روز کیطرح ظاہر و زاہر کہ اس فرقہ متفرقہ یعنی وہابیہ اسمعیلیہ اور اسکے امام
نافرجام پر جزماً قطعاً یقیناً اجماعاً بوجوہ کثیرہ کفر لازم اور بلا شبہہ جماہیر فقہائے کرام
و اصحاب فتوی اکابر و اعلام کی تصریحات واضحہ پر یہ سب کے سب مرتد کافر باجماع ائمہ

حاشیہ متعلق صفحہ ۱۰۷

میں شک نہیں کہ اس گروہ ناحق
پژوہ پر ہزاروں وجہ سے کفر لازم اور بحکم فقہائے کرام
کی تصریحیں انکے صریح کفر پر ہیں نسأل اللہ تعالی العفو والعافیة
فی الدین والدنیا والآخرة **تنبیہ نبیہ** یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا
مگر اللہ تعالی کی بیشمار رحمتیں بیحد برکتیں ہمارے علمائے کرام عظمائے اسلام محتاطین کلمۂ
خیر الانام علیہ وعلیہم الصلوۃ والسلام پر کہ یہ کچھ دیکھتے وہ کچھ سخت وشدید ایذائیں پانے پر بھی اس طائفہ
تالفہ کے پیرو پیرو سے ناحق ناروا بات بات پر سچے مسلمانوں کی نسبت حکم کفر و شرک سنتے
ابی ناپاک وغلیظ گالیاں کھاتے ہیں بااینہمہ نہ شدت غضب دامن احتیاط انکے ہاتھ سے چھڑاتی ہے نہ ان نالائق ولا یعنی
جنونوں پر قوت انتقام حرکت میں آتی ہے وہ اب تک یہی تحقیق فرما رہے ہیں کہ لزوم والتزام میں فرق ہے اقوال کا کلمۂ کفر ہونا
اور بات اور قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتیں گے سکوت کرینگے جب تک ضعیف سا ضعیف احتمال ملیگا حکم کفر
جاری کرتے ڈرینگے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ نے اس مبحث کا قدرے بیان آخر رسالہ **سبحٰن السبوح عن عیب کذب مقبوح** ۱۳۰۷
میں کیا اور وہاں بھی باآنکہ اس امام وطائفہ کے معروف ایک مسئلہ امکان کذب میں **اٹھتر ۷۸** وجہ سے لزوم کفر کا ثبوت دیا حکم
کفر سے کف لسان ہی کیا بالجملہ اس طائفہ خائفہ خصوصاً انکے پیشوا کا حال مثل یزید پلید علیہ ما علیہ کے ہے کہ محتاطین نے
اوسکی تکفیر سے سکوت پسند کیا ہاں یزید اور انکے امام عنید میں اتنا فرق ہے کہ اوس خبیث سے ظلم وفسق وفجور متواتر ہوئے کفر
متواتر نہیں اور ان حضرات سے سب کلمات کفر اعلی درجہ تواتر پر پہنچ گئے ہم براہ احتیاط تکفیر سے زبان روکیں لیکن انکے
نزدیک بحکم فقہائے کرام ان پر بوجوہ کثیرہ کفر لازم
اسلام کے فقہائے کرام امام ابن حجر مکی قدس سرہ زمانے میں بین اہل الصلوۃ
والعیاذ باللہ العظیم الا انہ **وکفی بهذا خسارا** اور نقص بیطا اللہ
مرتد اعلی قول جماعة
عزوجل پناہ دے اور دین حق پر دنیا سے اوٹھائے آمین
والحمد للہ رب العالمین واللہ سبحٰنہ
وتعالی اعلم وعلمہ جل مجدہ
اتم واحکم ۱۲
سلمہ ربہ

ان سب پر اپنے تمام کفریات ملعونہ سے بالتصریح توبہ و رجوع اور از سرِ نو کلمۂ اسلام پڑھنا فرض و واجب اگرچہ ہمارے نزدیک مقام احتیاط میں اکفار سے کفِ لسان ماخوذ و مختار و مرضی و مناسب واللہ سبحٰنہ و تعالےٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم الحمد للہ کہ یہ اجمالی اجلالی جواب باصواب غرۂ جمادی الاخرہ روز مبارک جمعہ فاخرہ سنہ ۱۳۱۲ ہجریہ طاہرہ کو بدرسما سے ختام اور بلحاظ تاریخ

الکوکبۃ الشہابیۃ فی کفریات ابی الوہابیۃ

(نام ہوا)

نسأل اللہ تعالیٰ ان یدیمنا علی الایمان والسنۃ ویختم لنا علی دینہ الحق العظیم المنۃ ویدخلنا بجاہ حبیبہ الکریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم فرادیس الجنۃ وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدنا و مولانا محمد سید الانس والجنۃ وعلی آلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین والحمد للہ رب العٰلمین۔

کتبہ

عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی عفی عنہ بمحمدن المصطفےٰ النبی الامی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم



فائدہ

اس تحریر سے مقصود دو امر محمود **اولاً** عامہ مسلمین و برادران دین پر اظہار مبین کہ مذہب وہابیہ ایسی ضلالتون پر مشتمل اور اوسکا امام الطائفہ ایسی شناعتون کا موجد و قائل **ثانیاً** برائے وہابیہ پر عرض ہدی و خوف خدا کہ دیکھو کیسے کو امام بنا سکتے ہو اندھیری رات مین کس مشعل مین کئے پیچھے جاتے ہو تھوڑی دیر کا اندھیرا ہے دم کے دم مین سویرا ہے ع بروز حشر شود ہمچو صبح معلومت ٭ کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور ٭ غصے سے کام نہین چلتا بگڑنے سے مذہب نہین سنبھلتا **انما اعظکم بواحدۃ** اک ذرا تعصب و نفسانیت و حمایت امام و حمیت جاہلیت سے جدا ہو کر للہ فی اللہ اس تحریر پر نظر کیجیے سب کتابون کے نشان صفحات بتا دیے ہین جسمین شبہ ہو تطبیق کر لیجیے پھر اگر نگاہ انصاف مین تمھارے مذہب و امام مذہب پر یہ الزامات قائم ہون تو خدا سے ڈرو کفریات و ضلالت پر اصرار نکرو بدین کی پیروی کا دم نہ بھرو اور اگر طاقت جواب ہے تو کیون پیچ و تاب ہے ہمین گو وہین میدان اظہار حق سے کیون خائف و ترسان آدمی بنکر اور کی سنتی اپنی کہی ہان ایک مکابرہ و عناد کی نہین ہے یہ ایک نمونہ ہے اس سے فارغ ہو تو اور سننا ہے اوس سے بھی سلامت نکلیے تو آگے چلیے یہانتک کہ حق ایک طرف کھلجائے جید و ردی میزان عدل مین تلجائے اے رب میرے ہدایت فرما انک انت السمیع القریب وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب ١٢ سل السیوف

فائدہ

بحمد اللہ تعالی اس رسالے نے اپنے ناظرین کو اس امر کی تحقیق مین کوئی دقت باقی نرکھی
صرف اتنا کام رہا کہ جو اپنی آنکھون دیکھا چاہی اوسکی کتابو مین صفحے کے نشانون سے وہ عبارتین
نکالے پھر ایسے ہی نشان سے کتب ائمہ وعلما مین اونکی نسبت حکم کفر دیکھے دکھالے وہ
کتابین جنسے ہمنے انکے اقوال کا کلمات کفر ہونا ثابت کیا یہ ہین قرآن عظیم صحیح بخاری شریف
صحیح مسلم شریف فقہ اکبر تصنیف حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالی عنہ درمختار علمگیری
فتاوی قاضی خان بحر الرائق نہر الفائق اشباہ والنظائر جامع الرموز برجندی شرح نقایہ
مجمع الانہر شرح وہبانیہ رد المحتار شرح الدرر والغرر للعلامۃ اسمعیل النابلسی حدیقہ ندیہ شرح
طریقہ محمدیہ للعلامۃ عبد الغنی النابلسی نوازل امام فقیہ ابو اللیث فتاوی ذخیرہ امام برہان محمود
فتاوی خلاصہ فتاوی بزازیہ فتاوی تاتارخانیہ مجمع الفتاوی معین الحکام علامہ طرابلسی
فصول عمادی خزانۃ المفتین جامع الفصولین جواہر اخلاطی تکملہ لسان الحکام الاعلام بقواطع
الاسلام للامام ابن حجر المکی الشافعی شفا شریف للامام القاضی المالکی شرح الشفا للملا علی القاری نسیم الریاض
للعلامۃ الشہاب الخفاجی شرح المواہب للعلامۃ الزرقانی المالکی شرح فقہ اکبر للعلامۃ القاری شرح العقائد العضدیہ للمحقق الدوانی
الشافعی الحدیقۃ السنیہ للعلامۃ السید شریف مولانا احمد زینی دحلان المکی الشافعی الدر الثمین للشاہ ولی اللہ الدہلوی تحفہ اثنا عشریہ
شاہ عبد العزیز صاحب دہلوی تفسیر عزیزی شاہ صاحب موصوف موضح القرآن شاہ عبد القادر صاحب دہلوی برادر شاہ صاحب ممدوح یہانتک کہ خود
تقویۃ الایمان اور اوسکا دوسرا حصہ تذکیر الاخوان وغیرہا اور نیز اسمعیل دہلوی کی احیاء العلوم امام حجۃ الاسلام غزالی شرح عقائد
النسفی علامہ سعد تفتازانی میزان الشریعۃ الکبری امام عبد الوہاب شعرانی مکتوبات جناب شیخ مجدد الف ثانی
حجۃ اللہ البالغہ و انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ہر دو تصنیف شاہ ولی اللہ صاحب یہانتک کہ مسک الختام
شرح بلوغ المرام تصنیف نواب صدیق حسن خان بھوپالی ظاہری آنجہانی وغیرہا سے ۱۲

ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنہم اللہ

الحمد للہ رسالہ مبارکہ سل السیوف الہندیہ علی اوہام باطلہ بعض حضرات نجدیہ کے دفع و تذلیل و دہلوی اسمٰعیل و حامیان اسمٰعیل کی تجہیل و تضلیل میں یہ رسالہ ہے بنام تاریخی

صمصام سنت بگلوئے نجدی

١٣١٨

تصنیف لطیف حامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی فگن مولانا قاضی حافظ محمد عبد الوحید صاحب حنفی فردوسی عظیم آبادی منتظم رسالہ تحفہ حنفیہ سلمہ اللہ عن شر الاعادی

مطبع اہلسنت و جماعت واقع شہر بریلی میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی ارسل الکوکبۃ الشہابیۃ علی کفریات ابی الوہابیہ والصلاۃ والسلام علی من علمنا سل السیوف الہندیہ علی کفریات بابا النجدیہ صلوات اللہ تعالی وسلامہ علی الحبیب وآلہ وصحبہ وحزبہ المنعمین بنوالہ آمین۔ اما بعد فقیر خادم سنت اہلسنت وفدائے اہل حق وتحقیق محمد عبدالوحید حنفی فردوسی مدعو بہ غلام صدیق وقاہ اللہ شر کل ضال وزندیق وسقاہ رحیق الحق الحقیق بقبول اصحاب الصدق والتصدیق نے رسالہ مبارکہ سل السیوف الہندیہ علے کفریات بابا النجدیہ تالیف لطیف حضرت عالم اہلسنت فاضل بریلوی دام ظلہم العالی ۲۷ ماہ مبارک محرم الحرام ۱۳۱۶ھ کو بصیغہ رجسٹری رسید طلب جناب مفتی لطف اللہ صاحب جج حیدرآباد وصدر ندوہ ومولوی محمد علی صاحب کانپوری ناظم ندوہ ومولوی سلیمٰن صاحب پھلواروی جان وجانان ندوہ کی خدمتوں میں حاضر کیا تھا ناظم صاحب نے تو منکر ہو کر واپس فرمادیا اور پچھلے صاحب کے یہاں سے بھی واپس آیا جناب صدر صاحب نے کچھ جواب عطا نفرمایا مگر حیدرآباد میں شاید کوئی بزرگوار مولوی عبداللہ نامی مدرس دوم مدرسہ محبوبیہ ہیں اُنکے نام سے ایک عنایت نامہ فقیر کے نام آیا جس میں مولوی صاحب کے (خواہ وہ واقعی مولوی عبداللہ صاحب عیانی

ہون یا کوئی اور صاحب نہمانی حسل السیوف کا بال بیکا نہوسکا مگر سارا غصہ فقیر پر
اوتارا اور اپنے کمالات عالیہ کا اظہار فرمایا عالم آشکارا ہے ہر ذی عقل ادنی ذی علم
بھی سرکاری تحریر شریف کو دیکھکر براہ انصاف صاف کہدیگا کہ حضرت نے نہ مجیب کا
جواب سمجھے نہ سائل کا سوال حتی کہ خود اپنا لکھا سمجھنا محال رسالے مین جسقدر عبارات
ائمہ کرام و علماے اعلام سے استناد تھا اصلا کسی سے جواب ندیا بعض کفریات
کے عذر و تاویل سے بھی اعراض کیا بلکہ اُن مین بعض کا خود مکرر ارتکاب لیا اور
اُنکے علاوہ بکثرت کفریات کو اپنے کلام مین جلوہ دیا طرح طرح سے حضرت مجیب
اور اُنکے سوا حضرات اکرام صوفیہ عظام پر افترا کا غلو جا بجا توجیہ القول بما لا یرضی
بہ قائلہ جا بجا تحریف و تبدیل اور تمام تاویل کہین صرف اتنے ہی جواب پر قناعت
فرمائی کہ مراد کچھ تھی آپ نے کچھ بنائی اور وہ کچھ کیا تھی یہ خود نہ بن آئی اسمٰعیل پر سے
دفع الزام کو جہل و کذب الٰہی کی تجویز نکالی باتون باتون مین نبی صلے اللہ تعالی
علیہ وسلم کو دشنام صریح دینی جائز ٹھہرائی نماز وغیرہ عبادات کو حرام مانا تنزیہ
الٰہی کے تمام مسائل کو باطل جانا شریعت محمدیہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کو
خاص اصول عقائد دینیہ مین ناقص و ناتمام قرار دیا غیر نبی کو نبی بنانے کا ساز و سامان
کر لیا ضلالات شنیعہ کو نہایت ہلکا بتایا حتی کہ لزوم کفر کو صرف خلاف اولے
ٹھہرایا حمایت اسمٰعیل مین تکفیر مسلمین کا وہ جوشش بڑھا کہ ہزارون مسلمین پر بلا وجہ حکم کفر
جڑا حتی کہ صوفیہ کرام کو کافر ٹھہرایا صدہا ائمہ اعلام کو مخالف اسلام بنایا حد یہ کہ خود
اسمٰعیل کی تکفیر بھی جائز مان لی انتہا یہ کہ طرح طرح سے خود اپنی ہی تکفیر کی دل مین ٹھان
لی جس امر پر سارا غصہ تھا یعنی اسمٰعیل پر لزوم کفر آنا اُسکا تو خود صریح اقرار جلیل مگر جب غصہ

کے سیل مین دریاے تکفیر باڑھ پر آیا تو نہ آپ بچے نہ اسمٰعیل غرض انواع
کمالات لطیفہ ظاہر فرمائے اور لطف یہ کہ ساتھ ہی جواب نہ بھیجنے کے احکام آئے
گر فقیر بحمد اللہ تعالیٰ نہ کمین کا بیچ نہ دوے کا رکن تھا کہ اظہار حق مین سکوت روا
رکھتا لہذا اُس نامہ نامی کا جواب خدمت گرامی مین وارد کرہی دیا اور اب ملاحظۂ
برادران سنت کے لیے صورت رسالہ مین شایع کیا کہ مسلمان دیکھین حضرات
وہابیہ اپنے امام کی حمایت مین نہ خدا کو چھوڑین نہ رسول کریم کو حتی کہ فرط غضب
مین ہوش گنوا کر اپنے دم کو بچائین نہ اُس امام لئیم کو جسکے لیے سب سے بگاڑین
جوش مین آئین تو اُسپر بھی جھاڑین یہ دین و دیانت ہے یہ حیا و انصاف نعوذ باللہ
من شر الاعتساف **صمصام سنیت بگلوئے نجدیت** (۱۳۱۱) اس رسالے
کا نام اور یہی اسکی تاریخ آغاز و انجام و علی اللہ التوکل و بہ الاعتصام۔

نقل نامہ مولوی صاحب بنام فقیر غفرلہ الواہب

بخدمت اقدس جناب مولانا مولوی عبد الوحید صاحب حنفی سلمہ ربہ۔
مخدومی بعد سلام مسنون عرض ہے کہ مجکو اس مرتبہ رسالہ حنفیہ پر چند شبہات ہوئے
ہین وہ یہ کہ ایمان کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح کفر بھی قلب سے متعلق
ہونا چاہیے بغیر انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے چنانچہ آیات و احادیث کثیرہ
اسپر دال ہین الذین آمنوا و عملوا الصالحات۔ و قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا الآیہ
الایمان ان تؤمن باللہ و ملائکتہ الحدیث ہلا شققت قلبا الحدیث الی غیر ذلک پس انکار
ماجاء بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بیشک کفر ہے بشرطیکہ ماجاء بہ نص قطعی سے ثابت ہو
اور اپنے معنی مین صریح ہو اور یہ بھی ظاہر ہے کہ لزوم کفر کفر نہین بلکہ التزام کفر کفر ہے

پس سوال اول مین جو آپ لکھتے ہین کہ صراحۃً لازم کہ اُس سے بالفعل علم غیب حاصل
نہین انتہی اور اس لزوم سے کفر کا فتویٰ دیتے ہین بعید از انصاف ہے اگر آیۃ
لیعلم اللہ کو ملاحظہ فرمایا ہوتا اور اُسکی تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہوتی البتہ
علم قدیم باریتعالیٰ کی نسبت غیبت رہونیکی قائل کے کلام مین صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چندان
مضائقہ نہ تھا اسیطرح سوال دوم مین بھی وقوع کذب ثابت نہین ہوتا ہان لزوم
سے جہان اور جسکا چاہو کفر ثابت کرو اختیار ہے لیکن یہ طریقہ اصول اسلام کے
بالکل خلاف ہے حالانکہ امتناع کذب باری پر فریقین متفق ہین صرف امتناع بالذات
اور بالغیر مین اختلاف ہے جو کسی دلیل سے مستحق تکفیر نہین ہو سکتا ہان یہ امر دوسرا ہے
کہ امتناع بالذات مرجح اور یا قوی ہو چونکہ یہ خلاف فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے اُس این
انکار ما جائز نہین ہے اور سوال سوم مین جو حق تعالیٰ کی دستگیری اور الہام کا ذکر ہے
جیساکہ بزرگون نے کتب تصوف مین لکھا ہے موجب کفر نہین ہو سکتا ورنہ نعوذ باللہ
تکفیر جملہ بزرگان دین لازم آئیگی جو ہرگز ہرگز جائز نہین اور سوال چہارم مین بھی کفر ثابت
نہین کیونکہ اُس کلام کے یہ معنی ہین کہ بجز حق تعالیٰ کے کسیکو معبود نجانو یہ معنی نہین کہ
جنت و نار و ملائکہ و کتب آسمانی و انبیا علیہم السلام کو مت مانو نعوذ باللہ ہان آپ نے
اُن الفاظ سے یہ معنی خلاف سیاق و سباق بطور لزوم کے نکال لیے جن سے کفر ثابت
نہین ہو سکتا چونکہ عوام کالانعام نے خداے تعالیٰ کو چھوڑکر دوسرون کو اپنا پورا حاجت
روا بنا لیا ہے ایسے محل پر یہ الفاظ کسی نے لکھے ہین تو وہ کیونکر کافر ہوگیا ہان کسی کے ذمہ کفر
کو تھوپ دینا مضمون دوسرا ہے اور سوال پنجم مین قائل کچھ کہتا ہے اور آپ اُسکو کافر
بنانیکے واسطے دوسری تقریر کرتے ہین ذرا خدا کے لیے پھر اُن الفاظ کو نظر انصاف سے

ملاحظہ فرمایئے کیونکہ اُس کلام کی سند مین سب کتب تصوف متحد اللفظ ہین اور سوال ششم مین دیکھنا چاہیے کہ قائل کی نیت مین اگر نعوذ باللہ تحقیر شان رسالت مآب صلعم منظور ہے تو بیشک کفر ہے اور صرف نماز تصورین کا فرق بتانا مقصود ہے اسطرح کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین و محبوب رب العالمین ہین انکا تصور بوجہ کمال تعظیم و تکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا تو کفر نہین ہو سکتا اور سوال ہفتم مین وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین تک ہوا ہو کہ بوجہ اختلاف رائے کے بعض نے ایک واقعہ کو گذشتہ لیا اور بعض نے آیندہ رکھا اسمین کفر لازم نہین آتا اور جو ہو بھی تو وہی لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین ورنہ ایسے لزوم سے نعوذ باللہ سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین باقی آپ نے جو آخر مین لزوم و التزام کا فرق لکھا ہے یہی چاہیے کہ نفس دلائل پر نظر کیجاوے اور اپنی قلبی خواہش و سب و شتم سے قطع نظر کر کے دیکھا جاوے تو مطلع صاف ہے صرف اولی و عدم اولی غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف رہجائیگا جسکی وجہ سے باہمی اتفاق مثل سابق زمان کے ہو جائیگا۔ آپکی تحریر سے کمال غصہ و غضب نمایان ہے شاید بوجہ کمال حزم و تقوی ایسے الفاظ برآمد ہوئے ہون ورنہ مومن لعان نہین ہوا کرتا حالانکہ حدیث شریف مین غصہ کے وقت ضبط کرنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ انصاف کی امید نہین ہوتی مین نے اس غرض سے چند الفاظ مختصر عجلت مین عرض کیے ہین کہ آپ کو متنبہ کر دون کہ تمام علما و فضلا ہندوستان کے شہید دہلوی کے مکفر نہین مگر بعض علما جنکو بطور ورثہ کے تکفیر وغیرہ ملی ہے وہ مجبور و معذور ہین وہ انکو سب و شتم کو مثل روافض کے داخل دین اسلام سمجھتے ہین اور عجب عجب تاویلات

وتسویلات سے کفر ثابت کرتے ہین جسکو کوئی عالم ربانی وفاضل حقانی پسند نہین کرتا
مجکو جواب ارسال فرمانیکی ضرورت نہین ہان اس اجمال کو دس بیس جزو مین مفصل
عرض کرسکتا ہون بشرطیکہ کوئی تعلیم کرلے اور جبکہ اعجاب بکل ذی رأے برایہ اس
زمانہ مین شائع ہے لہذا اسی مختصر پر کفایت کرتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اسکے
جواب کی فکر نکرینگے ہان اگر صرف قرآن شریف واحادیث صحیحہ سے کسی کا کفر
ثابت ہوجاوے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو لوگ مشائخین مین سے دعوی الوہیت
کرتے ہین اور خدا اور بندہ مین صرف اعتباری فرق بتلاتے ہین اور حضرت غوث
پاک کو بھی وقت مصیبت کے یا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کو پکارتے ہین اور
نعل صاحب کو اپنا حاجت روا اعتقاد کرتے ہین اور مساجد کو چھوڑ کر قبور کو آباد کرتے
ہین اور عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین بلکہ مرید ہونا فرض اور سال مین ایکبار
فاتحہ درود کردینا اور اپنے پیر کو اپنا خدا تصور کرنا اور احکام شرع شریف کی تحقیر
کرنا اور علما کو حقیر جاننا اور ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا انکا دین
ومذہب ہو ایسے لوگون کو بھی خدا ارا ہم لیشش سے بچیو اور انکو اسی جہالت سے
نکالے نہ یہ کہ تسبیح تکفیر وردزبان کیجاوے وما علینا الا البلاغ۔

محمد عبد اللہ

جواب این تحریر عجاب از فقیر غفرلہ الوہاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

مکرمی۔ فقیر محمد عبدالوحید عفی عنہ بعد ہدیہ مسنونہ ملتمس

نامی نامہ بنام فقیر تشریف لایا ممنون یادآوری فرمایا۔ جناب نے شبہات پیش فرمائے یہ مستبعد نہ تھا۔ کلام علمائے کرام پر اپنی فہم کے قابل شبہہ گزرنا بعید نہین مگر ساتھہ ہی ارشاد فرمادیا کہ مجکو جواب ارسال فرمانے کی ضرورت نہین پھر تاکیداً لکھا امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب کی فکر نکرینگے جس سے طلب تحقیق کا احتمال ساقط اور صاف اعجاب کل ذی رائے برأیہ کی حالت ثابت۔ واقعی ایسی صورت مین حاجت جواب کیا تھی اول تو وہ شبہات خود ہی بدیہی البطلان جنھین ہر ذی عقل بہ نگاہ اولین صد پارہ کرسکے پھر جناب کا اُنپر وثوق وا عجاب اور بعد رسوخ فی القلب علاج نایاب مگر از انجا کہ حدیث مین الدین النصیح لکل مسلم ارشاد ہوا فقیر چند حرف مختصر بنہایت اجمال کشف شبہات مین گزارش کرنے پر مجبور۔ امید کہ نظر انصاف سے ملحوظ ہون اور نگاہ تعصب واعتساف سے محفوظ وحسبنا اللہ ونعم الوکیل واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل گزارش اول سب مین سپہلے یہی عرض کافی جو تمام شبہات جناب کے ازالہ کو وافی۔ مکرمی خدارا ذرا بنگاہ انصاف۔ ساری تحریر شریف کا مبنی تو سرے سے یاد رہا شاید جناب نے رسالۂ مبارکہ سل السیوف ملاحظہ نفرمایا کسی سے نام ہی سنکر انکار

بالغیب قرار پایا یا ملازمان سامی کو کوئی خواب ہوا یا حسب زعم اسمٰعیل دہلوی کسی وحی باطنی
کا فتح باب ہوا ورنہ یہ تو آپکی شان علم سے متوقع نہیں کہ رسالہ ملاحظہ فرماتے پھر اُسکا
مطلب اُسکی تصریحات قاہرہ کے خلاف ٹھہراتے کیا خدا نخواستہ ملازمان سامی
ایجاب و سلب مین تمیز نہ پاتے یا بزور زبان و زور و بہتان ہان کو نا اور نہ کو ہان
بناتے للہ انصاف عبارتِ سوال مین تھا ہمارے فقہاے کرام کے نزدیک
انپر اور اُنکے پیشوا پر حکم کفر لازم ہے یا نہین آغاز جواب مین تھا بوجوہ کثیرہ لازم ختم
جواب مین تھا بالجملہ اس گروہ پر ہزارون وجہ سے کفر لازم اور آخر مین تنبیہ نبیہ تو خاص
اسی تصریح صریح کے لیے تھی کہ اگرچہ جماہیر فقہا کے طور پر حکم کفر ثابت مگر ہمارے علماے
کرام یہی تحقیق فرماتے ہین کہ لزوم و التزام مین فرق ہے اقوال کا کلمہ کفر ہونا اور بات
قائل کو کافر مان لینا اور بات ہم احتیاط برتینگے سکوت کرینگے الی آخرہ یا اینہمہ تصریحات
واضحہ آپکی تحریر سرتاپا کفر کفر تکفیر تکفیر پکار رہی ہے کفریہ اولی کے متعلق کہتی ہے
لزوم کفر کفر نہین التزام کفر کفر ہے آپ لزوم سے کفر کا فتوی دیتے ہین دوم کے
متعلق لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کرو ایضا مستحق تکفیر نہین ہو سکتا سوم مین موجب
کفر نہین ایضا تکفیر جملہ بزرگان لازم آئیگی چہارم مین کفر ثابت نہین ایضا لزوم سے
کفر ثابت نہین ہوتا ایضا وہ کیونکر کافر ہو گیا ایضا ہان کفر تجھ پر بنا مضمون دوسرا
پنجم مین قائل کو کافر بنانے کے واسطے ششم مین کفر نہین ہو سکتا ہفتم
مین لزوم کفر ہوگا جو کفر نہین آخر مین علماے ہندوستان کے دہلوی کے مکفر نہین ایضا
مگر بعض علما کو بطور ورثہ کے تکفیر ملی ہے ایضا وہ تاویلات سے کفر ثابت کرتے
ہین ایضا ہیچ تکفیر ورد زبان غرض جناب کی اس دو صفحی تحریر کا کفر کفر سے

آغاز تسبیح کفر پر خاتمہ اور ہر قول کے متعلق اسی مضمون پر زور کہ کفر نہین کافر نہوا لزوم ہی
التزام نہوا۔ معلوم نہین کہ یہ بمعنی ندا ہیوجہ کاتما شا تبرا۔ قصور معاف بے مارے کی تو یہ
آپ کس بنا پر فرما رہے ہین حضرت مصنف نے خود ہی ارشاد فرمایا کہ محققین لزوم سے
کفر نہین مانتے ہم اس شخص کی تکفیر نہین کرتے پھر آپ نے یہ تکلیف تحریر کیون گوارا
کی خدا کی شان سائل نے سوال کیا تو لزوم سے مجیب نے جواب دیا تو لزوم سے
اور نفی تکفیر کی تصریح اُس دھوم سے مگر آپکو ہر جگہ کفر کفر کی پکار تکفیر تکفیر کی فریاد یا رب
مگر کچھ خواب دیکھا یا بحکم لیوحی بعضھم اُسی وحی باطنی کا فساد انصاف فرمایئے
تو ایک یہی گزارش آپکی ساری نگارش پر دامطرنا علیھم کی سچی بارش گزارش
دوم مکرمی آپ جا بجا تکفیر تکفیر پر بپھرے بکھرے اور لزوم کفر سے کفر ماننے پر بےطرح
نکھرے ہین مثلا فرمایا لزوم سے کفر کا فتوی بعید از انصاف ہے ایضا لزوم سے کفر ثابت
کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے ایضا ایسے لزوم سے سب پر کفر عائد ہوسکتا
ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین مکرمی جناب نے شدت غیظ مین یہ جبروتی حکم تو لگا دیے
مگر نجانا کہ لزوم کفر کے باعث تکفیر کرنا نکرنا ائمہ اہلسنت کا اختلافی مسئلہ ہے ہزار ہا ائمہ دین
بے فرق لزوم والتزام قائلان کلمات کفر پر حکم کفر فرماتے ہین عامہ کلمات فقہائے کرام اسپر
حاکم اور مرتبہ احتیاط تفرقہ وانکار الکفار ہے محققین متکلمین اسی پر جازم فقیر اسپر بکثرت نصوص جلیلہ
ائمہ علیہ حاضر کر سکتا ہے سردست مزاج والا کے علاج و مداوا کو نسخہ شفا اور نسیم الریاض کی
ٹھنڈی ہوا پیش کرتا ہے امام قاضی عیاض کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفے صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم اور علامہ خفاجی اُسکی شرح نسیم الریاض مین فرماتے ہین اما من اثبت الوصف ونفی الصفۃ
(وہم المعتزلۃ) فمن قال (من اہل السنۃ) بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم (ای المعتزلۃ) جرحوا

(عند المکفر لہم) بما ادی الیہ قولہم ومن لم یراخذہم بمآل قولہم لم یر اکفارہم فعلی ہذین الماخذین

اختلف الناس (من علماء الملۃ واہل السنۃ) فی اکفار اہل التاویل والصواب (عند المحققین)

ترک اکفارہم اھ مختصراً دیکھیے کیسی صریح تصریح ہے کہ لزوم کی بناپر کافر کہنا نہ کہنا دونون قول ائمۂ اہلسنت کے ہین اور محققین کے نزدیک ترک تکفیر ہے مگر بتقصیر معاف فقیر کو خوف ہے کہ ملازمان والا کے ذہن نازک مین اس عبارت عربی کا مطلب کیا دخول پائیگا جبکہ رسالۂ اردو کا کلام بے فہم مرام رہا حضرت مصنف دام ظلہ العالی نے صاف ان تمام مطالب کا اشعار فرمادیا تھا کفریات اسمٰعیل پر ہر جگہ کلام علما سے حکم کفر نقل فرمایا جسے جناب براہ خوش فہمی حضرت مصنف کے احکام سمجھے صدر جواب مین ارشاد فرمایا تھا حسب تصریحات جماہیر فقہائے کرام اُنپر حکم کفر ثابت آخر مین بعد نقل احکام وتفصیل کلام پھر اجمال فرمایا کہ بالجملہ جماہیر فقہائے کرام کی تصریحین انکی صریح کفر پر حاکم پھر ایسے ہی اذہان عالیہ کے لحاظ سے اسی بیان کے لیے خاص ایک تنبیہ نبیہ ارشاد فرمائی اور اُسکا شروع انہین لفظون سے کیا یہ حکم فقہی متعلق بکلمات سفہی تھا پھر اپنے نزدیک جو مسلک محقق تھا بیان فرمادیا کہ لزوم والتزام مین فرق ہے ہم احتیاط برتینگے محتاطین نے تکفیر سے سکوت پسند کیا ان سب عبارات واضح وروشن سے دو مطلب ایسے صاف مستفاد تھے جنھین ہر ذی فہم بچہ سمجھ لے ایک یہ کہ ہم تکفیر نہین کرتے ہان بطور جمہور فقہائے کرام یہ احکام دوسرے یہ کہ بہت ائمۂ اعلام لزوم پر بھی حکم کفر فرماتے ہین اور مسلک تحقیق واحتیاط تخصیص التزام دونون مطلب سے ایک بھی فہم جناب مین نہ آیا اُدھر تو احکام فقہا کو حکم مختار حضرت مصنف جانکر ابتدا سے خاتمہ تک کفر کفر بولنا شروع کیا ادھر فرق لزوم والتزام پر اجماع مسلمین مانکر جماعات عظیمہ ائمہ اہلسنت کو معاذاللہ اصول اسلام کا بالکل مخالف ٹھہرادیا خدارا انصاف یہ کیا دین ودیانت ہے ایک اپنے چنین

وچنان کے بچانے کو لاکھون ائمہ اہلسنت پر معاذ اللہ حکم کفر لگا دینے کا اشعار کیا
حیا و جراُت ہے پر ظاہر کہ اصول اسلام کا بالکل مخالف نہو گا مگر کافر ولا حول ولا قوۃ
الا باللہ العلی العظیم سچ فرمایا حدیث شریف مین حبک الشئی یعمی و یصم مکرمی جواب تو
جواب خود سائل فاضل نے نفس سوال مین اسطرف اشارہ فرمایا تھا کہ فقہا کے
نزدیک انپر حکم کفر لازم ہے یا نہین اور مطلب اول تو اس فقیر نے تمہید ہی مین نہایت
روشن روشن پر گزارش کر دیا تھا بلکہ اس رسالہ مبارکہ طیبہ کا چھاپنا ہی اسی غرض سے
بیان کیا تھا کہ ندویون نیچریون نے جو علمائے اہلسنت پر الزام تکفیر تکفیر کی رٹ لگادی
ہے اُسکا دروغ بیفروغ ہونا روشن ہوجائے پھر سبحٰن السبوح سے وہ صاف
صریح تصریحین نقل کرکے گزارش کر دیا تھا کہ جب ہمارے علمائے کرام اسمٰعیل دہلوی کو
بھی کافر نہین کہتے تو اور لوگ جنکے اقوال اُس سے بہت ہلکے ہین اُنکے باب مین اس تہمت
ملعونہ کی کیا گنجائش۔ تمہید درکنار خود اول صفحہ لوح پر یہی مضمون موجود مگر حضرت کو سب
سے آنکھین بند فرماکر وہی تکفیر کفر کی پکار مقصود ہاں یہ کہیے کہ الفال موکل بالمنطق آوازہ خلق
نقارہ خدا ہے دہلوی بیچارے کی قسمت مین اگر خدا ہی نے کفر لکھدیا ہے جو باوصف
صریح نفی و انکار اہلسنت اُسکے معتقدین کے سر چڑھکر بول رہا ہے تو جناب من یہ اُسکا بدا
آپکا کیا ہمارا اسمین قصور کیا ہے ع ہی ترا و در لبش انچہ درآوند و بیست گزارش سوم
اگرچہ دو گزارش بالا ہر عاقل کے نزدیک تمام تحریر سامی کے جواب مین شافی و وافی مگر شاید
جناب کو شکایت رہ جائے کہ ہمارے تفصیلی عذر نہ مٹائے لہذا مناسب کہ ہر کفریہ دہلوی
کو متعلق اعذار بارد سامی کو ٹھنڈا کر دیا جائے فباللہ التوفیق یاد دہانی کے لیے کفریہ دہلوی
و اعتراض سل السیوف کیطرف اشارہ ضرور لہذا اسکی جمع اسکی صیغ سے تعبیر منظور

حیف غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے یہ اللہ
صاحب ہی کی شان ہے۔ سیف اسکا صاف یہ مطلب کہ اللہ تعالی کو اختیار ہے
جب چاہے غیب کی بات دریافت کرلے تو صراحۃً لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب حاصل
نہین یہان صراحۃً اللہ تعالی کیطرف جہل نسبت کیا قولکم اگر آیت لیعلم اللہ اور اُسکی
تفسیر دیکھی ہوتی تو شاید اسقدر جرأت نہوتی اقول اس آیۂ کریمہ اور اُسکے نظائر کی
تفسیر مین حضرت مجیب مد ظلہ العالی کا مبسوط فتوی اُنکے مجموعۂ فتاوی العطایا
النبویہ فی الفتاوی الرضویہ کے مجلد ششم مین مذکور جسمین کتب تفسیر
وحدیث واصول سے کلام علمائے سلف وخلف وتوجیہ معانی وتوضیح مبانی بروجہ احسن
مسطور وہ فتوی زبان عربی مین ہے کہ سائل فاضل نے بزبان عربی ہی سوال کیا تھا
ملازمان ساہی کو اردو کلام سمجھنے مین وہ دقتین ہین تا بہ تازی چہ رسد مگر مین تو اس جوش
حمیت کا قائل ہون کہ اپنے امام الطائفہ پر سے الزام اُٹھانیکو معاذ اللہ اللہ عزوجل
کلام مین وجہ جہل ثابت کرنے پر مستعد ہو گئے اور وہ بھی کا ہے سے خود اُسیکے کلام
کریم سے امام الطائفہ کی بات بنجائے اگرچہ رب العزۃ جاہل ٹھہرے خواہ قرآن
مجید باطل ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اورون کو ارشاد ہوتا ہے ملازمان
ساہی اگر دیکھ سکتے ہون تو خود ہی ان آیات کے متعلق ائمہ اہلسنت کا کلام دیکھین
آیات کریمہ مین جو وجوہ کثیرہ علما نے ارشاد فرمائین امام الطائفہ کے کلام کو اُنسے
کیا علاقہ علم سے علم اولیا مراد ہے یا اعلام یا تمیز کردینا یا رؤیت یا جزا یا نفی علم سے
نفی معلوم مقصود الی غیر ذلک من الوجوہ المذکورۃ فی کلامھم کلام امام الطائفہ مین اُنکی
کیا گنجائش وہ صراحۃً بیان علم غیب [illegible]

ہے اسکی تخصیص کے مقام مین ہے تو یقیناً علم بمعنی حقیقی مطلق ہی زیر بحث ہے جب علم کو تاویل کرکے کسی اور معنی پر لیجائیے یا حقیقی مین کوئی قید بڑھائیے تو اس کلا کا محصل اُسی معنی مجازی یا مقید مخصوص کی غیر سے نفی اور باری عزوجل سے تخصیص ہوگی نہ حقیقی مطلق کی یہ صراحۃً توجیہ القول بما لا یرضی بہ قائلہ ہے یہ بھی جب کہ اُن مین کسی تاویل کو اسکے الفاظ لفظی طور پر متحمل بھی ہون ورنہ صریح نفس عبارت ہی سے انکار کریگی بنظر معنی بننا نہ بننا تو دوسرا درجہ ہے **قولکم** البتہ علم قدیم باریتعالی کی نسبت اختیار کی صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چندان مضائقہ نہ تھا **اقول** اولا کیا باری تعالی کے دو علم ہین ایک قدیم اور ایک حادث۔ اہلسنت کے نزدیک علم باری قدیم ہی ہے جو حادث ہے وہ ہرگز اُسکا علم نہین ہو سکتا کیا فرقہ ضالہ کرامیہ کا دامن تھامیے گا **ثانیا** یہان علم غیب مین کلام ہے آپ ہی فرما دیجیے کہ باری عزوجل کا علم غیب قدیم ہے یا حادث۔ اگر ایمان عزیز ہے تو قدیم ہی کہیے گا پھر اس علم غیب ہی کو اُسنے اختیاری کہا جسکے قدیم ماننے سے آپ کو بھی چارہ نہین اب تو آپ ہی کے قول سے ثابت کہ علمائے دہلوی کو کافر کہنا چندان مضایقہ نہین رکھتا **ثالثا** یہ صورت طرفہ فرض کی جو کسی عاقل سے معقول نہین قدیم اور اختیاری یعنی چہ۔ عالم کو دیکھیے جو قدیم بتاتے ہین صادر بالایجاب ٹھہراتے ہین جو مخلوق بالاختیار جانتے ہین حادث مانتے ہین زیادہ دسترس نہ تھی تو سل السیوف ہی مین عبارت شرح عقائد مع ترجمہ مذکور تھی کہ جو اختیار سے صادر ہو ضرور حادث ہوگا حیف بعد اخبار

ممکن ست کہ فراموش گردانیدہ شود پس منجر بتکذیب نصی گردد و سلب قرآن مجید ممکن ست

سیف یہان صاف اقرار کردیا کہ اللہ عزوجل کی بات واقع مین جھوٹی ہوجاے تو حرج نہین حرج

اسمین ہے کہ بندے اسکے جھوٹ پر مطلع ہون اگر انہین بھلا کر اپنی بات جھوٹی کردی تو

تکذیب کہان سے آیگی **قولکم** اس مین بھی وقوع کذب ثابت نہین ہان لزوم سے جسکا چاہو
کفر ثابت کرو **اقول** اولاً یہان یہ اعتراض کب تھا کہ اسمٰعیل نے خدا کا کذب واقع مان
لیا ذرا الفاظ اعتراض ملاحظہ کیجیے اقرار کردیا کہ جھوٹی ہوجائے تو حرج نہین عبارت دلیل
کا ترجمہ پڑھیے کہ جو انبیا علیہم الصلاۃ والسلام پر کذب جائز مانے کافر ہے اتمام تقریب
دیکھیے کہ انبیا کا کذب جائز ماننے والا کافر ہوا اللہ کا کذب جائز ماننے والا کیونکر نہوگا
اول سے آخر تک جواز کذب ماننے سے اعتراض جابجا اسکی صریح تصریح اور آپ جواب
مین فرمائین کہ وقوع کذب ثابت نہین اب یہ تو کیا کہون کہ ملازمان سامی کو ایسی اردو
سلیس عبارت سمجھنے کی بھی لیاقت نہین ہان یہ کہیے کہ سرکار کے نزدیک حرج آئین
ہے کہ خدا کا کذب واقع ماننے وہ عبارت دہلوی سے ثابت نہین ہوتا اور جائز جاننے
سے امامت طائفہ مین بٹا نہین لگتا سرکار ملاحظہ تو فرمائین علما نے کذب انبیا جائز
ہی ماننے پر بالاتفاق کافر کہا ہے مگر شریعت نجدیہ مین اللہ کا مرتبہ انبیا سے کم ہے کہ اُسکا
کذب جائز ماننے پر حکم کفر درکنار امامت مین بھی خلل نہین آتا ہان مین عرض کردون انبیا کا مرتبہ
تو خدا سے کیا زیادہ ہوگا مگر دین وہابیت مین اسمٰعیل کی قدر خدا سے زائد ہے کہ اسپر سے
رفع الزام کو خدا کا جہل خدا کا کذب سب کچھ گوارا ہو رہا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون **ثانیاً**
غنیمت ہے کہ یہان لزوم کفر تو سرکار نے بھی مان لیا کہ ہان لزوم سے جسکا چاہو کفر ثابت کیجئے
حضرت مجیب مدظلہ کا اسیقدر مقصود ہے کہ امام الطائفہ پر لزوم کفر ہے وہ ثابت ہولیا باقی
رہا لزوم کفر کو ہلکا جاننا کفر لزومی سے امامت مین بھی فرق نہ ماننا یہ آپکے ایمان کی نشانی ہے

ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **قولکم** امتناع کذب پر فریقین
متفق ہین **اقول** سبحٰن السبوح تنزیہ سوم وچہارم ملاحظ ہو تو اس ادعائے باطل کا حال کھلے

قولکم یہ خلاف اصول فلسفی پر مبنی ہے اسلیے ہمین انکار رہا جا، نہین اقول این گل دیگر شگفت. مگر می آدمی جب باطل کی اعانت کرنے بیٹھتا ہے تو مجبورانہ اباطیل مین گرفتار ہوتا ہے ایک تو باطل کی تائید باطلات ہی سے ممکن دوسرے الاثم یجر الی الذنب نور ایمان کے دل پر تو ہاتھ دھر لیے یہ آپ کیا لکھ گئے مسائل تنزیہ الٰہی جل و علا کی کیسی جڑ کاٹ گئے شریعت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والتحیہ کو بالکل ناقص نا تمام اور خود اعلیٰ مقاصد ایمان یعنی مسائل الٰہی مین قاصر و نا کافی کلام بتا گئے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ کے نزدیک شریعت محمدیہ کسی نقص کسی عیب کسی فاحشہ کسی ذلت کسی خواری کو ذات باریتعالیٰ عزوجل پر محال نہین بتاتی نہ انکے ممکن ماننے پر اصلا کچھ انکار رکھتی ہے کہ آپ کے زعم مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم یہ مسائل لائے ہی نہین انا للہ وانا الیہ راجعون ذرا توبہ کیجیے توبہ قیامت قریب ہے اسمٰعیل کی حمایت مین اللہ و رسول و قرآن و اسلام پر ایسے گندے اتہام آپ ہی کہیے کہ لزوم کفر ہے یا التزام بھلا ارشاد ہو اگر (ا) کہیے دو خدا ہزار خدا لاکھون خدا ممکن ہین (ب) کہ اللہ عزوجل کا مرجانا ممکن (ج) اسکا اندھا ہونا ممکن (ع) بندون سے مغلوب و عاجز ہو جانا ممکن (ی) اُسے سولی دیکر مارنا ممکن (ل) اُسے آگ مین جلانا راکھ برباد کر دینا ممکن تو آپ کے نزدیک یہ لوگ مومن ہین یا کافر شریعت محمدیہ ان کفریات ملعونہ کو رد کرتی ہے یا کچھ نہین بینوا توجروا انا للہ وانا الیہ راجعون مین عرض کرون ملازمان سامی کو بوجہ وفور علم بہت دقت پیش آئیگی شاید برسون ماخذ مسائل کا پتا نہ لگے لہذا سبحٰن السبوح سے استعانت کیجیے وہ ارشاد فرمادیگا کہ یہ سب مسائل کیونکر ما جاء بہ مین داخل اور شرع مطہر مین کس کس طرح انپر اقامت دلائل حیثیت اللہ عزوجل سے معافحہ وکلام حقیقی سیف

یہ صراحۃ اپنے پیر وغیرہ کو نبی بناتا ہے تفسیر عزیزی۔ شرح عقاید جلالی دنیا مین ہمکلامی کا مدعی

کافر ہی۔ شفا شریف مدعی مکالمہ بالاجماع کافر **قولکم** حق تعالی کی دستگیری اور الہام کا ذکر

ہے **اقول** اسمٰعیل کہتا ہے گا ہے کلام حقیقی میشود آپ کہتے ہین الہام کا ذکر ہے یہ تاویل

ہے یا تبدیل ایسی صریح مخالف گڑھت روا ہو تو نہ کسی مجنون کا ہذیان جنون ٹھہرے نہ کسی کافر

کا خذلان کفر اور اس بڑے بول کو کہ حق جل و علا دست راست ایشان را بدست قدرت

خاص خود گرفتہ جو پیر جی کی اعلی تفضیلات و افضلیت کے بیان کو لکھا دستگیری بمعنی مدد سے

کیا علاقہ جو ہر کلمہ گو کو عموما حاصل کیا آپ ایمانا کہہ سکتے ہین کہ اس عبارت کا مفاد یہی

دستگیری و مدادا ہے یا بتا سکتے ہین کہ صبح سے شام تک رب العزۃ اپنے بندونکی

کرورون امور مین دستگیری فرماتا ہے مسلمان اُسے یون تعبیر کرتے ہون پھر ذرا اگلی

عبارت بھی تو دیکھئے کہ اس گرفتہ کے بعد کیا ہے اور اُسکے بعد معنی حقیقی چھوڑ کر مجازی کیطرف

کچھ بھی ذہن جاتا ہے۔ کیا خوب مجاز کے لیے قرینہ درکار نہ کہ اُسکے خلاف پر قرینہ واضحہ قائم

اور بزور زبان معنی حقیقی سے انکار۔ ایسی ہی زبان زوریون کی وہن دوزی کو سل السیوف

ص۱۳ مین خود عبارت تقویۃ الایمان لکھکر صاف تنبیہ فرمادی تھی کہ یہ تفسیس فائدہ ہر جگہ ملحوظ

رہے کہ اکثر حرکات مذبوحی کا جواب شافی ہے۔ **قولکم** جیسا کہ بزرگون نے کتب تصوف

مین لکھا ہے **اقول اولا** ائمہ معتمدین کی تصانیف معتمدہ محفوظہ متواترہ مین ان لفظون کی تصریح

دکھا دیجئے کہ گا ہے کلام حقیقی ہم میشود **ثانیا** کیا اصحاب حال کے شطحیات یا ارباب کمال کے

خاص مصطلحات سخنان عالی نظائر متشابہات دستاویز جواز کفریات ہین کہ جو شخص و ناشخص

جو کچھ چاہے بک دے اور بزرگون کے سر دھر دے کہ وہ بھی تو کلمات عالیہ لکھتے ہین

ثالثا اسمٰعیل ان باتون کا قائل ہی نہین تقویۃ الایمان ص۵۱ وغیرہا کی تصریحات پر خاک

ڈالیے تو خود اسی کتاب صراط مستقیم کے بیان سنیے ص۱۵۵ از عمدہ مخلان راہ حق ملحدان صوفی شعار اند کہ از مخالفت شرع باک نمیکنند بلکہ التزام آن را طریق خود می دانند و اشغال قبیحہ مبتدعہ شرک آمیز تعلیم و تعلم می نمایند و کلام الحاد را در مردم افشا میکنند حسب افعال و اقوال ایشان با ایشان معاملہ کند ہر کہ قابل قتل ست او را بکشد و ہر کہ لائق تعزیر ست او را تعزیر کند و اگر عاجز از امضائے احکام شرعیہ باشد پس از ایشان بشدت بیزار بود و ہرگز ملاقات ایشان نکند و مواجہہ و مشافہہ ایشان را از قبائح انگارد۔ اللہ اللہ وہ جن سے پچتا جنھین مخل راہ خدا ملحد مشرک لائق قتل و سزا بتاتا ہے آپ انھین مین اوسے اور اسکے پیر کو بھی داخل کیا چاہتے ہین یہ کیا دوستی ہے معہذا وہ اسی کتاب کے دیباچہ مین صاف تصریح کر گیا ہے کہ اُسنے اپنے پیر جاہل محض کے جاہلانہ کلمات کو عالمانہ روش کے مطابق کرکے لکھا ہے دیکھو ص۲ تو اُسکے کلام کو صوفیانہ چیستان ٹھہرانا محض تحکم و زبردستی ہے عبارت مذکورہ مین مبتدعین کی صورت دیکھنی اُنسے بات کرنیکی شناعت اُنسے بشدت بیزار رہنے کی ہدایت لکھی ہے یہ ندوہ مخذولہ سے کیسی چھپی ہے اگر ملازمان سامی بھی ندوی ہین تو اُسکے قبح و بطلان پر آپکے شہید پیشوا کی شہادت مبارک رابعاً آپ خود انھین جہالات بلکہ کفر یقینی جانتے ہیں یا بھی ارشاد ہوگا اگر قرآن و احادیث سے کفر ثابت ہو تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو مشائخین دعوی الوہیت کرتے اور خدا اور بندہ مین فرق اعتباری بتاتے ہین۔

خامساً تفسیر عزیزی و شرح عقائد جلالی و شفا شریف کی عبارتون کا کیا جواب ہوا مقصود اتنا تھا کہ حسب تصریحات علمائے کرام اسمعیل دہلوی پر کفر کے احکام وہ حاصل غیر اہل حنیف اللہ کے سوا کسیکو نمان سیف ماننا ترجمہ ایمان کا ہے اور نماننا کفر کا تو یہ صراحۃً انبیا کے ساتھ کفر کا حکم ہوا قولہ اُسکے یہ معنی ہین کہ بجز حق تعالی کے کسیکو معبود نجانو یہ معنی

نہین کہ انبیا کو بت مانو **اقول** اللہ اللہ حبک الشی یعمی ویصم. جو اُسکے خاص لفظ ہین یعنی ماننے
کا انکار اُنکا انکار کیجیے اور اپنی طرف سے نئی گڑھیے مت مانو یعنی نمان نمانے نمانیو تو صراحةً
اُسکے کلام مین موجود ہین انکا انکار ایسا ہی ہے کہ کہیے اسمعیل دنیا مین پیدا ہی نہوا رہا نمان
کے معنی معبود نجان اسیکا مطالبہ ہے کہ یہ کہانکی زبان یہ لفظ اردو زبان کا ہے یا کسی طبقہ
اسفل السافلین کا جہان کے لغت اسمعیل بولا اور آپ سمجھے . اردو مین تو ماننے نہ ماننے
کے صاف معنی حقیقی و عرفی موضوع لہ و مستعمل فیہ وہ ہین جو ترجمہ آیات قرآنیہ سے بتا دیے
گئے یون وضع تازہ کا اختیار ہو تو اگر کوئی اسمعیل کو کافر مرتد ملعون جہنمی کہے آپ ہرگز نہ بگڑین
کہ وہ کہہ سکتا ہے میرے نزدیک ان الفاظ کے معنی خاطی مخطی تارک اولی اور اسمعیل کی نسبت
ان امور کا خود آپ کو اقرار حضرت مجیب مدظلہ العالی نے ایسے ہی ہوا جس کے رد کو خود
اسمعیل کی گواہی اُسی کی تقویۃ الایمان صـ۵۸ـ سے دلادی تھی مگر شدت عصبیت کچھ دیکھنے
بھی دے **قولکم** بطور لزوم نکال لیے **اقول** اتنا ہی مطلب تھا کہ اُسپر لزوم کفر ہے اسکے
آپ دوبارہ مقر ہوئے **قولکم** عوام نے خدا کو چھوڑ کر دوسرونکو اپنا پورا حاجت روا بنا لیا ہے
ایسے محل پر یہ الفاظ لکھے تو کیونکر کافر ہو گیا **اقول** اولاً یون کہ اُسنے انبیائے کرام کے
ماننے ہی سے منع کر دیا ثانیاً پورا حاجت روا بمعنی مستقل متصرف بالذات مراد تو عوام مسلمین
پر وہابیہ ظالمین کا محض افترائے بے بنیاد ورنہ معبود جاننا تھا کہ ماننے کے معنی یہ ٹھہرا لیے
ہان ماننا ضرور تھا اُسی سے منع کیا اور یہی کفر ہوا ثالثاً وہابیہ نے رسول و قرآن کو چھوڑ کر
اپنے برتاؤ سے اسمعیل کو نبی کریم بلکہ زائد اور اُسکے کلام کو قرآن عظیم بلکہ اَزید بنا لیا ہے
ایسے محل پر کوئی اُسکو کافر مرتد ملعون بمعنی خاطی مخطی تارک اولی لکھے تو آپ کو کیون برا لگے

حیف بعض اولیا کو بے توسط انبیا وحی احکام شریعت و عصمت ملنا اُنکا سن وجہ احکام

شرعیہ بتقلید انبیا سے بے نیاز اور انبیا کا ہم استاذ

ہونا سیف یہ غیر نبی کو نبی بنایا اور نبی بھی کیسا صاحب شریعت قولکم قائل کچھ کہتا ہے اور
آپ دوسری تقریر کرتے ہین پھر ملاحظ فرمایئے اقول قصور معاف یہان کچھ نہ نبی نری اوڑان
گھائی پر ٹالی کہ وہ کچھ کہتا ہے آپ کچھ ذرا اُس کچھ کی تقریر تو فرمائی ہوتی۔ مکرمی آپکے یہان تو
حمایت اسمٰعیل مین صریح تحریف وتبدیل حلال کہ کلام حقیقی کے معنی الہام ماننے کے معنی معبود
جاننا پھر یہان ملا زمان سامی کیون تھک رہے فرمادیا ہوتا کہ وحی شریعت کے معنی بنگالے
مین وہابیت کا وعظ کہنا اور عصمت سے مراد پنجاب کے سرحد پر ولائتیون کے ہاتھ سے
مارا جانا چلیے چھٹی ہوئی قولکم اُس کلام کی سند مین سب کتب تصوف متحد اللفظ ہین اقول
اولا اس جبروتی ادعائے باطل کا ثبوت دیجیے ورنہ آیہ قرآنیہ مین علے الکذبین
کے حکم سے خوف کیجیے۔ کتب تصوف کی جان فتوح الغیب عوارف المعارف رسالہ قشیریہ
تعرف تنویر وغیرہا آپ سب کے مدعی ہین تو ان کتب معتمدہ مستندہ متداولہ مین ضرور ہونگی
ذرا اپنی نقل ثابت تو کیجیے مین محل تنزل مین بہت کچھ کہسکتا ہون مگر ملا زمان سامی جو اپنی
ترنگ کی اُمنگ مین بڑا بول بول گئے مین اُسی پر مطالبہ کیون نکرون آپکی تکلیف گھٹانے کو
برسبیل تنزل کیون اُترون ثانیاً اوپر گزارش ہوچکا کہ وہ ایسے تصوف کا قائل نہین ثالثاً
آپ خود اکابر ائمہ تصوف قائلان وحدت وجود کو عیاذاباللہ کافر جانتے ہین پھر
ایسون سے کیا استناد رابعاً یہان تو اس عذر کی گنجائش ہی نہین وہ صراحتہً
اپنے ان دعاوی خبیثہ کو مطابق سنت بتا رہا ہے کہ ندانی کہ اثبات وحی وعصمت
مر غیر انبیا را مخالف سنت ست آپ تصوف لے دوڑے جسمین آپکے نزدیک ادعائے
مکالمۂ حقیقی سکے امثال بھرے ہین خامساً شاہ عبدالعزیز صاحب وشاہ ولی اللہ صاحب

وامام قاضی عیاض کی عبارتون کا کیا جواب ہوا حضرت مجیب مدظلہ العالی کا مدعا تو ثابت رہا
حیف شدید لعین بعید نمازمین تصور اقدس حضور سید عالم صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم کی نسبت وہ شیطنت عنید سیف یہ صراحۃً حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو فحش گالی دینا ہے اور اُنکی شان مین ادنی گستاخی کفر قو لکم دیکھنا چاہیے کہ قائل کی
نیت مین تحقیر منظور ہے توکفر ہے اور تصورین کا فرق بتاتا ہے تونہین اقول اولاً اس
جواب جناب کی خوبی اسکے سوا کیا عرض کرون کہ عملداری اسلام اُٹھ جانے پر سجدہ شکر
ادا کیجیے اسمعیل کی قبر پر گھی کے چراغ جلائیے اللہ اللہ اللہ اللہ انا للہ انا للہ اللہ اکبر
اللہ اکبر محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم کی شان اقدس مین ایسی ناپاک گالی
سُنیے اور نیت تحقیر ڈھونڈھتے پھرئیے دیکھنا چاہیے تو فرمایا اُس دیکھنے کا طریقہ تو
ارشاد ہو جب صاف دشنام پر بھی آپکو تحقیر نہین سوجھتی توکب سوجھیگی سوجھے تو جب
کہ دل مین محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی کچھ عظمت ہو ہان کہنے کو بہت کچھ ہی
مگر ع ہر سخن وقتے وہر نکتہ مکانے دارد۔ ہر ایک کی عظمت موقع موقع سے ہے محمد رسول
اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی عظمت اُسوقت تک ضرور مسلم جبتک حضرت امام
الطائفہ کا مقابلہ نہو اور جب اعظم معظمین نجدیت حضرت اسمعیل دہلوی پر آنچ آتی ہو تو اُنکے مقابل
خدا کی تو لگی نہین رکھتے نبی تو پھر دوسرے درجہ مین ہین ثانیاً للہ انصاف للہ انصاف
برا ماننے کی بات نہین مثال سمجھنے کے لیے عرض کرتا ہون اگر کوئی بے تہذیب
شخص سر بازار مثلاً... کو گدھے کا بچہ کتے کا پلا سوئر کا جنا کہکر پکارے تو وہان بھی
یہی پیش وپس سوچا جائیگا کہ دیکھنا چاہیے قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہے یا نہین۔ سرکار
ذرا ایمان کی آنکھ سے محبت اسمعیل علیہ ما علیہ کی ٹھیکری اُٹھا کر ملاحظہ کرین کہ نیت ہونے

نہونے کا مسئلہ وہان گنجایش رکھتا ہے جہان نفس لفظ دونون پہلو تحقیر وعدم تحقیر کے رکھتا ہو جب لفظ صریح تحقیر کا ہے جسمین دوسرے پہلو کا احتمال ہی نہین تو اب دیکھنا چاہیے کیا معنی اور تحقیر نہونا یعنی چہ کُن لو ہم کہین خدائے قہار کی لعنت اُن ملاعنہ پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو ایذا دی اور اُن اشقیا پر جنھون نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مقابل اُنکے بدگو خبیث کی جانب داری کی اور آپ کہین آمین ۔ الالعنۃ اللہ علی الظلمین الکافرین الذین یؤذون رسول اللہ وعلی الفاجرین الغادرین الذین یراعون جانب من یوذی رسول اللہ وصلے اللہ تعالی علی رسولہ والہ وصحبہ اجمعین ثالثاً فرق تصورین بتانا تو ظاہر مقصود مگر کیا توہین وتحقیر جبھی ہوتی ہے کہ وہی اصل غرض ہو جسکے لیے سوق کلام ہو اور نہ دوسری غرض اصلی کو چاہے کیسی ہی گالیان دے دے کر ادا کیجیے تحقیر نہو گی ۔ کلام اسمین ہے کہ اُس شقی نے فرق کیا اور کسطرح بتایا سرکار مثال دینے کی معافی چاہتا ہون کوئی اسمٰعیلی اسمٰعیل پرست خلاکو پر ترجیح دیتا اور یہ کہنا چاہتا ہو کہ... علم مین عمل مین فضل مین کمال مین اُسکے پاسنگ بھی نہین اور اسے یون تعبیر کرے کہ وہ بڑا منتی بل ڈاگ تھا اور... ابھی چند روز کے پلے ہین تو یہان بھی سوچا جائیگا کہ دیکھا چاہیے قائل کی نیت مین تحقیر منظور ہے یا صرف مرتبتین کا فرق بتانا ہے ۔ غرض ملا زمان سامی کے نزدیک محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عظمت صرف اسقدر ہے کہ اگر کوئی خاص انکی تحقیر کے لیے سوق کلام کرے جس سے اور کوئی مطلب ادا کرنا مقصود نہو اور پھر وہ صراحۃً اقرار بھی کر دے کہ اُسنے یہ کلام بہ نیت تحقیر کہا (کہ جب صرائح الفاظ بھی کافی نہین تو علم نیت بے اقرار قائل کیونکر متصور) اُسوقت اُسے تحقیر کہینگے ورنہ ہزارون گالیان اللہ و رسول کو دے کفر نہین

ہو سکتا کہ سوق کلام اور مرام کے لیے ہے اور نیت تحقیر پر علم نہیں اگر اسیکا نام اسلام ہے
تو ایسے مخترع شنیع فظیع اسلام کو مسلمانون کا سلام ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ رابعًا اسکے
بعد جو حضرت مجیب مدظلہ نے اس قول خبیث اسمٰعیل سے اسپر بوجہ اخر لزوم کفر بروجہ قاہر ثابت
فرمایا اور اُسکے قول عناد و فساد اور حضرت شیخ مجدد صاحب کے ارشاد کو لڑایا یہ سارا اکا سارا طلازنان
سامی نے ہضم فرمالیا اسکا جواب کچھ نہ ارشاد ہوا جس سے آپکے اس فرق تصوین کی حقیقت
کھلتی افسوس کہ اس تحریر مین ملازمان سامی کو سوا اسکے کہ خدا و رسول کو بیٹھ ویکر اسمٰعیل کا بول بالا
کرین احقاق حق اصلا منظور نظر نہوا حیف نکلے گا دجال سو بھیجے گا اللہ عیسی کو پھر ایک باوشام
کیطرف سے سو نہ رہیگا کوئی کہ اُسکے دل مین ذرہ بھر ایمان ہو سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا
سیف یہ کھلم کھلا اپنے اور اپنے تمام پیرون کے کفر کا اقرار ہوا کہ جب یہ وہی زمانہ ہے تو
دنیا کے پردے پر کوئی مسلمان نہیں سب کافر بت پرست ہین جنمین یہ خود بھی داخل اور جو کفر کا
اقرار کرے آپ کافر ہے قولہ ہفتم مین وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین مین ہوا ہے کہ
بعض نے ایک واقعہ کو گزشتہ کیا بعض نے آئندہ رکھا اسمین کفر لازم نہین اور ہو تو لزوم ہوگا
جو کفر نہین اقول للہ خدا را کچھ ایمان و دیانت سے بھی کام ہے یا مقصود صرف تصحیح کفریات
و مغالطہ عوام ہے اولا کیا آپ اپنے ایمان سے کہہ سکتے ہین کہ اس حدیث کے آئندہ
ٹھہرانے مین کسی ذی علم نہین ذی عقل ہی نے کبھی خلاف کیا اور اسے گزشتہ بتانے کا کسی مجنون
کو وہم بھی ہوا یا اسکے مثل کسی اور ایسے ہی واقعے مین جسے گزشتہ ٹھہرانے پر تمام روئے زمین
کے مسلمان یا خود ہی ٹھہرانے والا کافر ٹھہرے اختلاف پڑا ہان یوم تاتی السماء
بدخان مبین ٥ مین علما مختلف ہوئے عبداللہ بن عباس و عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم نے فرمایا یہ دھوان قریب قیامت آنیوالا ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے

فرمایا زمانہ قحط قریش قبل واقعہ بدر مین گزر گیا ایمان سے کہنا کیا یہ اختلاف اسمعیلی کہ سب مسلمان
کافر ہو گئے وہی اختلاف متقدمین ہے کہ دھوان آگیا یا آئیگا کیا کسی محض بے علاقہ بے لگاؤ
مسئلے مین ماضی و مستقبل کا اختلاف کہین ہوا ہو اگرچہ اُس سے کسی قول پر کچھ حرف کسی قائل
پر کچھ الزام اصلاً نہ آسکے دستاویز مطلق ہے کہ اب جہان چاہو ماضی مستقبل مین اختلاف کر دو
کچھ مضایقہ نہین اگرچہ اُس اختلاف سے صراحۃً کفر لازم آئے اگرچہ ایمان ہاتھ سے جائے
یعنی ماضی و مستقبل کے اختلاف کی کوئی نظیر ہونی چاہیے رہا کفر اسلام اس سے کیا بحث
انا للہ وانا الیہ راجعون سرکار کیا اسیکا نام ایمان و حیا ہے کیا یون ہین دفع الزام ہوا کرتا ہے خدا
کو ایک جانکر کہنا کیا ایسی حمایت حمیت جاہلیت نہین کیا ایسا جواب دین و دیانت کو جواب
رخصت نہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ٭ ثانیا مثلاً کوئی اسمعیلی کہے ساعت قیامت
حشر نشر حساب کتاب عذاب ثواب صراط میزان دخول نار و جنان یہ سب وقایع واقع ہو لیے
قرآن و حدیث نے خبرین دی تھین سو پیغمبر خدا کے فرمانے کے موافق ہوا اسکی نسبت سرکار
سے کیا حکم ہوگا یہ بھی وہی اختلاف ہے جو بعض متقدمین مین ہوا ہے کہ بعض نے ایک واقعے
کو گوشتہ لیا بعض نے آئندہ۔ کیا اسمین کفر نہین بینوا توجروا ٭ ثالثا سرکار نے
نہ سیدنا عیسی علیہ الصلاۃ والسلام کا نام پاک دیکھا نہ دجال ملعون کا ذکر ملاحظہ کیا اور گزشتہ
و آئندہ کا اختلاف مثل اختلاف متقدمین ٹھہرا دیا جب وہ ہوا چل گئی تو عیسی علیہ الصلاۃ والسلام
کا نزول اُس سے پہلے ہو لیا اور کافر کا خروج اُنسے پہلے بھلا فرض کیا کہ دجال بانی وہابیت
ابن عبد الوہاب نجدی خذلہ اللہ کو ٹھہرائیے یا ثانی نجدیت اسمٰعیل دہلوی حلیہ ما علیہ کو مگر
عیسی مسیح ابن مریم کسے بتائیے گا کس غیر نبی کو رسول اللہ و کلمۃ اللہ و روح اللہ بتائیگا یون
بھی لزوم کفر سے مفر نہین۔ ع قضا سے نبشتہ نباید ستردہ ٭ رابعا تقویۃ الایمان

صفحہ مذکورہ ملاحظہ ہو اُسنے یہ حدیث زمانہ موجودہ پر خاص اسی غرض سے جمائی ہے کہ دنیا بھر کے مسلمانون کا کفر وشرک ثابت کرے سوق کلام ہی اسی لیے کیا ہے تو یہان لزوم کا کیا محل صاف التزام ہے اپنے کفر کا التزام نہ بھی ہو تو تکفیر جملہ مسلمین کا التزام علانیہ ہے۔ اب وہ احکام مبارک ہون جو سل السیوف کے صہ۱۹ سے صہ۲۰ تک ارشاد ہوئے جنسے آپ اپنے اس خط مین اصلا نام کو بھی تعرض نکر سکے گویا آپنے وہ سارا ذکر طویل ودراز دیکھا ہی نہین الزام خصم آپ نے اچھے اوٹھائے یعنی سب اوٹھا لیے سب سہار گئے ع آفرین باد برین ہمت مردانۂ تو ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم **قولکم** ورنہ ایسے لزوم کفر سے سب پر کفر عائد ہو سکتا ہے جو کسی مسلمان کی شان نہین **اقول** کہیگا اسمٰعیل اور عائد ہو گا سب پر یہ کہان کا حکم ہے ہان یہ ندوہ کا اعتقاد ہے کہ حنفی شافعی مالکی حنبلی تمام ائمۂ اہلسنت پر ایک دوسرے کے اعتقاد سے کفر لازم ہے دیکھو رسالۂ اتفاق و روداد دوم **گزارش چہارم** الحمد للہ کہ سرکار نے اپنے تفصیلی عذر دلکا حشر بھی دیکھ لیا اب صدر وختام ومطاوی کلام مین چند دلربا نزاکتین اور باقی ہین انکی بھی ناز برداری کرون اور ملازمان سامی کی کوئی شکایت باقی نرکھون وباللہ التوفیق **قولکم** ایمان کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح کفر بھی قلب متعلق ہونا چاہیے بغیر انکار قلبی کے کفر ثابت ہونا دشوار ہے **اقول** اولا کفر کا تعلق جسطرح قلب سے ہے اسیطرح ایمان بھی قلب سے متعلق ہونا چاہیے بغیر تصدیق قلبی کے ایمان ثابت ہونا دشوار ہے آپ نے اسمٰعیل کے ایمان پر کیونکر شہادت دی شہید کہہ دینے کی جسارت کی کیا آپ کو اُسکے قلب کا حال معلوم تھا اگر کہیے اُسنے کلمہ پڑھا اس سے اسلام ثابت ہوا ہم کہینگے اُسنے کفریات بکے اس سے کفر لازم ہوا

کیا کلمہ پڑھکر چھٹی ہو جاتی ہے کہ جیسے چاہو کفریات بکو کچھ پرسش ہی نہین ثانیا

ایک شخص نے نہ اعتقاداً بلکہ براہ ہزل و استہزا اللہ و رسول و قرآن پر قہقہے اوڑائے اور

دشنامین سنائین کیا وہ کافر ہو گیا یا نہین اگر انکار کیجیے تو اپنے ایمان کی خبر لیجیے اللہ

واحد قہار فرماتا ہے قل اباللہ وایتہ و رسولہ کنتم تستہزؤن ٥

لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم کیا اللہ اور اُسکی آیتون اور رسول سے

ٹھٹھا کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم کافر ہوگئے مسلمان ہوکر اسکا نفیس بیان

الکوکبۃ الشہابیہ مین ملاحظہ ہو۔ اور اگر اقرار کیجیے تو یہ بغیر انکار قلبی کفر کیسا ثابت

ہوگیا ظاہر ہے کہ ہزل و استہزا کے لیے اعتقاد قلبی درکار نہین مثلاً کوئی شخص براہ تمسخر

... کو گدھا کہے تو وہ ہرگز ... کی آدمیت سے انکار قلبی نہین رکھتا ثالثا اگر کوئی شخص

کلمہ پڑھے اپنے آپ کو مسلمان کہے ہمارے قبلہ کیطرف نماز ادا کرے ہمارا ذبیحہ کھائے

با اینہمہ مندرون مین جاکر بتون کو سجدہ کرے حاجت کے وقت بتون کی دُہائی دے

اُنہین پکارے اُنسے مدد مانگے آپکے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہوگا یا بوجہ کلمہ گوئی وغیرہ

امور مذکورہ اسلام ہی ثابت رہیگا بر تقدیر اول بغیر دل کا حال جانے آپ نے اُسکے

کفر پر کیونکر حکم لگایا کفر تو قلب سے متعلق تھا رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم

فرماتے ہین۔ افلا شققت عن قلبہ جب وہ کلمہ اور ہمارے قبلے کے طرف نماز پڑھتا ہمارا

ذبیحہ کھاتا ہے تو آپکے طور پر بحکم حدیث مسلمان ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

فرماتے ہین۔ من صلے صلاتنا و استقبل قبلتنا واکل ذبیحتنا فذلک المسلم لہ ذمۃ اللہ و ذمۃ

رسولہ فلا تخفروا اللہ فی ذمتہ اب کہ آپ نے اُسے کافر بنایا ایک مسلمان کو کافر بنایا اور

یہ بحکم حدیث کفر ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین ایما رجل قال لاخیہ

کا فر فقد باء بہا احدہما۔ بر تقدیر ثانی جب امور مذکورہ کلمہ خوانی وغیرہ کے ساتھ بتون کو
سجدہ اُنکی دوہائی اُنسے استعانت نے ثبوت اسلام مین خلل نہ ڈالا تو یا رسول اللہ یا علی
یا شیخ عبد القادر کہنے والے کیونکر مشرک ہو سکتے ہین کیا یہ کلمہ خوان نہین یا ہمارے
قبلے کو نماز نہین پڑھتے یا ہمارا ذبیحہ نہین کھاتے اور جب یہ مسلمان ہین اور ضرور مسلمان
ہین اور اسمٰعیل نے تقویۃ الایمان مین انھین کافر بتایا انہین ابو جہل کو شرک مین برابر
ٹھہرایا تو بحکم حدیث مذکور اسمٰعیل کافر ہوا غرض آپ ہی کے بیان سے ایک تقدیر پر
آپ کافر دوسری پر اسمٰعیل۔ جو چاہیے پسند فرمائیے۔ نہین نہین تقصیر معاف سرکار
کے اس بیان سے سرکار ہی کو کسیطرح کفر سے مفر نہین دوسری تقدیر بھی خود سرکار
کی قسمت پر پڑیگی کہ آخر خط مین غوث پاک و حضرت علی کے پکارنے والون کو کافر فرمایا ہی
گر کر دو نیافت ، چاہ کن را چاہ در پیش۔ رابعًا وہو الحل انکار قلبی سے مراد اُسکا وجود
نفس الامری یا ظہور عند الناس شق اول کا بطلان ابھی آیت قرآن سے واضح ہو چکا
شق ثانی پر ثبوت کفر سے مراد ثبوت عند اللہ یا عند الناس تقدیر اول بدیہی البطلان
کہ ثبوت کفر عند اللہ ظہور انکار عند الناس کا محتاج نہین نہ اللہ کے لیے کسی امر کو دشوار
کہہ سکتے ہین تقدیر ثانی پر حاصل یہ ہوا کہ جب تک اُس شخص کا انکار قلبی ہمپر ظاہر نہو جائے
ہمارے نزدیک اُسکا کفر ثابت ہونا دشوار ہے اب اتنی گزارش کہ یہ ظہور اسی مین
محصور کہ ہمین اُسکے انکار قلبی پر یقین قطعی جازم حاصل ہو جائے خواہ یون کہ اللہ و رسول
خبر دین یا ہم اُسکا دل چیر کر انکار آنکھون سے دیکھ لین یا ظہور عام ہے کہ بطور مذکور ہو
یا بذریعۂ امارات و علامات اقوال و افعال۔ شق اول صریح البطلان ورنہ لازم کہ سوا
اُن چند معدودین کے جنکے کفر پر نصوص قاطعہ وارد ہو چکے جیسے ابلیس و فرعون و

ہامان وابولہب وغیرہم لعنہم اللہ اور کسی یہودی نصرانی ہندو مجوسی کو کافر کہہ ہی نہ سکیں
کہ انکے باب ہیں نہ وحی آئی نہ ہمنے انکے دل چیر کر دیکھے نہ ہمیں علم غیب تو انکار قلبی پر یقین
قطعی کہاں اور بے اسکے حکم کفر باطل و زیاں حالانکہ یہ اجماع تمام امت مرحومہ کے خلاف
اور قرآن وحدیث کے نصوص صریحہ واحکام کثیرہ کا ابطال ہے لاجرم شق اخیر ہی متعین اور
یہ ضرور حق ہے بیشک جبتک ہم اسکی زبان یا جوارح سے کوئی قول یا فعل ایسا نہ پائیں جو
علامت انکار ہو حکم کفر نہیں کر سکتے مگر اب سرکار کی یہ ساری تمہید لبئس المہاد رسید کہ اسمٰعیل کے
کفر پر جو احکام فقہی لکھے ہیں وہ بھی انہیں علامات وامارات کی بنا پر ہیں جنکا ثبوت بہ نشان
صفحات اسکی کتابوں سے دیا گیا اور ملازمان سامی نہ انکا انکار فرما سکے نہ اُنپر سے علما کے
احکام کفر ولزوم اٹھا سکے پھر یہ ندائے بیمعنی وصدائے بے ہنگام یعنی چہ **قولکم** ہلا ہلا
شققت قلبہ الحدیث **اقول اولا** شاید ملازمان سامی نے یہ کوئی مصرع کہیں لکھا ہوا دیکھا
یا کسی سے سن لیا جسے حدیث سمجھ لیے ثابت تو کیجیے کہ حدیث کے یہ لفظ ہیں۔ پھر بھی غنیمت
ہے یہ جری جسکی حمایت میں سرکار یوں دیانت وانصاف ورعایت جانب خدا ورسول
جل جلالہ وصلے اللہ تعالی علیہ وسلم کا صریح خلاف فرما رہے ہیں قرآن وحدیث کے معنی
جدید اپنے جی سے گڑھکر خدا ورسول پر افترا کر دیتا ہے سرکار نے تو الفاظ ہی گڑھے۔ اسکی
نئی معتقد پارٹی طائفہ ندویہ نے **نیا قرآن** گڑھا ہل تستطیع ربک بالغیبۃ کو آیت قرآن
بنایا سرکار نے تو نئی **حدیث** ہی گڑھی **ثانیا** سرکار نے یہ حدیث سمجھکر نقل فرمائی
یہ حدیث تو صراحۃً ہمارے موافق ہے سیدنا وابن سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ تعالے عنہما
نے جہاد میں ایک کافر پر حملہ فرمایا اسنے لا الہ الا اللہ کہا شیر الہی کا اٹھا ہوا ہاتھ نہ رک سکا
بعد کلمہ پڑھنے کے قتل ہو جانے سے حضرت اسامہ رضی اللہ تعالے عنہ کو خوف پیدا ہوا

حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے حال عرض کیا اور معذرت کی کہ یا رسول اللہ
اُسنے تلوار کے خوف سے کلمہ پڑھ لیا فرمایا افلا شققت عن قلبہ حتی تعلم اقالہا ام لا تو نے اُسکا
دل چیر کر کیوں نہ دیکھا کہ جانتا کہ اُسنے دل سے کہا ہے یا ڈر سے معلوم ہوا کہ ہمیں کسی کے
ساتھ معاملہ کرنے کے لیے اُسکی قلبی حالت جاننی ضرور نہیں کہ علم غیب کی طرف ہمیں
کیا راہ ہم اُسپر کارروائی کرینگے جو اُسکی زبان و ارکان سے ظاہر ہو جسطرح لا الہ الا اللہ
کہنے والے کو ہم مسلمان جانینگے اگرچہ ایمان تصدیق دلی ہے۔ یونہیں مصطفے صلی اللہ
تعالے علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کرنے کذب الٰہی کو جائز کہنے پر حکم کفر لازم کرینگے
اگرچہ کفر انکار قلبی ہے **قولکم** آپ لکھتے ہیں صراحۃً لازم کہ اُسے بالفعل علم غیب
نہیں اور اس لزوم سے کفر کا فتوی دیتے ہیں **اقول** تحقیق جواب سابقاً معروض مگر
افسوس کہ ملازمان سامی نے لزوم لزوم کا نام سُن لیا اور اُسکے معنی اصلا نہ سمجھے
محققین کہ لازم مذہب کو مذہب قرار نہیں دیتے لزوم کفر سے تکفیر نہیں فرماتے وہاں
لازم سے یہ مراد کہ وہ امر اس کلام سے صراحۃً ثابت و مفاد جلی نہو بلکہ بعد ترتیب مقدمات
بالمآل اُسکی طرف مودی ہو جائے تو محتمل یا بنظر ظاہر اسلام مظنون کہ قائل اپنے لازم کلام
پر متنبہ نہوا یا خفاے لزوم کے باعث اُسکا لزوم ہی نمانا اور احتمال صحیح مانع تکفیر ہے کہ جو
امر کلام سے صاف و صریح طور پر ثابت ہو جسمیں نہ اصلا خفا نہ انکار کی گنجایش وہ بھی
مذہب قائل قرار نپائے اور لزوم و التزام کا جھگڑا آڑے آسکے یہ جہل واضح و ضلال
فاضح ہے۔ شفا شریف و نسیم الریاض کی عبارتوں سے گزرا من قال من اہل السنۃ
بالمآل لما یؤدیہ الیہ قولہ کفرہ فکانہم صرحوا عند المکفر بما ادی الیہ قولہم لفظ بالمآل دیکھیے
کہ فی الحال مفاد مراد نہیں کانہم صرحوا دیکھیے کہ حقیقی صریح میں نزاع نہیں یہ نہیں کستائیں

مذکور ہین مین ہے من لم یراخذہم بمآل قولہم لم یراکفارہم وقال لانہم اذا وقفوا علی ہذا قالوا لانقو

لیس بعالم ونحن وانتم ننتفی من القول الذی الزمتموہ لنا بل نقول قولنا لایؤل الیہ علی ما اصلناہ

یہان مآل دیکھیے یؤل الیہ دیکھیے اذا وقفوا دیکھیے کہ ابتداءً قائل کے عدم تنبہ کا اشعار

لانقول دیکھیے ننتفی دیکھیے بل نقول لایؤل دیکھیے کہ ہنوز اُسے گنجایش انکار نہ ایسا

مفاد صریح جو اسمٰعیل کے کفریہ اولی مین ہے دریافت کرنا اختیار مین ہو کہ جب چاہے کر لیجیے

اسے سنکر ہر جاہل گنوار ہر بچہ جبکہ عاقل ہو قطعاً یہی سمجھے گا کہ ابھی معلوم نہین ہان معلوم کر لینا

اختیار مین ہے اسمین کونسی خفا ہے کونسی ترتیب مقدمات کی حاجت ہے کس کو گنجایش

انکار اسے لزوم بمعنی معلوم نہ کہیگا مگر مجنون ملوم اسی لیے حضرت مجیب مدظلہ نے صراحۃً

لازم فرمایا تھا افسوس کہ آپنے آدھا دیکھا یعنی لازم اور آدھا نظر نہ آیا یعنی صراحۃ اور اسکے

بعد کا جملہ سارا ہضم فرما گئے کہ یہان صراحۃً اللہ تعالے کیطرف جہل نسبت کیا معاذ اللہ اگر

صریح وبیّن لزوم بھی مانع تکفیر ہو تو ملازمان سامی اپنے ایمان کی خیر منائین مثلاً کوئی شخص زید کو

خدا کہے نہ باینمعنی کہ یہ اللہ کے سوا دوسرا خدا ہے بلکہ یون کہ جسے اللہ کہتے ہین وہ یہی ہے

یہی خدا ہے اسکے سوا کوئی خدا نہین اب سرکار سے استفتا ہے کہ یہ شخص کافر ہوا یا نہین اگر

کہیے نہ. تو تمام جہان کے علما نہ صرف علما بلکہ ہر مسلمان سے اپنا حکم پوچھ لیجیے اور اگر کہیے

ہان تو جناب کیلیے ہان آپ فرما چکے ہین کہ انکار ما جاء بہ النبی صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کفر ہے

بشرطیکہ نص قطعی وصریح ہو یہان کونسی نص مین آیا ہے کہ زید خدا نہین اور اس منطوق صریح کے

علاوہ اور جس طریقے سے کفر نکالیے گا وہ لازم کلام پر کلام ہوگا جو لزوم ہے نہ التزام اور

آپ فرما چکے ہین کہ لزوم سے کفر ثابت کرو یہ طریقہ اصول اسلام کے بالکل خلاف ہے بالجملہ

اُسے کافر کہیے تو باجماع امت آپ پر کفر ثابت اور نہ کہیے تو خود آپ کی تصریح سے آپ اصول

اسلام کے بالکل مخالف اب مفر کدھر ہے۔ کیا خوب ہین مثال فرض کیون کردن سرکار نے خود ہی جو خاتمہ مین فرمایا۔ اگر قرآن واحادیث سے کفر ثابت ہو جائے تو مجکو انکار نہین چنانچہ جو مشایخین دعوی الوہیت کرتے ہین انہین کفرون مین شمار فرمایا پیر کو خدا تصور کرنا آپ نے جو باتین وہان کفر گنائین اُن مین سب سے سخت تر یہی ہین مگر ہم ابھی ثابت کر چکے کہ آپکے تفرقۂ لزوم والتزام پر یہان کفر نہین نکلتا تو آپ نے بلاوجہ محض لزوم سے مسلمانون کو کافر کہا اور اپنے اقرار سے بالکل مخالف اسلام بنے اور احادیث صحیحہ کے حکم سے یا نہا احدہما کے مستحق ٹھہرے اب اپنے لیے یہی کہیےگا کہ احادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہوجاوے تو مجکو انکار نہین شاید انکار نہونے کے یہی معنی تھے کہ آپکو کفر قبول و منظور ہے۔ کہ کرد و نیافت۔ بالجملہ کفریہ اولی مین علم قدیم الہی کا انکار کلام اسمعیل سے ہرگز لزوماً ثابت نہین بلکہ بالیقین التزاماً ہے اب آپ اپنا لکھا یاد فرمائین کہ علم قدیم کی نسبت اختیار کی صراحت ہوتی تو حکم کفر کا چندان مضائقہ نہ تھا۔ رہا حضرت مجیب مد ظلہ کا اسپر بھی تکفیر نفرمانا اسکا وہ منشا ہے جسکی بنا پر محققین نے طائفہ ضالہ کرامیہ کو صرف بدمذہب گمراہ ٹھہرایا کافر نفرمایا یہ آپکے اسمعیل بھی اس قول ذلیل مین یقیناً اُسی گمراہ طائفے کا ہے ولکفی بہ ضلالا مبینا قولہ یہی کہ جنت و نار و ملئکہ و کتب آسمانی وانبیا علیہم السلام کو مت مانو آپ نے اُن الفاظ سے بطور لزوم نکال لیے جنسے کفر ثابت نہین ہوسکتا اقول سرکار نے درین چہ شک کیطرح یہ لزوم لزوم کا سبق خوب یاد کرلیا ہی محل ہو یا نہو اُسکی رٹ لگا دیتے ہین اُسکا قول تھا۔ اللہ کے سوا کسی کو نمانے۔ اللہ نے فرمایا میرے سوا کسیکو نمانیو۔ اللہ کے سوا کسی کو نمان یہ سلب کلی ہین۔ چوتھے لفظ تھے اورونکو ماننا محض خبط ہی یہ ایجاب کلی ہوگیا اور تین مین عموم سلب اس اخیر مین شمول ایجاب ان لفظون کا صریح منطوق نہین لازم آجاتا ہی کیا عام کے نیچے اوسکے افراد کا حکم صریح

الفاظ داخل نہین ہوتے بطور لزوم سمجھے جاتے ہین سرکار کچھ تو عقل کے مطابق فرمایا کرین یا مخالفت دین وعقل دونون کا لزوم ہے نہین التزام ہی یہان دقیقہ یہ ہی کہ کوئی کافر ساکافر جب مسلمان بنکر عوام مسلمین کو گمراہ کرنا چاہے تو انکار ضروریات دین اگر کرتا بھی ہی تو پردۂ تاویل مین کہ مثلاً صاف صاف کہدے حشر جھوٹ ہی جنت غلط ہی نار باطل ہے تو ہر جاہل سا جاہل مسلمان اوسکا کفر سمجھ جائیگا جاہل مین نہ ایمان انکا انکار بیتجیر کیطرح کریگا تو یون کہ حشر ضرور حق ہی مگر اوس سے مراد حشر ارواح ہے نہ نشر اجساد جنت ونار ضرور ہین مگر کچھ روحی لذت والم ہیز جنگلی آدمی آسمان مطلق بلندی وغیر ذلک۔ جب عامۂ ضروریات مین یہ حال مجرب مشاہد اور یہی انکی غرض فاسد کا مساعد تو خاص اخص الخواص یعنی نفس کلمۂ طیبہ سے کھلم کھلا انکار انکی عادت وغایت کے لحاظ سے مستبعد لہذا اس معنی کے ارادے مین شبہہ نے راہ پائی اور ہمارے علمائے محتاطین دقیقہ رس محققین نے تکفیر مین احتیاط فرمائی۔ منکر بے دولت ہمارے علما کی شدت احتیاط دیکھے اور بدگو مفتری اپنے افترائے تکفیر کو بیٹھ کر روئے وللہ الحمد

قولکم جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم چونکہ افضل المرسلین ومحبوب رب العالمین ہین انکا تصور بوجہ کمال تعظیم وتکریم کے بہ نسبت دوسری شے کے تصور کے عبادت سے زیادہ تر مشابہ ہوگا

اقول اولاً غنیمت ہے کہ آپ نے اُن الفاظ کا فرمنشی مین بہت تبدیل وتخفیف کی مگر اتنا مطلب تو سرکار کا بھی ضرور رہا کہ محمد مصطفٰے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا نماز وغیرہ کسی عبادت مین تصور آیا اور شرک کی مشابہت پیدا ہوئی کافرون مشرکون سے تشبہ حاصل ہوا اب اس کفریہ کے رد مین بقیہ کلام سل السیوف ملاحظہ ہو کہ خدا ورسول شبیہ ومشابہ بہ شرک کے نہ فقط جائز بلکہ فرض وواجب کرنے والے ٹھہرتے ہین نماز مین الحمد وغیرہ عامۂ سور کی تلاوت حرام قرار پائی ہے بلکہ بیرون نماز بھی تلاوت قرآن حرام وقریب بکفر ہوئی جاتی ہے سرکار یہ کیا کفریہ ہونے کو کافی نہین **ثانیاً** محمد رسول اللہ صلی اللہ

تعالے علیہ وسلم کا نماز مین تصور تو اس جرم پر حرام ہوا کہ وہ افضل المرسلین کیون ہوئے محبوب
رب العلمین کیون بنے خدا نے انکی تعظیم و تکریم کیون فرض کی خلاصہ یہ کہ خدا نے مسلمانون
کو مسلمان کیون بنایا مگر یہ زیادہ تر مشابہ تو یہ فرما رہا ہے کہ شرک سے مشابہت کثیرہ عموماً
ہر شے کے تصور کو حاصل ہے کہ یہ زیادہ تر ہے تو زیادہ مشابہ وہ بھی ہین لا اقل نفس
مشابہت سے تو مفر نہین پھر کیا شرک کی مشابہت جبھی حرام ہے کہ خوب باکثرت سے ہو
زیادہ تر ہو من تشبہ بقوم فہو منہم مین تو نہ زیادہ کی قید ہے نہ زیادہ تر کی تو اب سرکار نے
نفس نماز ہی حرام کر دی اور کچھ نہ سہی تو اپنے افعال رکوع و سجود و قیام و قعود کے تصور
سے تو خالی نہین ہو سکتی کہ فعل اختیاری بے تقدم تصور بوجہ تام صادر نہین ہو سکتا بلکہ عاقل
کو تصدیق بفائدۂ تامہ بھی ضرور جب یہ تصورات ثلثہ سے ناگزیر تو ہر ہر فعل پر تین تین مشابہت
شرک سے مفر نہین سرکار نے اچھی توجیہ فرمائی کہ ڈھول سے کھال بھی گنوائی۔ انا للہ
وانا الیہ راجعون ۰ **قولکم** یہی چاہیے کہ نفس دلائل پر نظر کیجاوے **اقول**
یہی نظر تو سرکار نے نبائی ہر قول کے ساتھ جو دلائل مذکور تھے انکے نام لینے تک کی نوبت
نہ آئی **قولکم** صرف اولی و عدم اولی غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف ہوجائیگا
اقول سرکار زبان کے آگے بارہ ہل چلتے ہین کسی کفریہ پر سے آپ اپنے خصم کا الزام
نہ اٹھا سکے متعدد الزامات سے یون دامن کشان گذر گئے گویا دیکھے ہی نہین اور بعض جگہ
صاف صاف لزوم کفر کا اعتراف کر لیا اور جہان کچھ حرکت مذبوحی فرمائی وہ مطلب سے
محض بیگانہ بلکہ کہین کہین کفریہ کی حمایت مین اور اپنی طرف سے کفریات تازہ بول اٹھے
جنکی تفصیل معروض ہوئی اور پھر حیا کا بھلا ہو آپ اسے اولی و عدم اولی کا اختلاف بتاتے ہین
یہ نفرماتے کہ لزوم کفر و ضلالت و بددینی اسمعیل تو یقیناً ثابت ہان تکفیر و عدم تکفیر مین

اختلاف ائمہ فقہا و متکلمین ہے **قولکم** جسکی وجہ سے باہمی اتفاق مثل سابق کے ہو جائیگا
اقول ائمہ و علمائے سابق زمان ہی کے اقوال سے احکام کفر لزوم کفر ثابت کیے ہین
جنکا آپ کچھ جواب نہ دیسکے پھر کسی کافر ملزوم الکفر سے اتفاق کیسا سرکار یہ خدو وہ نباشد
کہ سبب بے دینون بد دینون سے اتحاد فرض در داد ایمان یہ نہو تو ایمان ندارد نماز روزہ
اکارت **قولکم** مومن لعان نہین ہوتا **اقول** اولا اگر حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم کی شان اقدس پر طعان مومن ہوتا ہے رسالہ چھپا ہوا آپ کے سامنے
موجود ہے اول سے آخر تک اس شخص کی نسبت کہین لعنت کا لفظ نہین نہ ہمارے
علمائے محتاطین کا یہ داب کہ جبتک معاذ اللہ کفر پر خاتمہ ہونا شرع سے یقیناً ثابت
نہو جائے کسی شخص معین پر لعنت کرین اگرچہ اسمٰعیل دہلوی ہی کیون نہ ہو ہان رسالے
بھر مین اگر فحش گالی کو ملعون قول لکھا ہے افسوس کہ مصطفے صلے اللہ تعالی علیہ وسلم
کی ایسی شدید توہین پر آپکو غصہ نہ آیا غصہ کیسا الٹا حمایت کا شوق چرایا اور اس شدید
دشنام کو اگر بندہ مسلمان نے ملعون قول کہا تو اسے لعان بتایا اسکا جواب اسیقدر عرض
کرسکتا ہون کہ سیعلمون غدا من الکذاب الاشر ہان مجھی کو سہو ہوا رسالے
مین ایک شخص پر ضرور لعنت لکھی ہے وہ کون دجال لعین ہم اہل الحق کے نزدیک اس
ملعون کا لعین ہونا تو یقینی قطعی ہے مگر شاید طبع نازک کو یہ بھی ناگوار ہوا ہو اس لیے کہ
طائفہ وہابیہ کا پچھلا متبوع وامام وہ ہونے والا ہے جسپر حدیث امیر المومنین مولی علی
کرم اللہ تعالے وجہہ الکریم شاہد عدل وگواہ بالا ہے (دیکھو حضرت مجیب مدظلہ کا
رسالہ النہی الاکید عن الصلاۃ وراء عدی التقلید) **ثانیاً**
کیا مطلقاً کسی شخص یا شے پر لعنت شان مومن سے بعید ہے یا صرف نامستحق پر شق اول

تو سخت ملعون و مطرود کہ صدہا حدیثون مین بکثرت اشخاص و اشیا پر لعنت موجود اور خود قرآن
عظیم ہی حضور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی شان اقدس مین کلمۂ گستاخی بکنے والونکی
نسبت فرماتا ہے لعنہم اللہ فی الدنیا والآخرۃ واعد لہم عذابا
مہینا ۝ اُنپر اللہ نے لعنت کی دنیا و آخرت مین اور طیار کر رکھی ہے اُنکے لیے ذلت
کی مار۔ اور شق ثانی پر آپ پہلے یہ ثابت کر لیتے کہ دجال لعین یا وہ قول ملعون شرعاً مستحق
لعنت نہین اُسوقت یہ کہنا کچھ بھلا بھی معلوم ہوتا قولکم غضب کے وقت فیصلہ کرنے سے
منع فرمایا ہے اقول یہ غضب نہین ولیجدوا فیکم غلظۃ کا سایہ ہے
قولکم مین نے چند الفاظ عجلت مین عرض کیے ہین اقول جبھی تو حق سے جدا پڑے ہین
ع کہ تعجیل الخ۔ حدیث مین ہے العجلۃ من الشیطان مکرمی ذرا علمائے اہلسنت
کی کرامت دیکھیے ابھی آپ نے بہ علت غضب افترائے بے انصافی کیا تھا کہ غضب
مین انصاف کی امید نہین ہوتی وہ تو آپکا اپنا ادعا تھا جسکے بطلان پر دلائل ساطعہ سُن چکے
ابھی یہین آپسی بانمین اللہ تعالی نے خود آپسے اقرار کرا دیا کہ مین نے یہ الفاظ عجلت مین لکھے ہین پر ظاہر کہ
عجلت مین امید انصاف کیا ہو سکتی ہے حدیث فرما ہی چکی العجلۃ من الشیطان
قولکم اس غرض سے کہ آپکو متنبہ کرون کہ تمام علما ہندوستان کے دہلوی کے مکفر نہین
اقول اولاً واقعی نہایت عجلت ہے کہ آپکو اپنے فعل و عبارت مین اجنبیت کی خبر نہین
تحریر شریف مین کن علمائے ہندوستان کے اقوال آپ نے نقل کیے جن سے یہ غرض
حاصل ہوتی ہان شاید علمائے ہندوستان سے خود اپنی ذات مراد لی ہو تو اس عجلت
مین یہ دو صفحے کی تکلیف بھی ناحق اُٹھائی اتنا ہی لکھ بھیجتے کہ ہمارے نزدیک وہ کافر
نہ تھا یہ مہمل غرض اسقدر سے بھی حاصل ہو جاتی ثانیاً یہان تکفیر کا دعوے خود دہ تھا

اور اسکی ضلالت پر تمام علمائے اہلسنت ہندی وغیرہندی متفق ارشد تلامذہ شاہ عبد العزیز
صاحب مولانا رشید الدین خانصاحب دہلوی وغیرہ معاصرین اسمٰعیل کے وقائع اور اُنکے بعد
کے فتاوی و رسائل مخفی نہین یا آپکی طرز ادا پر کہون کہ تمام علما و فضلا ہندوستان کے
مرید دہلوی کے مرید نہین مگر بعض جہلا جنکو بطور ورثہ کے ضلالت و بطالت ملی ہے وہ
مجبور و معذور ہین وہ مثل یہود کے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص و توہین کو
داخل ایمان سمجھتے ہین اور عجب عجب تاویلات و تسویلات سے دہلوی کے کلمات کفریہ کو
صحیح و ثابت کرنا چاہتے ہین جسکو کوئی عالم ربانی و فاضل حقانی پسند نہین کرتا شاید
ہندوستان کی قید احترازی آپ نے بھلے کو لگالی کہ حرمین طیبین کے علما و فضلا آپکے اس
دہلوی کو جو کچھ فرما چکے اور فرماتے ہین اُنکے متعدد فتاوی مطبوعہ و محفوظہ سے ظاہر **قولکم**

بعض علما جنکو بطور ورثہ تکفیر وغیرہ ملی ہے **اقول** وغیرہ مین تضلیل و تفسیق بھی داخل کردی
تضلیل تو دلائل ساطعہ واضحہ سے ثابت ہوچکی سرکار سے جنکا بال بھی بیکا نہوا اور تفسیق کی
تجویز خود کلام سامی سے مستفاد کہ غایت مافی الباب جواز و عدم جواز کا اختلاف رہ جائیگا
عدم جواز کا ادنی درجہ صغیرہ اور صغیرہ بعد اعتیاد کبیرہ اور کبیرہ موجب فسق اور اسمٰعیل کا اعتیاد
بین الصدق۔ ہان کسی گمراہ بیدین کو ضال و فاسق بھی نکہنا ندویون کا ایمان ہے کہ یہ سلف

و خلف اہلسنت کے خلاف و تسویل شیطان ہے۔ **قولکم** مثل روافض ہمکے داخل اسلام سمجھتے
ہین **اقول** ناستحق ہونا آپ ثابت نکرسکے اور مستحق کی تکفیر و تضلیل ضرور داخل اسلام و سنت
ہے ورنہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین سے بھی ہاتھ اٹھائیے
باقی یہ آپ صاحبونکی ایمانی حالت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی تنقیص شان
کرنے والے کو ابوبکر و عمر کی مثل ٹھہرائیے اور اُسکے برا کہنے کو تبرائے روافض سے تشبیہ

دیجیے **قولکم** جسکو کوئی عالم ربانی پسند نہین کرتا **اقول** وہان ہندوستان کی چاردیواری تھی اب سلب کل کا میدان ہوگیا ذرا علمائے حرمین طیبین کا وار بچاتے ہوئے مین عرض کردون سرکار کا یہ کلام ظاہر معنی پر سخت خون انصاف وسودائے تعصب وصفرائے اعتساف ہے اگر پسند خاطر عاطر ہو تو فقیر اسکی وہ شرح عرض کرے کہ سارا بلغم چھٹ کر حق کے مطابق ہوجائے تکفیر مبنی للمفعول ہے یعنی کافر کہا جانا اور سب وشتم مبنی للفاعل یعنی اسمٰعیل کا انبیا واولیا کی توہین وتنقیص کرنا اور کفر سے مراد اُسکے کلمات کفریہ اور بطور ورثہ اسلیے کہ وہابیہ کا ابنائے اسمٰعیل ہونا حقیقی نہین بلکہ بنوت مذہبیہ ہے جسکی بنا پر اُسے بابا النجدیہ وابی الوہابیہ کہا گیا تو اب معنی یہ ہوئے کہ بعض علما وہابیت شعار جنکو بطور ورثہ کے اسمٰعیل سے تکفیر یعنی کافر کہے جانے وغیرہ یعنی گمراہ وبدمذہب ٹھہرائے جانے کی دولت ملی ہے وہ بوجہ پسرخواندگی اتباع اسمٰعیل وخلفائے اسمٰعیل مین مجبور ومعذور ہین وہ اُن گمراہون کے سب وشتم کو جو انھون نے حضرات انبیا واولیا علیہم الصلاۃ والثنا کی شان مین بکی ہین مثل روافض کے داخل دین اسلام سمجھتے ہین اور عجیب عجیب تاویلات وتسویلات سے اسمٰعیل واسمٰعیلیہ کا ہر مقال کفر مآل اپنی چلتی ثابت کرتے ہین کبھی نمانے کے معنی معبود نجاننا کبھی صرف وقوع کذب مین ضلالت ماننا جواز کذب کو ہلکا بتانا کبھی مکالمہ حقیقی کو الہام ٹھہرانا کبھی صریح کفریہ کو متقدمین کا اختلاف بتانا کبھی یہی کہکر کہ کچھ اور مراد ہے اور اپ دوسری تقریر کرتے ہین اور ان گھائی منانا وغیرہ وغیرہ جسکو ہند وعرب وروم وشام ومصر ویمن وسائر بلاد دار الاسلام مین کوئی عالم ربانی وفاضل حقانی پسند نہین کرتا بلکہ ہر عاقل دیندار اُسے ضلالت پرستی اور نشۂ تعصب کی سیاہ مستی جانتا ہے۔ اس تقدیر پر یہ تقریر بیشک حق واضح ومنیر خدا کرے

آپ اسے قبول کرلین اپنے لیے سامان خوشنودی خدا ورسول کرلین واللہ الہادی
وولی الایادی قولکم مجکو جواب ارسال فرمانے کی ضرورت نہین اقول قصور معاف
سرکار نے وہ مثل سنی ہے تھوری کیون لیتے ہو شیر سے لڑینگے قولکم ہان اس
اجمال کو دس بیس جزمین مفصل عرض کرسکتا ہون اقول ہان سالے کرنکو ست الہو
خدا کے لیے ایسی ہمت نہ کیجیے گا دو صفحون مین اتنے کفریات تازہ دیے ہین دس بیس
جزمین کہان تک دیجیے گا دو صفحے پر ہمسے دو جز لکھوائے ہین دس بیس جز پر کتنے
جلد لیجیے گا قولکم امید کرتا ہون کہ آپ اسکے جواب کی فکر کرینگے اقول تقصیر معاف
ع کبکر تحب لذیذ النکاح ✦ وتہرب من صولۃ الناکح قولکم ہان اگر صرف قرآن
شریف واحادیث صحیحہ سے کفر ثابت ہو جاوے تو مجکو انکار نہین اقول اولا سرکار
سے بڑی چوک ہوئی دعوی قطعیت بھول گئے متواترہ کہیے اور مہربانی فرماکر ان
سوالات شرعیہ کا جواب دیجیے (ا) کہتا ہے اللہ تعالے کا مرجانا ممکن
(س) دو خدا ممکن بالذات ہین (م) عالم کے بہت اجزا غیر ارض وسما قدیم ازلی
ہین (ع) خدا کی جورو تو نہین ہان کنیز سریہ جنھین حرم کہتے ہین بہت سی ہین معاذ اللہ
وہ انکے ساتھ شب باش ہوتا ہے مگر عزل کرتا ہے کہ ولد نہ لازم آئے لو اردنا ان
نتخذ لھوا لاتخذناہ من لدنا ان کنا فاعلین کے یہی معنی ہین ۔
(ی) خدا کے چھ مونھ ہین چار پورب پچھم اتر دکھن اور ایک اوپر ایک نیچے اینما
تولوا فثم وجہ اللہ کے یہی معنی ہین (ل) خدا بڑا موٹا بیشمار لنبا ہے اللہ اکبر
کوئی لنبی سی لنبی چیز اسکے ایک رونگٹے کی مثل نہین لیس کمثلہ شی ساری مخلوقات
اسکے پیٹ کے ایک کونے مین بھری ہین کان اللہ بکل شی محیطا کے یہی

معنی ہین اور اسکے مثل صدہا کفریات ملعونہ بکنے والے ۔ اعاذنا اللہ منہا ومن کل ضلال آپ ان
سب ملاعنہ کو کافر جانتے ہین یا سچا مسلمان اگر کافر کہیے تو انکا کفر صرف آیات واحادیث قطعیہ
سے ثابت کر دیجیے اور اپنے مزعوم کے طور پر لزوم والتزام بھی بتاتے جایئے ثانیا
یہ سوالات عکس تھے اب سوالات شرعیہ متعلق طرد سنیے (۱) جو کہے انبیا و ملئکہ
علیہم الصلاۃ والسلام کو ماننا محض خبط ہے اُسکے کفر پر نصوص قاطعہ قرآن مجید واحادیث
متواترہ ناطق اب اسمعیل کے بارے مین کیا حکم ہے اگر صریح لفظ مین کچھ عذر گڑھیے تو اُسکا
رد بھی قرآن عظیم ہی کی آیت سے پڑھیے لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم
(۲) سابقاً معروض ہوا کہ اسمعیل نے وہ آخر زمانے کی حدیث زمانہ موجودہ پر اسی غرض
سے جمائی کہ سب مسلمانون کو کافر کہے اور مسلمان کو کافر کہنے والے کا کفر احادیث
صحیحہ سے ثابت اب تو آپ کو انکار نہوگا (۳) سل السیوف کے صفحہ ۱۹ پر احادیث
صحیحہ سے غیر مقلدین پر حکم کفر ثابت کیا جس سارے کلام کو سرکار بالکل ہضم فرما گئے
اُسکا ذکر تک زبان پر نہ لائے اب اُنکے بارے مین کیا ارشاد ہوگا (۴) اوپر گزرا
کہ اسمعیل نے مسلمین مصلین کو کافر مشرک بتایا جسپر احادیث صحیحہ نے حکم کفر فرمایا اب تو
انکار نہوگا (۵) سرکار نے جو اپنے خاتمے مین صدہا مسلمانون کی تکفیر کی جن کے
کفر پر نہ آیت نازل نہ احادیث صحیحہ وارد جسکا بیان اولا گزارش ہوا یہ بھی انھین احادیث
صحیحہ کی بنا پر کفر ہوگا اب تو انکار نفرمایئے گا قولکم چنانچہ جو لوگ مشایخین سے الخ اقول
آپنے اپنی اس چنانچہ سے بتایا کہ یہ تمام اقوال وافعال جو آپ نے یہان گنائے
کفر قطعی یقینی ہین انکا کفر ہونا صرف قرآن مجید واحادیث صحیحہ قطعیہ سے ثابت ان سے
مین کفر کا التزام اُس معنی پر ہے جو آپکے زعم باطل مین ہین اب ان دعاوی باطلہ کو

پیش نظر رکھیے اور ہر ہر قول و فعل مذکور کا صریح التزامی ثابت بمحض آیات و احادیث
قاطعہ ہونا ثابت کرتے جایئے دیکھیے تو سرکار کتنی جگہ اپنے ہی اقراروں سے مسلمانون
کو کافر کہنے والے نکلتے ہین **قولکم** صرف اعتباری فرق بتاتے ہین **اقول** اولاً آپکے
طور پر کہون فرق ذاتی و اعتباری فلسفی اصول پر مبنی ہے اسلیے اُسمین انکار کا جارہ
نہین ثانیاً کتب تصوف کا نام لیکر تکفیر بزرگان ہرگز ہرگز جائز نہین ثالثاً مسئلہ وحدت
وجود ماننے والون کو معاذ اللہ قطعی یقینی کافر بنانا آپ کے ایمان و امانت کی نشانی
ہے واقعی وہ دعویٰ تو اسلیے تھے کہ اسمعیل کے سر سے بزور زبان بلائے ٹلے مصطفےٰ
صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے بدگویون سے کے تصوف و کمال کا دھندا چلے ورنہ
صوفیہ کرام پر اعتقاد تو اتنا ہے جو یہان ظاہر ہوا۔ سرکار آپ کیا جانین کہ حقیقت
و تعین مین فرق کیسا ہے اور مطلق و متعین مین کیسا اور یہان اطلاق و تعین سے
مراد کیا بدیہیات واضحہ پیش پا افتادہ مین کہ عقول دانیہ کی الف با ہین سرکار کو قدم
قدم پر وہ سکندری اور متشابہات عالیہ مین کہ طور عقل سے وراء الورا ہین یہ ادعائے
بلا اطلاع سکندری چادر سے زیادہ پاؤن نہ پھیلایئے چھوٹا موہنہ بڑی بات نہ کیجیے ایاز
قدر خود بشناس ع تو کار زمین را نکو ساختی * کہ با آسمان نیز پرداختی ع

ہاذا اخا خنک یا مغرور فی الخدر * متے ہلکت فلیست النمل لم تطر * **قولکم** اور حضرت
غوث پاک کو ہی وقت مصیبت کے یا حضرت علی کو پکارتے ہین **اقول** اولاً اگر مستقل
قادر متصرف بالذات بے عطائے الٰہی جانکر یا جارحۂ قدرت الٰہیہ و ناودان فیض
ربانی و واسطہ و وسیلہ سمجھکر اول ہی کفر ہے مگر مسلمانون پر اسکا اتہام آپکا اور آپکے
اسمعیل کا افترائے قبیح و ظلم تام۔ ان بندگان خدا نے کب اسکی تصریح کی یہان معاذ اللہ

التزام درکنار لزوم بھی نہین مگر بزور زبان مسلمانون کو کافر بنانا اور بحکم احادیث صحیحہ آپ تمغائی
کفر پانا ضرور تھا نیا ماننم بیرعقل ودانش غوث پاک کو مصیبت کے وقت پکارنا توقطعی کفراور مجھین
غوث پاک سے کہنے والا مسلمان سرکار ذرا غوث کی معنی تو فرمائین یہی نہ کہ فریادرس مجیب فریادرس کے
معنی فرمائیے یہی نہ کہ مصیبت زدے اپنی مصیبتون مین اُنسے فریاد کرین اور وہ اُنکی
فریاد کو پہونچین دیکھو حجت الٰہیہ یون قائم ہوتی ہے حضور غوث پاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کی کرامت دیکھیے جس فقرے مین آپ نے اُنکے غلامون کو کافر بنایا تھا اُسی فقرے
مین اُسی زبان مین بعینہٖ اُسی وجہ سے وہی ساختہ افترائی کفر آپ پر خود کردہ اقراری ہو کر پلٹا

وللہ الحجۃ السامیہ اتنا افسوس رہگیا کہ جسطرح آپ نے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کو غوث پاک لکھدیا یونہین جی کڑا کر کے حضور سیدنا امیر المؤمنین مولی المسلمین
علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کو مشکلکشا لکھجاتے تو آپکے کفر کفر کی اور بھی مشکلکشائی ہو جاتی
اتنا یاد رہے کہ یہ لفظ پاک آپکے پیشوا اسمعیل کے اکابر و پیشوا لکھ گئے ہین مگر ہان وہان
تو ایک کفر کے چھینٹے مین اگلے پچھلے چھوٹے بڑے سب بھرے پڑے ہین ذرا رسالہ
اکمال الطامہ علےٰ شرک سُوّی بالامور العامہ و انہار الانوار
من یم صلاۃ الاسرار وغیرہما تصانیف حضرت عالم اہلسنت مدظلہ العالی
ملاحظہ ہون **قولکم** نقل صاحب **اقول** نقل سے بہت گھبرائے سرکار جہل سہی بدعت
سہی بے زعم استقلال یہ بھی ہرگز کفر نہین ہو سکتا **قولکم** مساجد چھوڑ کر قبور آباد **اقول**
کیا خوب۔ سرکار اپنے اطلاقون کو دیکھتے جائین کہ وہابیت کی حد سے بھی اونچے
جاتے ہین یہ اگر ہو تو گناہ ہے کیا آپ کے نزدیک ہر گناہ کفر قطعی ہے **قولکم**
عقائد اسلام سے بالکل واقف نہین **اقول** کیا آپکے اسمعیل کیطرح کہ خدا کا علم قدیم نہین وہ

بالفعل جاہل ہے اُسکا علم اختیاری ہے اُسکا کذب جائز ہے رسولون کو ماننا محض خبط ہے وغیرہ وغیرہ **قولکم** مرید ہونا فرض **اقول اولا** فرض بمعنی مہم و موکد شائع الاستعمال **ثانیا** اگر بالفرض کوئی جاہل یہان فرض بمعنی مصطلح شرعی بولے تو بیعت کا سنت ہونا شاہ ولی اللہ صاحب قول الجمیل مین لکھ چکے اگر کریمہ وابتغوا الیہ الوسیلۃ اور فاسئلوا اھل الذکر سے استدلال کر کے کوئی شخص دعوی فرضیت کرے تو آپ کس آیت کن احادیث قاطعہ سے یقیناً التزاماً اُسکا کفر ثابت کر سکتے ہین سرکار زبان سے کہدینا سہل ہے ثبوت دیتے دام کھلتے ہین **قولکم** ایکبار فاتحہ درود کر دینا **اقول** بہت خاصے یہ بھی کفر ہے جی ہان کیون نہو کہ اسمعیلیہ کے نزدیک بدعت شنیعہ ہے اگرچہ اسمعیل رسالہ نذور مین بدعت حسنہ لکھتا ہے اور اسمعیل تقویۃ الایمان مین کہہ چکا کہ بدعت اصل ایمان مین خلل انداز ہے تو آپ ہی کفر ہوئی **قولکم** احکام شرع کی تحقیر کرنا **اقول** کیا اسمعیل سے بڑھکر کہ وہان احکام درکنار اہل اصول ایمان کا سخت تحقیری انکار اللہ عزوجل فرمائے کہ ملئکہ و انبیا کو مانو تو مسلمان ہو یہ کہے انکو ماننا محض خبط ہے **قولکم** علما کو حقیر جاننا **اقول** کیا محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی تحقیر سے بھی بدتر۔ ہان مین سمجھا اُس مین آپکا کیا بگڑتا تھا اور علما مین آپکے نزدیک اسمعیل و اسمعیلیہ اور آپ خود بھی داخل تو یہ تحقیر دُھر تک پہونچتی تھی یون بُری لگی **قولکم** ملفوظات پیر کی کلام الہی سے زیادہ تعظیم کرنا **اقول اولا** اسمعیل نے کلام الہی کی بہت تعظیم کی کہ خدا کے کلام مین جھوٹ جائز خدا بندون سے چھپا کر اپنا کلام جھوٹا کر دے تو کچھ حرج نہین خدا کا کلام فنا ہو سکتا ہے (دیکھو اُسکا رسالہ یکروزی اور حضرت عالم اہلسنت کا سبحٰن السبوح تنزیہ سوم) **ثانیا** سرکار اگر انصاف کی نگاہ سے دیکھین گے تو تقویۃ الایمان

کے ساتھ حضرات وہابیہ اسمٰعیلیہ کی یہی حالت ہے اُنکی نگاہ مین قرآن عظیم سے کہین زیادہ اُسکی عزت و وقعت ہے کوئی نصرانی قرآن پر اعتراضات بے اُسسے سنینگے عقل و ہوش کے ساتھ جواب دینگے اور کسی سنی نے تقویۃ الایمان پر اعتراض کا نام لیا اور بدن مین آگ لگ گئی پھر جامے سے باہر اور انصاف و خرد سے بیگانہ و بیخبر تو لکم ایسے لوگون کو بھی فہمائش کیجیے **اقول** سرکار کو کیا معلوم کہ متصوفہ مبطلین کو کیا کچھ فہمائشین کی ہین کیسے کیسے فتاوی اُنکے رد مین تحریر فرمائے ہین سرکار علمائے سنت آپکے سکھانے کے نہین ہان بات بات پر بے سبب قطعی یقینی کافر بنا دینا اُنہین نہین آتا یہ آپ ہی کو مبارک رہے علمائے سنت بحمدہ تعالے ہر افراط و تفریط سے پاک اور ٹھیک صراط مستقیم پر ثابت قدم ہین وللہ الحمد للہ کہ یہ مختصر گزارش نامہ روز جان افروز دوشنبہ ماہ مبارک ربیع الاول شریف تاریخ ہمایون دوازدہم کو ختم ہوا اللہ تعالے مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی برکات ولادت سراپا سعادت سے دارین مین کامل مستفیض فرمائے اور اس عجالے کو باعث ہدایت مخالفین و استقامت اہل حق بنائے آمین آمین وصلے اللہ تعالے علے سید المرسلین سیدنا و مولانا محمد وآلہ وصحبہ واولیائہ اجمعین والحمد للہ رب العلمین

تمت

۸ شعبان معظم ۱۳۱۶ھ یوم پنجشنبہ از قالب طبع بر آمد والحمد للہ

